# باب اوّل
# اسلامیات
## قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

### (الف) ترجمہ قرآنِ مجید

جماعت ہفتم میں طلبہ ترجمہ قرآنِ مجید اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں درج ذیل نصاب پڑھیں گے:

سُوْرَۃُ النَّبَاِ سے سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ

قرآنِ مجید کی روشنی میں درج ذیل انبیائے کرام علیہم السلام کا تعارف:

حضرت ابراہیم علیہ السلام (سُوْرَۃُ الْاَنْعَام، آیت 74 تا 90 / سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء، آیت 69 تا 104 / سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَاء، آیت 51 تا 73)

حضرت موسیٰ علیہ السلام (سُوْرَۃُ الْقَصَص، آیت 01 تا 50 / سُوْرَۃُ طٰہٰ آیت 09 تا 98 / سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء، آیت 10 تا 68 / سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت 103 تا 155)

حضرت داؤد علیہ السلام (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت 249 تا 251 / سُوْرَۃُ صٓ، آیت 17 تا 30 / سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَاء، آیت 78 تا 82)

نوٹ: ترجمہ قرآنِ مجید کی تعلیم کے لیے الگ سے پیریڈ مختص کیے گئے ہیں۔ اس کا امتحان الگ سے ہوگا، جس کے لیے کل نمبر ۷۵ مقرر کیے گئے ہیں۔

### (ب) حفظِ قرآنِ مجید

| رُکُوْعُھَا ۱ | سُوْرَۃُ التِّیْنِ مَکِّیَّۃٌ | اٰیَاتُھَا ۸ |
|---|---|---|

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ۝ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ۝ وَ ھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ ۝

| رُکُوْعُھَا ۱ | سُوْرَۃُ الْعَلَقِ مَکِّیَّۃٌ | اٰیَاتُھَا ۱۹ |
|---|---|---|

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۝ اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی ۝ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی ۝ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۝ اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰۤی ۝ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۝ اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ۝ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ۝ کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ۝ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۝ فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ ۝ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ ۝ کَلَّا لَا تُطِعْہُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ۝



| رُکُوْعُھَا ۱ | سُوْرَۃُ الْقَدْرِ مَکِّیَّۃٌ | اٰیَاتُھَا ۵ |
|---|---|---|

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ۝ وَ مَآ اَدْرٰىکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

| رُکُوْعُھَا ۱ | سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ مَدَنِیَّۃٌ | اٰیَاتُھَا ۸ |
|---|---|---|

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً ۝ فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ۝ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنَۃُ ۝ وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ۝ جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ ۝

### (ج) حفظ و ترجمہ

**حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا:** رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝ (سورۃ القصص: 24)

ترجمہ: اے میرے رب! (واقعی) میں اس خیر (و برکت) کا جو تو نے میری طرف اُتاری ہے محتاج ہوں۔

اس دعا میں انسان کی اپنے رب کے سامنے بے بسی اور بندگی کا اظہار ہے۔ جب انسان کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ میں بہت کم زور اور میرا رب بہت طاقت ور ہے، تو گویا اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہو جاتی ہے۔ انسان اس یقین کے ساتھ زندگی گزارتا ہے تو اسے زندگی میں سکون اور اطمینان نصیب ہو جاتا ہے اور اس کی دُعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

**حضرت نوح علیہ السلام کی دعا:** رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ (سورۃ نوح: 28)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور (سب) مومن مردوں اور (سب) مومن عورتوں کو بھی اور ظالموں کی ہلاکت ہی میں اضافہ کر۔

اس دُعا میں اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور تمام اہلِ ایمان کے لیے مغفرت کی دعا مانگنا سکھایا گیا ہے۔ مغفرت کا معنی ہے گناہوں کی معافی۔ کسی بندے کے گناہوں کو معاف کر دینا کسی بھی بندے پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عطا ہے۔ اس لیے اس دعا میں سکھایا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس دعا سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دعا صرف اپنے لیے نہیں مانگنی چاہیے، بلکہ دوسروں کے لیے بھی مانگنی چاہیے۔ دوسرے لوگوں میں ہماری دعا کے سب سے اولین حق دار ہمارے ماں باپ ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا میں ظالموں کے لیے تباہی کی فریاد بھی ہے، کیوں کہ جب ظالم لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں تو ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگی جاتی ہے۔

**کلماتِ طیبات (مسنون کلمات)** سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (صحیح بخاری: 7563)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تعریف اسی کی ہے، اللہ تعالیٰ پاک ہے عظمت والا ہے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ (جامع ترمذی 3524)

ترجمہ: اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! میں تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں۔

## (د) حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ اللهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (صحیح بخاری: 5352)

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: جو شخص کسی راستے میں حصولِ علم کی خاطر چلا، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی راہوں میں سے ایک راہ پر چلائے گا۔ (سنن ابی داؤد: 3641، بحار الانوار، ج 1)

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

ترجمہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (صحیح بخاری: 33، بحار الانوار، ج: 74، ص 46)

إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ

ترجمہ: بے شک دینِ اسلام بہت آسان ہے۔ (صحیح بخاری: 39، عوالی اللآلی، ج 1، ص 381)

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

ترجمہ: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی دینے والا ہاتھ، لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے)۔ (صحیح بخاری: 1429، الکافی، ج 4، ص 26)

وَاللهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (صحیح مسلم: 2699، الکافی، ج 4، ص 26)

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

ترجمہ: بہادر وہ نہیں جو پہلوان ہو، اور دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (صحیح بخاری: 6114، بحار الانوار، ج 71، الوافی، ج 5)

### حل مشقی سوالات

-1 مختصر جواب دیں۔

(i) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کی کوئی ایک فضیلت بیان کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے مال میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ii) علم حاصل کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: جو شخص کسی راستے میں حصولِ علم کی خاطر چلا، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی راہوں میں سے ایک راہ پر چلائے گا۔

(iii) منافق کی تین نشانیاں کون کون سی ہیں؟

جواب: منافق کی تین نشانیاں یہ ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

(iv) اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے بھائی کی مدد کی جائے۔

(v) بہادر شخص کون ہے؟

جواب: بہادر وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

-2 خالی جگہ پُر کریں۔

(i) جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا اور خیانت کرنا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔



(ii) بے شک دینِ اسلام بہت آسان ہے۔

(iii) دینے والا ہاتھ، لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(iv) اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

-3 درج ذیل احادیث کا ترجمہ لکھیں۔

(i) قَالَ اللهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(ii) إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ

ترجمہ: بے شک دینِ اسلام بہت آسان ہے۔

(iii) اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

ترجمہ: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی دینے والا ہاتھ، لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے)۔

(iv) وَاللهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

(v) لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

ترجمہ: بہادر وہ نہیں جو پہلوان ہو، اور دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

## (ہ) دعائیں (زبانی)

دعائیں: شیطانی وسوسوں سے بچنے کی دعا

رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ (سورۃ المؤمنون: 97-98)

ترجمہ: اے میرے رب، میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے میرے رب! میں اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔

آئینہ دیکھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَأَحْسِنْ خُلُقِيْ (مسند احمد: 24392)

ترجمہ: اے اللہ! تو نے میری تخلیق کو اچھا بنایا ہے، پس تو میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔

نظرِ بد سے بچنے کی دعا:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (صحیح مسلم: 2708)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے ہر اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہے۔

بارہ (12) اسمائے حسنیٰ

| | | |
|---|---|---|
| اَلْحَكَمُ | اَلْعَدْلُ | اَللَّطِيْفُ |
| فیصلہ کرنے والا | عدل کرنے والا | مہربان |
| اَلْخَبِيْرُ | اَلْحَلِيْمُ | اَلْعَظِيْمُ |
| ہر چیز سے باخبر | بردبار، حلیم | بہت بڑا |
| اَلْغَفُوْرُ | اَلشَّكُوْرُ | اَلْعَلِيُّ |
| بہت بخشنے والا | بہت بڑا قدردان | بہت بلند مرتبے والا |
| اَلْكَبِيْرُ | اَلْحَفِيْظُ | اَلْمُقِيْتُ |
| بہت بڑا | بہت حفاظت کرنے والا | رزق دینے والا |

باب دوم

# ایمانیات وعبادات

## (الف) ایمانیات

### (1) عقیدۂ ختمِ نبوت

#### حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سب سے پہلے نبی ہیں:

(الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(ii) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بعد قیامت تک اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، اس عقیدہ کو کہتے ہیں:

(الف) عقیدۂ تقدیر (ب) عقیدۂ آخرت
(ج) عقیدۂ توحید (د) عقیدۂ ختمِ نبوت

(iii) نبوت کے جھوٹے مدعی مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے لشکر بھیجا گیا:

(الف) یمامہ کی طرف (ب) یمن کی طرف
(ج) بدر کی طرف (د) شام کی طرف

(iv) جنگِ یمامہ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد ہے:

(الف) بارہ سو (ب) تیرہ سو (ج) چودہ سو (د) پندرہ سو

(v) عقیدۂ ختمِ نبوت کا اوّلین تقاضا ہے:

(الف) مسجد بنانا (ب) جہاد کرنا
(ج) صدقہ وخیرات (د) ہر طرح اس کا دفاع کرنا

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں کیوں بھیجا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں بھیجا۔

(ii) عقیدۂ ختمِ نبوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اسی لیے آپ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں۔ اسلام کے اس بنیادی عقیدے کو عقیدۂ ختمِ نبوت کہتے ہیں۔

(iii) عقیدۂ ختمِ نبوت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: نہیں ہیں محمد (رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب: 40)

(iv) عقیدۂ ختمِ نبوت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (صحیح بخاری: 3455)

(v) عقیدۂ ختمِ نبوت کا اوّلین تقاضا کیا ہے؟

جواب: عقیدۂ ختمِ نبوت کا اوّلین تقاضا یہ ہے کہ اس کا ہر طرح سے دفاع کیا جائے، اس کے عملی اظہار کے لیے ہم آپ خاتم النبیین ﷺ کے لائے ہوئے دین پر عمل کریں اور اس دین کو دوسروں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) قرآن و سنت کی روشنی میں عقیدۂ ختمِ نبوت بیان کریں۔

جواب: ختمِ نبوت کے بارے میں مسلمانوں کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی سنت آخری سنت ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی سیرت قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور سنت نبوی کو محفوظ فرما دیا ہے۔ اب قیامت تک کسی اور نبی یا رسول کی ضرورت نہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد جو شخص رسالت یا نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے، وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ماننے والے بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر دینِ اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن مجید پر عمل اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب نجات کا واحد راستہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی اتباع اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی شریعت پر عمل ہے۔

(ii) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عقیدۂ ختمِ نبوت کا کیسے تحفظ کیا؟ تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہر قسم کی مصلحت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے جو سب سے پہلے جنگ لڑی گئی اسے جنگِ یمامہ کہتے ہیں۔ یہ جنگ مُسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبوت کے جھوٹے مدعی مُسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے ایک لشکر تیار کیا۔ اسلامی فوج یمامہ پہنچی، جہاں زبردست جنگ ہوئی۔ مُسیلمہ کذاب کے اکیس ہزار آدمی مارے گئے، مُسیلمہ کذاب قتل ہوا باقی لوگ بھاگ گئے۔ اسلامی لشکر کے بارہ سو (1200) مجاہدین شہید ہوئے جن میں سات سو (700) قرآن مجید کے حافظ تھے۔

4- خالی جگہ پُر کریں۔

i- اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

ii- اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہیں۔

iii- جنگِ یمامہ میں بارہ سو (1200) مجاہدین شہید ہوئے۔

iv- جنگِ یمامہ میں اسلامی لشکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تیار کیا۔

v- عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے لڑی گئی سب سے پہلی جنگ کا نام یمامہ ہے۔

## معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- آپ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب ہے:

(a) قرآن مجید ✓ (b) تورات (c) انجیل (d) زبور

2- قرآن مجید میں ختمِ نبوت سے متعلق کم و بیش آیات ہیں: (First Term 23)

(a) ایک سو ✓ (b) دو سو (c) تین سو (d) چار سو

3- نبوت کا دروازہ بند ہوا: (First Term 23)

(a) حضرت آدم علیہ السلام سے (b) حضرت نوح علیہ السلام سے
(c) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (d) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے ✓

4- عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے سب سے پہلے جہاد کرنے والی شخصیت ہیں: (First Term 23, 24)

(a) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (b) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
(c) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ✓ (d) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

5- عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے سب سے پہلے لڑی جانے والی جنگ تھی: (First Term 23, 24)

(a) جنگِ یمامہ ✓ (b) جنگِ یرموک (c) جنگِ جمل (d) جنگِ صفین

6- نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذاب سے لڑنے کے لیے فوج بھیجی گئی: (First Term 24)

(a) شام کی طرف (b) عراق کی طرف (c) یمامہ کی طرف ✓ (d) یمن کی طرف

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) عقیدۂ ختمِ نبوت کا مفہوم اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: عقیدۂ ختمِ نبوت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان رکھا جائے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ اگر اب کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

(b) عقیدۂ ختمِ نبوت خاتم النبیین ﷺ سے متعلق ایک قرآنی آیت یا اس کا اردو ترجمہ لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔

جواب: ترجمہ: نہیں ہیں محمد (رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

(c) عقیدۂ ختمِ نبوت کے سلسلہ میں امتِ مسلمہ کے کوئی سے چار فرائض تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: ہر طرح سے عقیدۂ ختمِ نبوت کا دفاع کیا جائے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے لائے ہوئے دین پر عمل کریں۔ اس عقیدہ کو دوسروں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اس عقیدہ پر کامل ایمان رکھیں اور اپنی نسلِ نو کو بھی روشناس کرائیں۔

2-(a) عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کی خاطر کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے؟ (First Term 23)

جواب: عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے 1200 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔



(b) خلافت سنبھالتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مسیلمہ کذاب کی بیخ کنی کرنے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ (First Term 23)

جواب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ کرنے سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہمیں عقیدۂ ختمِ نبوت پر بالکل مصلحت سے کام نہیں لینا چاہیے۔ نبوت کے جھوٹے دعوے دار کے خلاف قانونی کارروائی کرنی چاہیے۔ حکومتِ وقت کو نبوت کے دعوے دار کو سزا دینے کا حق ہے۔ البتہ ہمیں قانون اپنے ہاتھ میں لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

# (2) فرشتوں پر ایمان

## حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) فرشتوں کو پیدا کیا گیا ہے:

(الف) آگ سے (ب) مٹی سے (ج) نور سے ✓ (د) پانی سے

(ii) اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لانا ذمہ داری تھی:

(الف) حضرت جبریل علیہ السلام ✓ (ب) حضرت میکائیل علیہ السلام
(ج) حضرت عزرائیل علیہ السلام (د) حضرت اسرافیل علیہ السلام

(iii) انسان کی موت کے بعد اس سے سوال جواب کرنے والے فرشتوں کو کہتے ہیں:

(الف) کراماً کاتبین (ب) منکر نکیر ✓
(ج) مالک اور رضوان (د) ہاروت اور ماروت

(iv) جانداروں کی روح نکالنے والے فرشتے کو کہا جاتا ہے:

(الف) محافظ (ب) مالک (ج) ملک الموت ✓ (د) رضوان

(v) فرشتوں کی تعداد کا علم صرف ہے:

(الف) حضرت جبریل علیہ السلام کو (ب) جنات کو
(ج) اللہ تعالیٰ کو ✓ (د) انبیائے کرام علیہم السلام کو

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) فرشتوں کو نوری مخلوق کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا ہے اس لیے فرشتوں کو نوری مخلوق کہا جاتا ہے۔

(ii) حضرت میکائیل علیہ السلام کی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: حضرت میکائیل علیہ السلام کی ذمہ داری بارش برسانا اور رزق اُتارنا ہے۔

(iii) جہنم کے داروغہ اور جنت کے دربان فرشتے کا کیا نام ہے؟

جواب: جو فرشتہ جہنم کا داروغہ ہے اس کا نام مالک ہے اور جو فرشتہ جنت کا دربان ہے اس کا نام رضوان ہے۔

(iv) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے نزدیک صور پھونکیں گے۔

(v) فرشتوں کی کوئی دو ذمہ داریاں تحریر کیجیے۔

جواب: فرشتے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کئی ایک کام سرانجام دے رہے ہیں۔ فرشتوں کی دو ذمہ داریاں یہ ہیں۔

(i) بارشیں برسانا (ii) انسان کے اچھے بُرے اعمال لکھنا

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) فرشتوں کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟

جواب: فرشتوں پر ایمان رکھنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ فرشتوں پر ایمان رکھنے کا قرآن مجید میں حکم آیا ہے۔ فرشتوں کا انکار کرنے سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کی کتابوں کا اور اُس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو یقیناً وہ بھٹک کر بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

فرشتوں کے بارے میں اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا ہے، اس لیے انھیں اللہ تعالیٰ کی "نوری مخلوق" کہا جاتا ہے۔ فرشتوں کو کھانے، پینے اور سونے کی حاجت نہیں ہے۔ فرشتے معصوم من اللہ ہیں یعنی ان سے کوئی گناہ نہیں ہو سکتا۔ فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مصروف رہتے ہیں۔ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ (سورۃ التحریم: 6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ انھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔

(ii) فرشتوں کے احترام کے بارے میں اسلامی تعلیم کیا ہے؟

جواب: ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ فرشتوں کا احترام کرے اور ان کے لیے تعظیم کے جذبات رکھے۔ فرشتوں کا مذاق اڑانا یا ان کے بارے میں نامناسب باتیں کہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس نوری مخلوق کے بارے میں زبان سے ہمیشہ اچھی اور باادب بات ہی نکالنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے شعائر اور اسلامی عقائد کا مذاق اڑانا منافقین کا طریقہ ہے۔ ایک سچا مسلمان کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ جو لوگ اسلامی شعائر اور مقدس ہستیوں کا مذاق اڑاتے ہیں وہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ فرشتوں پر ایمان رکھے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرتا رہے۔

## معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- فرشتوں کو مختلف قوموں کی طرف دے کر بھیجا گیا: (First Term 24)

(a) تحائف (b) کتابیں (c) کرامات (d) عذاب ✓

2- بارشیں برسانا، ہواؤں کا چلانا ذمہ داریاں ہیں: (First Term 24)

(a) حضرت جبرائیل علیہ السلام کی (b) حضرت میکائیل علیہ السلام کی ✓
(c) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی (d) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی

3- انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی نازل کرنا ذمہ داری تھی: (First Term 24)

(a) حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ✓ (b) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی
(c) حضرت میکائیل علیہ السلام کی (d) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

4- کھانے، پینے اور دیگر بشری صفات سے پاک مخلوق ہے: (First Term 24)

(a) جنات (b) فرشتے ✓ (c) حیوان (d) انسان

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) چار مشہور فرشتوں کے نام اور ان کے کام بیان کریں۔ (First Term 24)

جواب: مشہور فرشتے چار ہیں جن میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے ذمہ انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی لانا ہے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام ان کا کام بارش برسانا اور رزق اتارنا ہے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام ان کا کام تمام جانداروں کی روح قبض کرنا ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام یہ قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

(b) کراماً کاتبین اور نکیرین کون سے فرشتے ہیں؟ (First Term 24)

جواب: جو فرشتے انسان کی نیکیاں اور گناہ لکھتے ہیں ان کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ اسی طرح جو فرشتے انسان کی قبر میں مرنے کے بعد اس سے سوالات پوچھیں گے ان میں ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ ان دونوں کو نکیرین کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

(c) فرشتوں کی تخلیق میں ہمارے لیے کیا نصیحتیں ہیں؟ (First Term 24)

جواب: فرشتوں کی تخلیق میں ہمارے لیے بہت نصیحتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں بہت سے فرشتے پیدا فرمائے ہیں اور انھیں ذمہ داریاں سونپی ہیں جن میں ہمارے لیے بھی نصیحت ہے۔ مثلاً کراماً کاتبین وہ فرشتے ہیں جنھیں انسانوں کے نامہ اعمال لکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ گناہ کرتے وقت فرشتوں کا خیال ذہن میں آنے سے گناہ سے بچنا ممکن ہو جاتا ہے۔ منکر نکیر ایسے فرشتے ہیں جو انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں سوالات پوچھتے ہیں۔ جو ہمارے لیے موت کی تیاری کی نصیحت کا سبب ہیں۔ بعض فرشتے ہمیں نقصان دہ چیزوں سے بچاتے ہیں اور ہماری حفاظت کرتے ہیں۔ ان فرشتوں کی تخلیق پر غور و فکر کے ذریعے ہم اپنے رب کی دیگر نصیحتوں کو اچھی طرح یاد کر سکتے ہیں۔

## (3) آسمانی کتابوں پر ایمان

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے:

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

(ii) قرآن مجید کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت ہے:

(الف) سُورَۃُ الفاتحہ (ب) سُورَۃُ الرحمٰن (ج) سُورَۃُ یٰسٓ (د) سُورَۃُ الاخلاص

(iii) قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورت ہے:

(الف) سُورَۃُ الناس (ب) سُورَۃُ قریش (ج) سُورَۃُ الکوثر (د) سُورَۃُ العصر

(iv) قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت ہے:

(الف) سُورَۃُ البقرۃ (ب) سُورَۃُ آل عمران (ج) سُورَۃُ الاعراف (د) سُورَۃُ الانعام

(v) قرآن مجید کی سب سے فضیلت والی آیت ہے:

(الف) آیتِ حجاب (ب) آیتِ نور (ج) آیۃ الکرسی (د) آیتِ حج

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کو کیوں بھیجا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھیجا۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور اچھے کام کرنے کا حکم دیا۔

(ii) آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں صحیفے کہتے ہیں۔

(iii) مکی اور مدنی سورتوں کے موضوعات میں کیا فرق ہے؟

جواب: مکی سورتوں میں عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت، فکرِ آخرت اور صبر کی تلقین ہے، جب کہ مدنی سورتوں میں بے شمار احکام ملتے ہیں۔

(iv) قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

(v) چار آسمانی کتابوں کے نام تحریر کریں۔ جواب: تورات، زبور، انجیل، قرآن مجید۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ جن انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان میں سے چار انبیائے کرام علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں کے نام یہ ہیں:

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔

☆ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔

☆ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔

چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں صحیفے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام پر صحیفے بھی نازل فرمائے۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ۝

(سورۃ الاعلیٰ: 18-19)

ترجمہ: "یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔"

اسی طرح حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں اور ان کے احکام منسوخ ہو گئے۔

اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نازل فرمایا ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

(ii) قرآن مجید کی خصوصیات اور اعجازی شان تحریر کریں۔

جواب: ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں کو ماننا ضروری ہے، لیکن تمام آسمانی کتابوں میں سے قیامت تک کے لیے قرآن مجید ہی ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ قرآن مجید تمام جہانوں کے لیے ہدایت کا پیغام ہے۔ انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن مجید پر بھی ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

(سورۃ البقرۃ: 4)

ترجمہ: اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف نازل فرمایا گیا اور اس پر (بھی) جو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے نازل فرمایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معجزات میں سے قرآن مجید نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اس کی ہر آیت ایک زندہ و جاوید معجزہ اور حیران کر دینے والی ہے۔ قرآن مجید کا اسلوب، الفاظ، فصاحت و بلاغت اور ادبی کمال اتنا بلند ہے کہ نہ کوئی اس کا مقابلہ کر سکا، نہ کر سکتا ہے اور نہ کر سکے گا۔ قرآن مجید نے مستقبل کی جو پیشین گوئیاں کیں وہ حرف بحرف پوری ہوئیں۔ اس کی تاثیر ایسی ہے کہ سننے والے اثر لیے بغیر رہ نہیں سکتے۔



### معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- قیامت تک کے لوگوں کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے: (First Term 23)

(a) تورات (b) زبور (c) انجیل (d) قرآن مجید

2- قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد سابقہ تمام آسمانی کتابوں کا منسوخ ہو جانا دلیل ہے: (First Term 24)

(a) مذہبی کتاب (b) اسلامی کتاب (c) آخری کتاب (d) الہامی کتاب

3- جس الہامی کتاب پر عمل ساری الہامی کتابوں پر عمل کرنے کے مترادف ہے: (First Term 24)

(a) تورات (b) قرآن مجید (c) زبور (d) انجیل

4- آسمانی کتب اور صحائف میں سے اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے: (First Term 23-24)

(a) تورات کے لیے (b) زبور کے لیے

(c) انجیل کے لیے (d) قرآن مجید کے لیے

5- آیت مبارکہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ میں حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمے لی ہے: (First Term 23-24)

(a) قرآن مجید کی (b) بیت اللہ کی (c) اہل اسلام کی (d) بیت المقدس کی

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)**

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) قرآن مجید کی سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات کون سی سورت کا حصہ ہیں؟

جواب: قرآن مجید کی سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات سُوْرَۃُ الْعَلَق کا حصہ ہیں۔

(b) قرآن مجید کی سب سے زیادہ فضیلت والی آیت کون سی ہے؟

جواب: قرآن مجید کی سب سے زیادہ فضیلت والی آیت "آیَۃُ الْکُرْسِی" ہے۔

2-(a) قرآن مجید سے مکمل استفادہ کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ (First Term 23)

جواب: ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کی تلاوت کریں، اس کا ترجمہ پڑھیں اور اسکو سمجھنے کی کوشش کریں اور اس پر عمل کریں۔

(b) قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں ایک آیت با ترجمہ لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: قرآنی آیت: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے۔ اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

(c) اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لیے کتنی کتابیں نازل کیں ان کے نام لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لیے چار آسمانی کتابیں نازل کیں۔

i. قرآن مجید ii. تورات iii. انجیل iv. زبور

## (ب) عبادات

## (1) روزہ اور اس کی فضیلت

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے

(i) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر روزے فرض فرمائے ہیں:

(الف) رمضان کے (ب) شوال کے (ج) محرم کے (د) رجب کے

(ii) روزہ افطار کیا جاتا ہے:

(الف) اذانِ فجر کے بعد (ب) اذانِ ظہر کے بعد

(ج) اذانِ عصر کے بعد (د) اذانِ مغرب کے بعد

(iii) رمضان المبارک میں نیکی کے ثواب کو بڑھا دیا جاتا ہے:

(الف) چالیس گنا (ب) پچاس گنا (ج) ساٹھ گنا (د) ستر گنا

(iv) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں پائی جاتی ہے:

(الف) شبِ معراج (ب) شبِ قدر (ج) شبِ برات (د) شبِ عید

(v) رمضان میں نمازِ عشاء کے فوراً بعد جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے کہتے ہیں:

(الف) اشراق (ب) چاشت (ج) اوابین (د) تراویح

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: دینِ اسلام کے مطابق صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی خاطر روکے رکھنا روزہ کہلاتا ہے۔

(ii) سحری سے کیا مراد ہے؟

جواب: روزہ رکھنے کے لیے سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے جو کھانا کھایا جاتا ہے اسے سحری کہتے ہیں۔

(iii) شبِ قدر کی کوئی ایک فضیلت تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید میں شبِ قدر کو ایک ہزار مہینوں سے بہتر رات قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (سُوْرَۃُ الْقَدْر: 3)

(iv) روزے کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

جواب: روزے کا بنیادی مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔

(v) روزے کے کوئی سے دو فوائد تحریر کریں۔

جواب: 1- روزے میں جب انسان کا معدہ دن بھر خالی ہوتا ہے تو انسان کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

2- جسم میں قوتِ مدافعت پیدا ہوتی ہے۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) روزہ رکھنے کی اہمیت و فضیلت پر قرآن و سنت کی روشنی میں نوٹ لکھیں۔

جواب: رمضان المبارک میں ہر ایسے عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان پر روزہ رکھنا فرض ہے جو مسافر نہ ہو۔ جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں ہے، بلکہ روزہ رکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری والے اعمال بھی لازم ہیں۔ روزے کی حالت میں زبان کی حفاظت کرنا اور ایسے گناہوں مثلاً جھوٹ اور غیبت سے بچنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا روزہ رکھنا ضروری ہے۔ جو لوگ روزہ رکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں چھوڑتے وہ صرف بھوکے پیاسے ہی رہتے ہیں، انھیں روزے کا اصل ثواب اور برکت حاصل نہیں ہوتی۔

رمضان المبارک صلح کا مہینا ہے۔ اس میں جھگڑوں سے بچنے کا بھی خاص حکم دیا گیا ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: اگر کوئی شخص تم سے لڑائی کرنا چاہے تو اس سے کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں۔ (صحیح بخاری: 1761)

(ii) رمضان المبارک کے فضائل اور خاص اعمال پر نوٹ لکھیں۔

جواب: اسلامی مہینوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا مہینا رمضان کا مہینا ہے۔ اس مہینے

میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مہینے میں نیکیوں کے ثواب کو ستر گنا تک بڑھا دیتا ہے۔ رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد تراویح بھی ادا کی جاتی ہے، جس میں مکمل قرآن مجید کی تلاوت ہوتی ہے۔ رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات کرنے اور روزہ داروں کو سحری اور افطاری کرانے کا بہت ثواب ہے۔ جو شخص کسی کو روزہ افطار کراتا ہے اسے روزے دار کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے اور روزے دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

رمضان المبارک کے آخری دس دن میں مسجد میں اعتکاف کرنا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی سنت ہے۔ ان دنوں میں شب قدر بھی تلاش کرنی چاہیے۔ شب قدر رمضان المبارک کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔ یہ بہت ہی خیر و برکت والی رات ہے۔ قرآن مجید میں اسے ایک ہزار مہینوں سے بہتر رات قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ (سورۃ القدر: 3)

ترجمہ: شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

## معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے باقاعدہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے رکے رہنا کہلاتا ہے: (First Term 24)
(a) صدقہ (b) بردباری **(c)** روزہ (d) رواداری

2- قرآن مجید کے مطابق روزہ کا مقصد ہے: (First Term 23)
(a) حصول صحت (b) حصول رزق (c) حصول ایثار **(d)** حصول تقویٰ

3- روزہ کے ذریعے انسان میں اعمال کی جوابدہی کے حوالے سے پیدا ہونے والی فکر کو کہتے ہیں: (First Term 24)
(a) شجاعت (b) غم (c) خشوع **(d)** تقویٰ

4- رمضان المبارک میں سحری و افطاری کو ایک مخصوص وقت پر کرنے سے معاشرتی زندگی میں پیدا ہوتا ہے: (First Term 23)
(a) تعاون **(b)** توازن (c) نظم و ضبط (d) رواداری

5- حدیث مبارک کے مطابق گناہوں کے مقابلے میں ڈھال ہے: (First Term 24)
(a) نماز **(b)** روزہ (c) حج (d) زکوٰۃ

6- رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں کیا جاتا ہے:
**(a)** اعتکاف (b) تراویح کا اہتمام (c) ختم قرآن (d) میلاد

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے باقاعدہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)**

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) روزے کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ (First Term 24)
جواب: دینِ اسلام کے مطابق صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی خاطر روکے رکھنا روزہ کہلاتا ہے۔

(b) روزے کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔ (First Term 24)
جواب: ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

(c) روزہ انسانی زندگی میں کیا اثرات مرتب کرتا ہے؟ (First Term 24)
جواب: روزے کا بنیادی مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ روزہ انسان میں یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔ رمضان کے مہینے میں امیر غریب، آقا و غلام، حاکم و محکوم روزے رکھتے ہیں تو ان میں برابری اور مساوات کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ امیر غریب کا فرق مٹ جاتا ہے۔ روزے کی بدولت جسم میں قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ روزہ دار بہت سی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔

2-(a) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رمضان کا چاند دیکھ کر کون سی دعا مانگتے؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رمضان کا چاند دیکھ کر برکت کی دعا مانگتے۔

(b) آپ خاتم النبیین ﷺ رمضان المبارک کی راتوں میں کیا اہتمام فرماتے؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ رمضان المبارک کی راتوں میں قیام اللیل (تراویح) اور تہجد کا خصوصی اہتمام فرماتے۔

(c) رمضان المبارک میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خصوصی معمولات کیا تھے؟
جواب: رمضان المبارک میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خصوصی معمولات قرآن مجید کی تلاوت اور آخری دس دنوں کا اعتکاف ہیں۔

3-(a) روزے کی حالت میں زبان کی حفاظت کرنا کیوں ضروری ہے؟
جواب: روزے کی حالت میں زبان کی حفاظت کرنا اور اسے جھوٹ اور غیبت سے بچانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا روزہ رکھنا ضروری ہے۔

(b) کن لوگوں کو روزے کا اصل ثواب اور برکت حاصل نہیں ہوتی؟
جواب: جو لوگ روزہ رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں چھوڑتے انھیں روزہ رکھنے کا اصل ثواب اور برکت حاصل نہیں ہوتی۔

(c) اسلامی مہینوں میں سب سے فضیلت والا مہینا کون سا ہے؟
جواب: اسلامی مہینوں میں سب سے فضیلت والا مہینا رمضان المبارک ہے۔ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

4-(a) رمضان المبارک میں نیکیوں کے ثواب میں کتنا اضافہ ہو جاتا ہے؟
جواب: رمضان المبارک میں نیکیوں کے ثواب میں ستر گنا تک اضافہ ہوتا ہے۔

(b) روزہ افطار کرانے کا کیا ثواب ہے؟
جواب: جو شخص کسی کو روزہ افطار کراتا ہے اسے روزے دار کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے اور روزے دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

# (2) نمازِ جنازہ اور دیگر نمازیں

## حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) مسلمان کے لیے جس نماز میں دعائے مغفرت کی جاتی ہے، اسے کہتے ہیں:
**(ا)** نماز جنازہ (ب) نماز استسقاء (ج) نماز خسوف (د) نماز کسوف

(ii) قبرستان میں جانے کا مقصد ہے:
(ا) السلام علیکم کہنا (ب) تنہائی اختیار کرنا
**(ج)** موت کی یاد (د) رشتے داروں کو یاد کرنا

(iii) مغرب کی نماز کے بعد جو نوافل پڑھے جاتے ہیں، انھیں کہتے ہیں:
(ا) تہجد (ب) اشراق (ج) چاشت **(د)** اوابین

(iv) بارش طلب کرنے کے لیے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے کہتے ہیں:
(ا) نماز تسبیح **(ب)** نماز استسقاء (ج) نماز خسوف (د) نماز کسوف



(v) مسجد میں داخل ہونے کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں، انھیں کہتے ہیں:
**(ا)** تحیۃ المسجد (ب) تحیۃ الوضو (ج) نماز تہجد (د) نماز حاجت

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت لکھیں۔
جواب: کسی مسلمان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہوا، اس کے لیے ایک قیراط کے برابر اجر ہے۔ اور جو اس کی تدفین میں بھی شریک ہوا، اس کے لیے دو قیراط کے برابر اجر ہے۔ کسی نے دو قیراط کا معنی پوچھا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ (صحیح مسلم: 945)

(ii) قبرستان کے آداب تحریر کریں۔
جواب: قبرستان جا کر تمام مرحومین کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے اور اپنی موت کو یاد کرنا چاہیے۔ قبروں پر چڑھنا اور ان کی بے ادبی کرنا بہت بری بات ہے۔ قبرستان میں ہنسی مزاح کے بجائے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعاؤں میں مشغول رہنا چاہیے۔ قبرستان میں کوڑا کرکٹ یا کسی بھی قسم کی گندی چیزیں پھینکنا بہت سخت گناہ کی بات ہے۔

(iii) چاشت کی نماز میں کتنی رکعات پڑھی جاتی ہیں؟
جواب: چاشت کی نماز میں کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات پڑھی جاتی ہیں۔

(iv) تہجد کی نماز کس وقت پڑھی جا سکتی ہے؟
جواب: تہجد کی نماز عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر صبح صادق سے پہلے تک پڑھی جا سکتی ہے۔

(v) بارش طلب کرنے کے لیے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے کیا کہتے ہیں؟
جواب: بارش طلب کرنے کے لیے جو باجماعت نماز پڑھی جاتی ہے اسے نماز استسقاء کہتے ہیں۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) نماز جنازہ، تعزیت اور قبرستان جانے کے آداب تحریر کریں۔
جواب: نماز جنازہ وہ نماز ہے جس میں دنیا سے رخصت ہو جانے والے مسلمان کے لیے دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ اس نماز میں نہ رکوع ہوتا ہے اور نہ سجدہ۔ نماز جنازہ کسی بھی پاک صاف جگہ پڑھی جاتی ہے۔

کسی مسلمان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہوا، اس کے لیے ایک قیراط کے برابر اجر ہے، اور جو اس کی تدفین میں بھی شریک ہوا، اس کے لیے دو قیراط کے برابر اجر ہے۔ کسی نے دو قیراط کا معنی پوچھا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ (صحیح مسلم: 945)

نماز جنازہ ادا کرنے کے مختلف انداز احادیث میں آئے ہیں۔ دنیا بھر میں مسلمان مختلف انداز سے نماز جنازہ ادا کرتے ہیں۔ نماز جنازہ میں شرکت کا ایک مقصد مسلمان کو دنیا سے اعزاز و اکرام سے رخصت کرنا اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرنا ہے۔ جنازہ میں شرکت کا ایک مقصد موت کی یاد ہے۔ جنازہ میں شرکت کرنے والے مسلمان کو چاہیے کہ اپنی موت کو یاد کرے اور اپنے اعمال کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

نماز جنازہ کا ایک مقصد میت کے اہل خانہ کے ساتھ تعزیت بھی ہے۔ میت کے اہل و عیال چوں کہ غم زدہ ہوتے ہیں، اس لیے ان کے پاس تعزیت کے لیے جانا مستحب ہے تاکہ ان کے غم کو ہلکا کیا جا سکے اور ان کو صبر کی تلقین کی جائے۔ مسلمان ایک دوسرے کا غم بانٹتے ہیں تو ان میں محبت اور اتحاد کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ مسلمان کی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ میں شرکت کا حکم دراصل مسلمانوں میں اجتماعیت اور وحدت پیدا کرنے کے لیے ہے۔

مُردوں کے لیے دعا اور موت کو یاد کرنے کی غرض سے قبرستان جانا مسنون ہے، حدیث میں قبرستان جانے کا مقصد یہ بیان ہوا ہے کہ موت کی یاد تازہ کی جائے۔ قبرستان جانے والے کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (سنن ترمذی: 1053)

ترجمہ: اے قبرستان والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ تمھاری بھی مغفرت فرمائے اور ہماری بھی، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمھارے پیچھے آنے والے ہیں۔

قبرستان جا کر تمام مرحومین کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے اور اپنی موت کو یاد کرنا چاہیے۔ قبروں پر چڑھنا اور ان کی بے ادبی کرنا بہت بری بات ہے۔ قبرستان میں ہنسی مزاح کی بجائے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعاؤں میں مشغول رہنا چاہیے۔ قبرستان میں کوڑا کرکٹ یا کسی بھی قسم کی گندی چیزیں پھینکنا بہت سخت گناہ کی بات ہے۔

(ii) فرض نمازوں کے علاوہ نفلی نمازوں کے نام اور اوقات لکھیں۔
جواب:

| نفلی نمازیں | اوقات کار |
|---|---|
| کسوف و خسوف | سورج گرہن لگنے پر نماز کسوف اور چاند گرہن کے موقع پر نماز خسوف پڑھتے ہیں۔ |
| تہجد | عشا کی نماز کے بعد سے لے کر صبح صادق سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ |
| اشراق | نماز اشراق سورج کے طلوع ہو جانے کے آدھ گھنٹے کے بعد پڑھتے ہیں۔ |
| چاشت | جب دن اچھی طرح روشن ہو جائے تو اس وقت چاشت کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ |
| اوابین | نماز مغرب کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ |
| استسقاء | بارش طلب کرنے کے لیے کھلے میدان میں پڑھی جاتی ہے۔ |
| تحیۃ الوضوء | وضو کرنے کے بعد دو نفل پڑھے جاتے ہیں۔ |
| تحیۃ المسجد | مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو نفل پڑھے جاتے ہیں۔ |
| نماز حاجت | کسی حاجت کو پورا کرنے کے لیے جو نفل نماز پڑھی جاتی ہے اسے نماز حاجت کہتے ہیں۔ |

## معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے باقاعدہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- اللہ تعالیٰ سے بارش مانگنے کے لیے نماز پڑھی جاتی ہے: (First Term 24)
(a) کسوف (b) اشراق **(c)** استسقاء (d) خسوف

2- طلوع آفتاب کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد ادا کی جانے والی نماز ہے: (First Term 24)
(a) تہجد (b) اوابین (c) چاشت **(d)** اشراق

3- رکوع اور سجدے کے بغیر پڑھی جاتی ہے: (First Term 24)
**(a)** نماز جنازہ (b) نماز کسوف (c) نماز عید (d) نماز جمعہ

4- فرمان رسول خاتم النبیین ﷺ کے مطابق دو قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے: (First Term 24)
(a) دعوت میں شریک ہونے سے **(b)** نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہونے سے
(c) جنگ میں شریک ہونے سے (d) مسجد کی تعمیر میں شریک ہونے سے

5- دو قیراط کا مطلب ہے:
**(a)** دو بڑے پہاڑوں کے برابر (b) دو ہیروں کے برابر
(c) دو درختوں کے برابر (d) دو تولے سونے کے برابر

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) نمازِ خسوف اور نمازِ کسوف میں کیا فرق ہے؟ (First Term 24)

جواب: نمازِ خسوف وہ نماز ہے جو چاند گرہن کے وقت پڑھی جاتی ہے اور نمازِ کسوف وہ نماز کہلاتی ہے جو سورج گرہن کے وقت پڑھی جاتی ہے۔

(b) تعزیت سے کیا مراد ہے؟ (First Term 24)

جواب: تعزیت کا لغوی معنی ہے مصیبت زدہ کو صبر دلانا، غم خواری کرنا۔ اصطلاحی معنی ہے مصیبت کی تلافی کی دعا کرنا، عام طور پر کسی کا کوئی عزیز رشتہ دار فوت ہو جائے تو اس کے گھر جا کر اس کی ہمت بندھانا اور فوت شدہ کے لیے دعا کرنا تعزیت کہلاتا ہے۔

(c) نمازِ جنازہ سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں؟ (First Term 24)

جواب: کسی شخص کا نمازِ جنازہ ادا کر کے ہم اپنی موت کو یاد کر سکتے ہیں اسی طرح نمازِ جنازہ میں شرکت کر کے ہم اپنے اعمال کو بہتر بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ جس شخص کا جنازہ ادا کیا جاتا ہے اس کے گھر والے غمزدہ ہوتے ہیں تو اس کے جنازے میں شرکت کر کے اس کے اہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کی جا سکتی ہے اور ان کے غم کو ہلکا کیا جا سکتا ہے۔ نمازِ جنازہ میں شرکت کر کے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا غم بانٹ سکتا ہے۔ اس سے آپس میں محبت اور اتحاد کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ نمازِ جنازہ میں شرکت دراصل مسلمانوں میں اجتماعیت اور وحدت پیدا کرنے کے لیے ہے۔

2-(a) قبرستان کی بے ادبی والے کوئی سے چار افعال لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: قبروں پر چڑھنا، قبرستان میں ہنسی مذاق کرنا، شور شرابا کرنا، قبرستان میں کوڑا کرکٹ پھینکنا، قبرستان میں راستے بنالینا۔

(b) نمازِ تہجد اور نمازِ اشراق میں کیا فرق ہے؟ (First Term 23)

جواب: نمازِ تہجد سے مراد وہ نوافل ہیں جو عشاء کی نماز کے بعد صبح صادق تک ادا کیے جاتے ہیں۔ اس کی دو، چار اور آٹھ رکعات پڑھی جا سکتی ہیں۔ نمازِ اشراق سورج کے روشن ہو جانے کے بعد جو نفل پڑھی جاتی ہے اس نماز کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں۔

## (3) دعا کی اہمیت و فضیلت

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) دعا کا لفظی معنی ہے:

**(الف)** رکنا (ب) بندگی (ج) بھیجنا (د) مانگنا

(ii) مومن کا ہتھیار ہے:

(الف) شہرت (ب) خوب صورتی **(ج)** دعا (د) دولت

(iii) دعا مانگنے کی بہترین کیفیت ہے:

(الف) بے خودی **(ب)** عاجزی (ج) حوصلہ مندی (د) بے نیازی

(iv) دعا قبول نہیں ہوتی:

(الف) امیروں کی (ب) فضول خرچ کی

**(ج)** حرام کھانے والے کی (د) سختی کرنے والے کی

(v) ہمیں دعا مانگنی چاہیے:

**(الف)** ساری انسانیت کے لیے (ب) صرف اپنے لیے

(ج) صرف گناہ گاروں کے لیے (د) صرف دوسروں کے لیے

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) دعا کا کیا معنی ہے؟

جواب: دعا کے معنی ہیں "پکارنا"۔

(ii) دعا کی فضیلت پر ایک آیتِ قرآنی کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: میں (ہر) دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھ سے دعا کرے۔ (سورۃ البقرۃ:186)

(iii) دعا کی فضیلت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: مومن کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ کی بات اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا ہوتی ہے: جو مانگا ہو وہی اس کو عطا کر دیا جاتا ہے۔ اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔ آنے والی کوئی مصیبت اور تکلیف اس کی دعا کے باعث روک دی جاتی ہے۔ (مسند احمد:11133)

(iv) دوسروں کے لیے دعا مانگنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: جو شخص دوسروں کے لیے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ (سنن ابوداؤد:1537)

(v) دعا کس یقین کے ساتھ مانگنی چاہیے؟

جواب: دعا جب بھی مانگی جائے تو پورے یقین اور امید سے مانگی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول فرمائے گا۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) قرآن و سنت کی روشنی میں دعا کی فضیلت و اہمیت بیان کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہمیں ضروریات کے پورا کرنے کا جو سب سے زیادہ کارگر طریقہ بتایا ہے، وہ دعا ہے۔ دعا اللہ تعالیٰ سے لینے کا ذریعہ ہے۔ دعا کے ذریعے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ شیطانی حملوں سے بھی پناہ ملتی ہے۔ دعا بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان رابطے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (سورۃ البقرۃ:186)

ترجمہ: میں (ہر) دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھ سے دعا کرے۔

دعا ایک عبادت ہے، رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: "دعا ہی عبادت ہے۔" (جامع ترمذی:2969)

رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا فرمان ہے: "جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔" (جامع ترمذی:3373)

حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آدمی کو اپنی ساری حاجتیں اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہییں، یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے، تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے۔ اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے۔ (کنز العمال:3142)

دعا مانگنا انسان کو ہمیشہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: مومن کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ کی بات اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا ہوتی ہے: جو مانگا ہو، وہی اس کو عطا کر دیا جاتا ہے۔ اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔ آنے والی کوئی مصیبت اور تکلیف اس کی دعا کے باعث روک دی جاتی ہے۔ (مسند احمد:11133)

(ii) دعا مانگنے کے آداب تحریر کریں۔

جواب: دعا مانگنے کے آداب درج ذیل ہیں:

☆ دعا مانگنے سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنی چاہیے، درود شریف پڑھنا چاہیے۔



☆ دعا کے آخر میں بھی درود شریف پڑھنا چاہیے۔

☆ دعا جب بھی مانگی جائے تو پورے یقین اور امید سے مانگی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول فرمائے گا۔

☆ دعا عاجزی اور انکساری سے کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (سورۃ الاعراف:55)

ترجمہ: اپنے رب سے گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے دعا مانگو۔

☆ اگر ممکن ہو تو دعا قبلہ رخ ہو کر اور باوضو ہو کر مانگنی چاہیے۔

### معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان رابطے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے: (First Term 24)

(a) زکوٰۃ (b) صدقات (c) روزہ **(d)** دعا

2- حقیر چیز کے ٹوٹنے پر بھی اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا اہمیت ظاہر کرتا ہے: (First Term 24)

**(a)** دعا کی (b) روزہ کی (c) صدقہ کی (d) زکوٰۃ کی

3- دعا کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ ہم دعا مانگیں: (First Term 23)

**(a)** اخلاص کے ساتھ (b) انکسار کے ساتھ

(c) بلند آواز کے ساتھ (d) آہستہ آواز کے ساتھ

4- دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لیے ہمیں اپنی عملی زندگی میں اختیار کرنی چاہیے: (First Term 23)

(a) دعا (b) رہبانیت **(c)** عاجزی (d) طہارت

5- ہمیں چاہیے کہ دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ پڑھیں: (First Term 24)

(a) آیت الکرسی (b) سورۃ فاتحہ **(c)** درود شریف (d) آیت کریمہ

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) دعا کے لفظی معنی بیان کریں۔ (First Term 24)

جواب: دعا کے لفظی معنی ہیں "پکارنا"۔ دعا عبادت کا نچوڑ ہے۔ مومن کا ہتھیار ہے۔ بندے کا اپنے رب کے سامنے عاجزی اور انکساری کا اظہار ہے۔ دعا انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ دعا کرنے سے انسان کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

(b) اسلام میں دعا کی اہمیت بیان کریں۔ (First Term 24)

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہمیں ضروریات کے پورا کرنے کا جو سب سے زیادہ کارگر طریقہ بتایا ہے، وہ دعا ہے۔ دعا اللہ تعالیٰ سے لینے کا ذریعہ ہے۔ دعا کے ذریعے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ شیطانی حملوں سے بھی پناہ ملتی ہے۔ دعا بندے اور اللہ کے درمیان رابطے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: "دعا ہی عبادت ہے۔" رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا فرمان ہے: "جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔" حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آدمی کو اپنی ساری حاجتیں اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنی چاہییں، یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ہی مانگے۔ اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ہی مانگے۔ دعا مانگنا انسان کو ہمیشہ فائدہ پہنچاتا ہے۔

(c) ہمیں دعا کی قبولیت کے لیے کون سے آداب کا خیال رکھنا چاہیے؟ (First Term 24)

جواب: دعا کی قبولیت کے آداب: دعا مانگنے سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنی چاہیے، درود شریف پڑھنا چاہیے۔
دعا کے آخر میں بھی درود شریف پڑھنا چاہیے۔
دعا کے شروع اور آخر میں درود شریف پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
دعا جب بھی مانگی جائے تو پورے یقین اور امید سے مانگی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول فرمائے گا۔ دعا عاجزی اور انکساری سے کرنی چاہیے۔

باب سوم

# سیرتِ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

## (الف) عہدِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ماہ و سال (مدنی دور)

## (1) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اور مدنی معاشرے کا استحکام

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبی کے قبیلے کا نام تھا:

(الف) بنو اوس **(ب)** بنو خزرج (ج) بنو نضیر (د) بنو قریظہ

(ii) بنو قینقاع کا پیشہ تھا:

(الف) سنار (ب) ظروف ساز **(ج)** سنار، ظروف ساز، لوہار (د) لوہار

(iii) غزوہ بنو نضیر میں شکست کے بعد بنو قینقاع کے لوگ چلے گئے:

**(الف)** شام (ب) خیبر (ج) فلسطین (د) مکہ مکرمہ

(iv) رسول کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو (معاذ اللہ) شہید کرنے کی سازش کی:

(الف) بنو قینقاع نے (ب) منافقین نے **(ج)** بنو نضیر نے (د) بنو قریظہ نے

(v) بنو نضیر کے قلعے کا محاصرہ جاری رہا:

(الف) پانچ دن **(ب)** پندرہ دن (ج) پچیس دن (د) پچاس دن

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) منافق کسے کہتے ہیں؟

جواب: منافق اس شخص کو کہتے ہیں جو دل میں کفر رکھتا ہو لیکن خود کو مسلمان ظاہر کرے۔

(ii) مدینہ منورہ میں یہودیوں کے کون سے تین بڑے قبائل آباد تھے؟

جواب: مدینہ منورہ میں یہودیوں کے تین بڑے قبائل آباد تھے، بنو نضیر، بنو قینقاع اور بنو قریظہ۔

(iii) بنو قینقاع کے خلاف کارروائی کا سبب کیا تھا؟

جواب: بنو قینقاع کے خلاف کارروائی کا سبب یہ تھا کہ وہ شہید مسلمان کا خون بہا نہیں دے رہے تھے۔

(iv) بنو نضیر کے خلاف کارروائی کا سبب کیا تھا؟

جواب: بنو نضیر کے خلاف کارروائی کا سبب یہ تھا کہ انھوں نے رسول کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو (معاذ اللہ) شہید کرنے کی سازش کی تھی۔

(v) مسلمانوں کو بنو نضیر کی شکست کا کیا فائدہ ہوا؟

جواب: مسلمانوں کو بنو نضیر کی شکست کا یہ فائدہ ہوا کہ مالِ غنیمت کے طور پر بہت سا اسلحہ اور

بڑی تعداد میں جنگی سامان ان کے قبضے میں آ گیا۔ اس طرح مسلمان عسکری اور مالی طور پر مضبوط ہوئے۔

### 3- تفصیلی جواب دیجیے۔

**(i) عبداللہ بن اُبی اور دوسرے منافقین کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: مدینہ منورہ میں بنوخزرج سے تعلق رکھنے والا ایک شخص عبداللہ بن اُبی بہت مال دار اور اپنی قوم کا سردار تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ہجرت سے پہلے مدینے کے تمام لوگوں نے اسے اپنا سردار بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ انھوں نے اس کے لیے تاج بھی تیار کر لیا تھا، وہ جلد ہی اس کی تاج پوشی کرنا چاہتے تھے۔ اسی دوران جب اہل مدینہ نے اسلام قبول کر لیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ بھی ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو عبداللہ بن اُبی کے خواب چکنا چور ہو گئے۔ اس کی سرداری اور تاج پوشی والا سلسلہ وہیں رک گیا۔ چناں چہ اس شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خلاف دل میں دشمنی پال لی کہ ان کی وجہ سے میری سرداری میں رکاوٹ پڑی ہے۔ یہ شخص ساری زندگی اسلام اور مسلمانوں کا دشمن رہا اور حضور خاتم النبیین ﷺ کے راستے میں رکاوٹ ڈالتا رہا۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی فتح کے بعد اس نے اور اس کے کچھ ساتھیوں نے بظاہر اسلام قبول کر لیا تھا، لیکن اندر سے وہ اسلام اور رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے شدید دشمن تھے۔ یہی لوگ عہد نبوی کے منافق تھے۔

**(ii) غزوۂ بنوقینقاع کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔**

جواب: یہودیوں کے تین بڑے قبائل میں سب سے زیادہ بدفطرت قبیلہ بنوقینقاع تھا۔ یہ لوگ مدینہ منورہ کے اندر ہی رہتے تھے۔ وہ پیشہ ور سنار، لوہار اور ظروف ساز تھے۔ ان پیشوں کی وجہ سے ان کے پاس خاصی مقدار میں جنگی سامان موجود تھا۔ یہ مدینہ منورہ کے سب سے بہادر یہودی تھے۔ ان کی تعداد سات سو (700) سے زیادہ تھی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی، مگر انھوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ لوگ مسلمانوں کو اذیت پہنچاتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک مسلمان خاتون بنوقینقاع کے بازار میں کچھ سامان لے کر آئی۔ سامان بیچ کر وہ کسی کام سے ایک سنار کی دکان پر گئی۔ یہودیوں نے وہاں اس عورت سے بدتمیزی کی اور اسے بہت پریشان کیا۔ جب ان کی شرارت حد سے بڑھی تو عورت نے شور مچا دیا اور مدد کے لیے دہائی دی۔ ایک مسلمان وہاں سے گزر رہا تھا، اس کو پتا چلا تو اس نے یہودی سنار کو قتل کر دیا۔ یہودی اکٹھے ہو کر آ گئے اور اس مسلمان کو شہید کر دیا۔

شہید مسلمان کے گھر والوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے شکایت کی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لیے بنوقینقاع سے خون بہا طلب کیا اور اُن کے انکار پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بنوقینقاع کا محاصرہ کر لیا۔ یہودی قلعہ بند ہو گئے۔ مسلمانوں نے پندرہ روز تک محاصرہ جاری رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ بنوقینقاع نے ہتھیار ڈال دیے اور رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا فیصلہ قبول کرنے کا اعلان کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے عبداللہ بن اُبی کے پُرزور اصرار پر ان کی جان بخشی کر دی، البتہ انھیں حکم دیا کہ وہ مدینہ منورہ سے نکل جائیں۔ یہ سب لوگ ملک شام کے علاقوں میں چلے گئے۔

## معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے ماڈل پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- جو شخص دل میں کفر رکھتا ہو لیکن خود کو مسلمان ظاہر کرے اس کو کہتے ہیں:
**(a) منافق** (b) دوست (c) دشمن (d) بے وفا

2- میثاقِ مدینہ کا سب سے بڑا مقصد تھا: (First Term 23)
(a) جنگ بندی **(b) امن کا قیام** (c) تجارت کا فروغ (d) سیاست کا فروغ

3- ساری زندگی اسلام اور مسلمان کا دشمن رہا:
**(a) عبداللہ بن اُبی** (b) ابوسفیان (c) ابوجہل (d) ابوطالب

4- قرآن مجید میں سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے:
(a) مومنوں کو (b) نیکوکاروں کو **(c) منافقین کو** (d) جھوٹوں کو

5- غزوۂ بنوقینقاع سے ہمیں سبق ملتا ہے: (First Term 23)
**(a) انصاف کا** (b) جنگی حکمت عملی کا (c) مالی فوائد کا (d) منافقت کا

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

**1-(a) یہودیوں کے قبائل میں سے سب سے زیادہ بدفطرت کون سا قبیلہ تھا؟**
جواب: یہودیوں کے قبائل میں سے سب سے زیادہ بدفطرت قبیلہ بنوقینقاع تھا۔

**(b) بنوقینقاع کے لوگ کہاں رہتے تھے؟**
جواب: بنوقینقاع کے لوگ مدینہ منورہ کے اندر رہتے تھے۔

**(c) بنوقینقاع کے لوگوں کا پیشہ کیا تھا؟**
جواب: بنوقینقاع کے لوگ پیشہ ور سنار، لوہار اور ظروف ساز تھے۔

**2-(a) مدینہ منورہ کے سب سے بہادر یہودی کون تھے؟**
جواب: بنوقینقاع کے لوگ مدینہ منورہ کے سب سے بہادر یہودی تھے۔

**(b) بنوقینقاع کے لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟**
جواب: بنوقینقاع کے لوگوں کی تعداد سات سو (700) سے زیادہ تھی۔

**(c) بنوقینقاع کے لوگ قلعہ بند کیوں ہوئے؟**
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جب ان سے مسلمان کے قتل کا خون بہا طلب کیا تو انھوں نے انکار کر دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بنوقینقاع کا محاصرہ کر لیا۔ جس پر یہودی قلعہ بند ہو گئے۔

**3-(a) بنوقینقاع نے ہتھیار کیوں ڈال دیے؟**
جواب: اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا یوں بنوقینقاع نے ہتھیار ڈال دیے۔

**(b) بنوقینقاع کے یہودیوں کی جان بخشی کیسے کی گئی؟**
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے عبداللہ بن اُبی کے پُرزور اصرار پر ان کی جان بخشی کر دی۔ البتہ انھیں مدینہ منورہ سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

**(c) بنوقینقاع کے لوگ مدینہ منورہ سے کس طرف چلے گئے؟**
جواب: بنوقینقاع کے لوگ مدینہ منورہ سے ملک شام کے علاقوں میں چلے گئے۔

# (2) غزوۂ خندق

## حلِ مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) غزوۂ خندق پیش آیا:
(الف) تین ہجری میں (ب) چار ہجری میں **(ج) پانچ ہجری میں** (د) چھے ہجری میں

(ii) غزوۂ خندق میں کھودی گئی خندق کی لمبائی تھی:
**(الف) پانچ کلومیٹر** (ب) چھے کلومیٹر (ج) سات کلومیٹر (د) آٹھ کلومیٹر



(iii) غزوۂ خندق میں کافروں کا سپہ سالار تھا:
(الف) ابوجہل **(ب) ابوسفیان** (ج) عبداللہ بن اُبی (د) عقبہ بن ابی معیط

(iv) غزوۂ خندق میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کیا:
**(الف) عمرو بن عبدِ وُد کو** (ب) امیہ بن خلف کو
(ج) مرحب کو (د) عکرمہ بن ابی جہل کو

(v) غزوۂ خندق کے موقع پر میثاقِ مدینہ سے انحراف کیا:
(الف) بنواوس نے (ب) بنوخزرج نے (ج) بنونضیر نے **(د) بنوقُریظہ نے**

### 2- مختصر جواب دیجیے۔

**(i) غزوۂ خندق کب پیش آیا؟**
جواب: غزوۂ خندق 5 ہجری کو شوال اور ذوالقعدہ کے مہینے میں پیش آیا۔

**(ii) غزوۂ خندق میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمت انجام دی؟**
جواب: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی حفاظت کی خاطر ایک خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔

**(iii) غزوۂ خندق کا سبب کیا تھا؟**
جواب: جنگِ اُحد کے بعد قریش، یہود اور عرب کے دیگر قبائل کے درمیان طے پایا کہ باہم مل کر اسلام کو ختم کیا جائے۔ ان میں وہ یہود قبائل بھی شامل تھے جنھیں غزوات میں شکست کے بعد مدینہ منورہ سے جلاوطن کیا گیا تھا اور وہ انتقام کی آگ میں جل رہے تھے۔

**(iv) غزوۂ خندق میں مسلمان مجاہدین کی تعداد کتنی تھی؟**
جواب: غزوۂ خندق میں مسلمان مجاہدین کی تعداد تین ہزار تھی۔

**(v) غزوۂ خندق کا کیا نتیجہ نکلا؟**
جواب: غزوۂ خندق میں چھے مسلمان شہید ہوئے جب کہ کافروں کے آٹھ سے زیادہ افراد قتل ہوئے۔ مالی نقصان بہت زیادہ تھا۔ یہ مسلمانوں کی شان دار فتح تھی، جس میں خندق کھودنے کی تدبیر بہت کام آئی۔ مشرکین اس جنگ کے اثرات سے کبھی باہر نہ نکل سکے اور دوبارہ کبھی مسلمانوں پر حملہ کرنے کے قابل نہ ہوئے۔ آخر کار سرزمین عرب سے ان کا خاتمہ ہو گیا۔ بنوقُریظہ کے یہودیوں نے اس جنگ میں مسلمانوں سے غداری کی تھی اور میثاقِ مدینہ کو توڑ دیا تھا، اس لیے اس جنگ میں ایک یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ یہودیوں پر اعتماد کرنا درست نہیں۔

### 3- تفصیلی جواب دیجیے۔

**(i) غزوۂ خندق کا تفصیلی حال بیان کریں۔**

جواب: غزوۂ خندق کے لیے کافروں نے ابوسفیان کی قیادت میں دس ہزار (10000) افراد پر مشتمل ایک بڑا لشکر تیار کیا۔ جس میں عرب کے بڑے بڑے قبیلوں کے لوگ شامل تھے۔ ان کے پاس جنگی سامان اور سواریاں بھی بے شمار تھیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو کفار کے اس ارادے کا علم ہوا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ اس وقت مسلمان مجاہدین کی تعداد تقریباً تین ہزار تھی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی حفاظت کی خاطر ایک خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ یہ بات اہلِ عرب کے لیے اگرچہ نئی تھی، تاہم نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس مشورے کو پسند کیا اور خندق کھودنے کا حکم دے دیا۔

خندق کی کھدائی میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح کام کیا۔ خندق کی کھدائی کے دوران میں صحابہ رضی اللہ عنہم جوش و خروش سے کام کرتے رہے۔ بیس دن میں یہ خندق مکمل ہو گئی جو تقریباً پانچ کلومیٹر لمبی اور پانچ ہاتھ گہری تھی۔ چوڑی اتنی تھی کہ ایک گھڑ سوار چھلانگ لگا کر بھی اسے پار نہ کر سکتا تھا۔

غزوۂ خندق کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بہت سے معجزے ظاہر ہوئے۔ ایک موقع پر کھانے کی بہت کمی تھی، لیکن حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی دعا کی برکت سے تھوڑا سا کھانا بہت سے لوگوں کے لیے کافی ہو گیا۔ خندق کی کھدائی کے دوران آپ خاتم النبیین ﷺ کو قیصر و کسریٰ کے محلات دکھائے گئے اور روم و فارس کے فتح ہونے کی خوش خبری سنائی گئی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے یہ بشارت اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سنائی اور سب کے حوصلے اور بلند ہو گئے۔

**(ii) غزوۂ خندق میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کیا کارنامہ سرانجام دیا؟**

جواب: خندق کی کھدائی مکمل ہونے کے تین دن بعد دشمن کی فوج مدینہ منورہ پہنچ گئی اور خندق دیکھ کر رک گئی۔ ان کی مضبوط اور طاقت ور فوج خندق کی وجہ سے ناکارہ ہو گئی، کئی دن تک ان کے سپاہی خندق کو پار کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

کچھ دن کے بعد عمرو بن عبدِ وُد کی قیادت میں پانچ سواروں (عمرو بن عبدِ وُد، عکرمہ بن ابی جہل، ضرار بن الخطاب، نوفل بن عبداللہ اور ابن ابی وہب) نے خندق کو ایک کم چوڑی جگہ سے پار کر لیا۔

عمرو بن عبدِ وُد عرب کا مانا ہوا بہادر تھا۔ اسے ایک ہزار آدمیوں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اس نے زوردار آواز میں گرجتے ہوئے چیلنج کیا: مسلمانو! تم میں کوئی ہے میرا مقابلہ کرنے والا؟ پھر وہ فخر کرتے ہوئے کہنے لگا: آئے کوئی میرا مقابلہ کرے، میں اسے جنت پہنچا دوں۔

اس کا مقابلہ کرنے کے لیے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ آگے بڑھے۔ جب عمرو بن عبدِ وُد کے سامنے ہوئے تو اس نے پوچھا تم کون ہو؟ جواب ملا: میں علی بن ابی طالب ہوں۔ عمرو کہنے لگا: پھر تم تو میرے بھتیجے ہو، اگر سنو میں تمھارے ساتھ لڑنا نہیں چاہتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مگر میں تمھارے ساتھ لڑنا چاہتا ہوں۔ اسے ایسے جرأت مندانہ جواب کی توقع نہیں تھی۔ طیش میں آ کر گھوڑے سے کودا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عبدِ وُد کے درمیان زوردار لڑائی ہوئی، مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد فرمائی اور وہ غالب آ گئے۔ انھوں نے عمرو بن عبدِ وُد کو قتل کر دیا۔ مسلمانوں نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ دشمن کے دوسرے جنگجو جو عمرو کے ساتھ آئے تھے یہ ہولناک منظر دیکھ کر اس قدر خوف زدہ ہوئے کہ وہ واپس بھاگ گئے۔

## معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے ماڈل پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- غزوۂ خندق پیش آیا: (First Term 23)
(a) 2 ہجری میں (b) 3 ہجری میں (c) 4 ہجری میں **(d) 5 ہجری میں**

2- غزوۂ خندق میں غداری کرنے والا قبیلہ تھا: (First Term 23)
(a) بنوامیہ (b) بنوعدی **(c) بنوقریظہ** (d) بنونضیر

3- صحابی رضی اللہ عنہ جنھوں نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا: (First Term 23)
(a) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (b) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
(c) حضرت زید رضی اللہ عنہ **(d) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ**

4- غزوۂ خندق کے لیے کافروں نے لشکر تیار کیا:
**(a) 10000 افراد پر مبنی** (b) 20000 افراد پر مبنی
(c) 25000 افراد پر مبنی (d) 26000 افراد پر مبنی

5- غزوۂ خندق میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد ہے: (First Term 23)
(a) دو (b) چار **(c) چھے** (d) آٹھ

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)**

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) خندق کتنے کلومیٹر لمبی تھی؟ جواب: خندق پانچ کلومیٹر لمبی تھی۔

(b) خندق کی گہرائی کتنی تھی؟ جواب: خندق پانچ ہاتھ گہری تھی۔

2-(a) غزوہ خندق کے دوران کون سے معجزات پیش آئے؟ (First Term 23)

جواب: ایک موقع پر کھانے کی بہت کمی تھی لیکن حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی دعا کی برکت سے تھوڑا سا کھانا بہت سے لوگوں کو کافی ہو گیا۔ خندق کی کھدائی کے دوران آپ خاتم النبیین ﷺ کو قیصر و کسریٰ کے محلات دکھائے گئے اور روم و فارس کے فتح ہونے کی خوش خبری سنائی گئی۔

(b) غزوہ خندق کے بعد مشرکین مکہ کو مسلمانوں پر دوبارہ حملہ کرنے کی جراءت کیوں نہ ہوئی؟ (First Term 23)

جواب: غزوہ خندق میں چھے مسلمان شہید ہوئے جب کہ کافروں کے آٹھ سے زیادہ افراد قتل ہوئے مالی نقصان بہت زیادہ تھا۔ یہ مسلمانوں کی شان دار فتح تھی جس میں خندق کھودنے کی تدبیر خوب کام آئی۔ مشرکین اس جنگ کے اثرات سے کبھی باہر نہ نکل سکے۔ اور نہ ہی انھیں کبھی دوبارہ مسلمانوں پر حملے کی جراءت ہوئی۔

(c) غزوہ خندق میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی شجاعت کے احوال لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: غزوہ خندق میں مسلمان بچے اور عورتیں ایک قلعہ کے اندر جمع تھے۔ اچانک ایک یہودی تیزی کے ساتھ قلعے کی دیوار پر چڑھ گیا۔ آپ اکیلی اس یہودی پر جھپٹ پڑیں اور ایک موٹا ڈنڈا اس زور سے یہودی کے سر پر مارا کہ اس کا سر پھٹ گیا اور پھر مر گیا۔ پھر آپ نے اسی تلوار سے اس کا سر کاٹ کر قلعے سے باہر پھینک دیا باہر کھڑے یہودی یہ ماجرا دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے کہ نا معلوم قلعہ میں کتنے مسلمان ہیں۔

## (3) غزوۂ بنو قُرَیظہ

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) غزوۂ بنو قُریظہ پیش آیا:

(ا) تین ہجری میں (ب) چار ہجری میں **(ج) پانچ ہجری میں** (د) چھے ہجری میں

(ii) بنو قُریظہ قبیلہ تھا:

**(ا) یہود کا** (ب) نصاریٰ کا (ج) منافقین کا (د) مسلمانوں کا

(iii) بنو قُریظہ نے مسلمانوں سے بدعہدی کی تھی:

(ا) غزوۂ بدر میں **(ب) غزوۂ خندق میں**

(ج) غزوۂ تبوک میں (د) فتح مکہ کے موقع پر

(iv) بنو قُریظہ کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا:

(ا) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ب) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ج) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

**(د) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو**

(v) بنو قُریظہ کا محاصرہ جاری رہا:

(ا) بیس دن **(ب) پچیس دن** (ج) تیس دن (د) پینتیس دن

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) بنو قُریظہ کون تھے؟

جواب: بنو قُریظہ مدینہ کا ایک مشہور اور نہایت قدیم یہودی قبیلہ تھا۔

(ii) غزوۂ بنو قُریظہ میں مسلمان مجاہدین کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ بنو قُریظہ میں مسلمان مجاہدین کی تعداد تین ہزار (3000) تھی۔

(iii) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنو قریظہ کا فیصلہ کس کتاب کے مطابق کیا؟

جواب: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کا فیصلہ تورات کے مطابق کیا۔

(iv) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کیسے ہوئی؟

جواب: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(v) غزوۂ بنو قُریظہ کا سب سے بڑا فائدہ کیا ہوا؟

جواب: غزوۂ بنو قُریظہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان لوگوں کی طاقت و قوت توڑ دی گئی، جو آستین کا سانپ بن کر مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے تھے۔ آنے والے واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ ان لوگوں کا زور ٹوٹنے کے بعد مسلمانوں نے دین کی دعوت کو بہت قوت اور مضبوطی کے ساتھ پروان چڑھایا۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) غزوۂ بنو قُریظہ کے اسباب، واقعات اور نتائج تحریر کریں۔

جواب: اسباب:

غزوۂ خندق کے دوران میں مشرکین و یہود نے بنو قُریظہ سے رابطہ کیا اور مسلمانوں کو قتل کرنے کی ترغیب دی۔ یہودیوں نے مسلمانوں سے معاہدہ کر رکھا تھا اس لیے مسلمانوں نے ان کی طرف سے بے فکری اختیار کی ہوئی تھی، لیکن بنو قُریظہ کے یہودیوں نے غزوۂ خندق کے موقع پر مسلمانوں کو دھوکا دیا اور نو سو (900) افراد مسلمانوں پر حملے کے لیے تیار ہو گئے۔

بنو قُریظہ کی یہ بدعہدی اور میثاقِ مدینہ سے انحراف غزوۂ بنو قُریظہ کا اہم ترین سبب تھا۔ بنو قُریظہ نے اس وقت مسلمانوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپا تھا، جب انھیں بنو قُریظہ کے تعاون اور مدد کی سخت ضرورت تھی۔ غزوۂ بنو قُریظہ پانچ ہجری میں پیش آیا۔

واقعات: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب غزوۂ خندق سے واپس گھر تشریف لائے تو حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ خاتم النبیین ﷺ نے تو ہتھیار اُتار دیے ہیں، مگر فرشتوں نے ابھی ہتھیار نہیں رکھے آپ خاتم النبیین ﷺ اپنے ساتھیوں سمیت بنو قُریظہ کا رخ کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رعب اور قلعوں میں زلزلہ برپا کر دے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم جاری فرمایا کہ تمام لوگ عصر کی نماز بنو قُریظہ میں جا کر پڑھیں۔ تین ہزار (3000) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بنو قُریظہ کے علاقے میں پہنچے اور ان کے قلعوں کو گھیرے میں لے لیا۔ بنو قُریظہ کا محاصرہ پچیس (25) دن تک جاری رہا۔

ایک دن یہودیوں کے سردار کعب بن اسد نے قلعے کے اندر اپنے بڑے بڑے کمانڈروں اور خاص آدمیوں کو بلوایا اور ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: میرے سامنے تین تجاویز ہیں، انھیں غور سے سنو:

1- اسلام قبول کر لو اور محمد (رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ) کے دین میں داخل ہو کر جان و مال اور بال بچوں کو محفوظ کر لو۔ تمھیں خوب معلوم ہے کہ محمد (رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ) اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ ان کا تذکرہ تمھاری اپنی کتابوں میں بھی موجود ہے۔

2- اپنے بیوی بچوں کو قتل کر کے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑو، پھر فتح پا لو یا سب مارے جاؤ۔

3- ہفتے کے روز دھوکے سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑو، کیوں کہ انھیں یقین ہو گا کہ آج کے دن یہود حملہ نہیں کریں گے۔



یہودیوں نے کعب بن اسد کی یہ تمام تجاویز مسترد کریں اور ان میں سے کوئی بات قبول نہ کی۔ اب بنو قُریظہ کے پاس ایک ہی راستہ تھا کہ وہ مسلمانوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیں، چناں چہ انھوں نے ہتھیار ڈال دیے اور ان کے مردوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

بنو قُریظہ کے لوگوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے درخواست کی کہ ان کے ساتھ نرمی اور بھلائی کا سلوک کیا جائے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ کیا خیال ہے کہ اگر تمھارا ہی کوئی دوست تمھارے بارے میں فیصلہ کر دے۔ کہنے لگے: یہ تو بہت اچھی بات ہوگی۔ بنو قُریظہ قدیم زمانے سے قبیلہ اوس کے دوست چلے آ رہے تھے۔ پھر یہودیوں کی خواہش پر قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو فیصلے کا اختیار سونپا گیا۔ یہودی جانتے تھے کہ وہ بدعہدی اور غداری کر کے بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کر چکے ہیں، اس کی تلافی ممکن نہیں۔ اس کے باوجود انھیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پرانے تعلق کی بنا پر معافی کی اُمید تھی۔

غزوۂ خندق میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو میں تیر لگ گیا تھا جس کا وہ مدینہ منورہ میں علاج کروا رہے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے انھیں فیصلہ کرنے کے لیے بلوا لیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کے لوگوں نے ان سے درخواست کی کہ بنو قُریظہ کے ساتھ شفقت کا معاملہ فرمائیں، لیکن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وقت آ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں سعد کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا ڈر نہ ہو۔ پھر انھوں نے فیصلہ سنایا:

1- بنو قُریظہ کے تمام مردوں کو قتل کر دیا جائے۔ 2- ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔

3- ان کے اموال کو مسلمانوں میں غنیمت کے طور پر تقسیم کر دیا جائے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ یہودیوں کی شریعت اور ان کی آسمانی کتاب تورات کے عین مطابق تھا۔ تورات میں غداری کی یہی سزا درج ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ سن کر فرمایا: سعد! تم نے بالکل وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ چاہتا تھا۔ بنو قُریظہ کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کا نفاذ ہوا اور اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے۔

غزوۂ بنو قُریظہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان لوگوں کی طاقت و قوت توڑ دی گئی، جو آستین کا سانپ بن کر مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے تھے۔ آنے والے واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ ان لوگوں کا زور ٹوٹنے کے بعد مسلمانوں نے دین کی دعوت کو بہت قوت اور مضبوطی کے ساتھ پروان چڑھایا۔

### معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم جاری فرمایا کہ تمام لوگ نماز بنو قُریظہ میں جا کر پڑھیں:

(a) ظہر کی **(b) عصر کی** (c) مغرب کی (d) عشاء کی

2- بنو قریظہ کے خلاف مسلمانوں کے سخت اقدام کی بنیادی وجہ تھی: (First Term 24)

**(a) بدعہدی** (b) بدکرداری (c) جھوٹ (d) تکبر

3- کعب بن اسد کی تجاویز کے بعد بنو قریظہ کے پاس ایک ہی راستہ تھا کہ: (First Term 24)

(a) مقابلہ کریں (b) قتل کریں (c) معافی مانگیں **(d) ہتھیار ڈال دیں**

4- غزوہ بنو قریظہ کے حوالے سے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے میں سے ہے: (First Term 24)

**(a) بنو قریظہ کے تمام مردوں کو قتل کر دیا جائے**

(b) بنو قریظہ کی تمام عورتوں کو قتل کر دیا جائے

(c) بنو قریظہ کو معاف کر دیا جائے (d) بنو قریظہ سے بدلہ لیا جائے

5- غزوہ بنو قریظہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہود: (First Term 24)

(a) طاقت ور ہو گئے **(b) کمزور ہو گئے**

(c) حکمران بن گئے (d) ہجرت سے بچ گئے

6- غزوات سے ہمیں براہ راست سبق ملتا ہے کہ مسلمانوں کو مضبوط ہونا چاہیے: (First Term 23)

**(a) جنگی فنون میں** (b) معیشت میں

(c) معاشرتی اقدار میں (d) سیاست میں

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1- (a) مشرکین و یہود نے بنو قُریظہ کو کیا ترغیب دی؟

جواب: مشرکین و یہود نے بنو قُریظہ کو مسلمانوں کو قتل کرنے کی ترغیب دی۔

(b) بنو قُریظہ کے کتنے افراد مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے؟

جواب: بنو قُریظہ کے نو سو (900) افراد مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

(c) غزوۂ بنو قُریظہ کا اہم ترین سبب کیا تھا؟

جواب: بنو قُریظہ کی بدعہدی اور میثاقِ مدینہ سے انحراف غزوۂ بنو قُریظہ کا اہم ترین سبب تھا۔

2- (a) حضرت جبریل علیہ السلام کب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب غزوۂ خندق سے واپس گھر تشریف لائے تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(b) حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے کیا عرض کیا؟

جواب: حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ خاتم النبیین ﷺ نے تو ہتھیار اتار دیے ہیں، مگر فرشتوں نے ابھی ہتھیار نہیں رکھے۔

3- (a) بنو قُریظہ نے کن کے سامنے ہتھیار ڈال دیے؟

جواب: بنو قُریظہ نے مسلمانوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

(b) بنو قُریظہ کے لوگوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے کیا درخواست کی؟

جواب: بنو قُریظہ کے لوگوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے درخواست کی کہ ان کے ساتھ نرمی اور بھلائی کا سلوک کیا جائے۔

(c) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کیا فیصلہ سنایا؟

جواب: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ سنایا:

1- بنو قُریظہ کے تمام مردوں کو قتل کر دیا جائے۔

2- ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔

3- ان کے اموال کو مسلمانوں میں غنیمت کے طور پر تقسیم کر دیا جائے۔

## (4) صلح حُدَیبیہ

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) صلح حُدَیبیہ کا واقعہ پیش آیا:

(ا) ہجرت کے پانچویں سال **(ب) ہجرت کے چھٹے سال**

(ج) ہجرت کے آٹھویں سال (د) ہجرت کے دسویں سال

(ii) صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعداد تھی:
(ا) بارہ سو (ب) تیرہ سو **(ج)** چودہ سو (د) چودہ ہزار
(iii) حدیبیہ کے مقام سے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سفیر بنا کر مکہ مکرمہ روانہ فرمایا:
(ا) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
**(ج)** حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
(iv) صلح حدیبیہ کے معاہدے کی مدت طے ہوئی تھی:
(ا) سات سال (ب) آٹھ سال (ج) نو سال **(د)** دس سال
(v) فتح مکہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعداد تھی:
(ا) سات ہزار (ب) آٹھ ہزار (ج) نو ہزار **(د)** دس ہزار

2- مختصر جواب دیجیے۔
(i) صلح حدیبیہ سے پہلے مسلمان مکہ مکرمہ کی طرف کیوں روانہ ہوئے تھے؟
جواب: صلح حدیبیہ سے پہلے مسلمان مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوئے تھے۔
(ii) حدیبیہ کا مقام کہاں واقع ہے؟
جواب: حدیبیہ کا مقام مکہ مکرمہ سے کچھ دور واقع ہے۔
(iii) صلح حدیبیہ کا معاہدہ لکھنے کا اعزاز کن کو نصیب ہوا؟
جواب: صلح حدیبیہ کا معاہدہ لکھنے کا اعزاز حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیب ہوا۔
(iv) صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا مشورہ دیا؟
جواب: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشورہ دیا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سے کچھ نہ کہیں، بس اتنا کریں کہ اپنا جانور ذبح کر دیں اور کسی بلند جگہ بیٹھ کر حجام کو بلا کر اپنا سر منڈوا لیں۔
(v) صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی وقفہ میں مسلمانوں کی تعداد میں کتنا فرق آیا؟
جواب: صلح حدیبیہ کے بعد عرب کے لوگ بہت تیزی کے ساتھ مسلمان ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اس واقعے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آنے والے جاں نثاروں کی تعداد چودہ سو (1400) تھی۔ جب کہ دو سال بعد مکہ مکرمہ کو فتح کرنے کے لیے آنے والے لشکر کی تعداد دس ہزار (10,000) کے لگ بھگ تھی۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔
(i) صلح حدیبیہ پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔
جواب: واقعات: حدیبیہ کے مقام سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر مکہ مکرمہ بھیجا تاکہ وہ وہاں کے سرداروں کو بتائیں کہ ہم کسی جنگ کے ارادے سے نہیں آئے۔ ہم صرف عمرہ کرنا چاہتے ہیں اور عمرہ کر کے پُرامن طور پر واپس چلے جائیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ گئے تو ان کے جانے کے بعد یہ افواہ پھیل گئی کہ مکہ مکرمہ کے کافروں نے انھیں شہید کر دیا ہے۔ اس موقع پر حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع کر کے ان سے یہ بیعت لی (یعنی ہاتھ میں ہاتھ لے کر یہ عہد لیا) کہ اگر کفارِ مکہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تو وہ ان کے مقابلے میں اپنی جانوں کی قربانی پیش کریں گے۔ بعد میں پتا چلا کہ یہ خبر جھوٹی تھی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ والوں نے روک لیا تھا۔
اس کے بعد حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ خزاعہ کے ایک سردار کے ذریعے سے قریش کے سرداروں کو یہ پیش کش کی کہ اگر وہ ایک مدت تک جنگ بندی کا معاہدہ کرنا چاہیں تو آپ اس کے لیے تیار ہیں۔ جواب میں مکہ مکرمہ سے کئی سفیر آئے، آخر کار ایک معاہدہ لکھا گیا جس میں یہ طے ہوا کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش آئندہ دس سال تک ایک دوسرے کے خلاف کوئی جنگ نہیں کریں گے۔ اس معاہدے کو صلح حدیبیہ کا معاہدہ کہا جاتا ہے۔
مشرکین مکہ کے نمائندوں نے حدیبیہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور آپ کی اطاعت کا عالم دیکھ لیا تھا۔ انھوں نے واپس مکہ مکرمہ جا کر بتایا کہ اس جذبے کو شکست دینا ممکن نہیں ہے۔ نمائندے خود بھی چاہتے تھے کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ بندی کا کوئی معاہدہ ہو جائے۔
نتائج: اس صلح کے کچھ عرصے بعد ایک واقعہ یہ ہوا کہ ایک صاحب جن کا نام ابوبصیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھا، مسلمان ہو کر مدینہ منورہ آئے، رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاہدے کے مطابق انھیں واپس بھیج دیا۔ انھوں نے مکہ مکرمہ جانے کے بجائے ایک درمیانی جگہ پڑاؤ ڈال کر قریش کے خلاف چھاپہ مار جنگ شروع کر دی، کیوں کہ وہ صلح حدیبیہ کے معاہدے کے پابند نہیں تھے، وہاں ان کے ساتھ اور بھی چند لوگ مل گئے تھے۔ اس چھاپہ مار جنگ سے قریش اتنے پریشان ہوئے کہ خود انھوں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ اب ہم وہ شرط واپس لیتے ہیں، جس کی رو سے مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کو واپس بھیجنا ضروری قرار دیا گیا تھا، قریش نے کہا کہ اب جو کوئی مسلمان ہو کر آئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے مدینہ منورہ ہی میں رکھیں۔ حضرت ابوبصیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ان کے ساتھیوں کو اپنے پاس بلا لیں۔ چناں چہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں مدینہ منورہ بلا لیا۔
اس کے بعد یہ ہوا کہ قریش کے کافروں نے دو سال کے اندر اندر حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں پیغام بھیجا کہ یا تو وہ اس کی تلافی کریں یا معاہدہ ختم کریں۔ قریش نے اس وقت غرور میں آ کر کوئی بات نہ مانی جس کی وجہ سے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پیغام بھیج دیا کہ اب ہمارا آپ کا معاہدہ ختم ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے آٹھویں سال دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف پیش قدمی فرمائی اور کسی خون ریزی کے بغیر مکہ مکرمہ فتح ہو گیا۔
(ii) صلح حدیبیہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادبِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واقعہ بیان کریں۔
جواب: جب مسلمانوں کے کافروں کے ساتھ مذاکرات کامیاب ہو گئے اور صلح کی دفعات طے ہو گئیں تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ وہ ان کو تحریر کریں۔
نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں لکھوانا شروع کیا: علی لکھو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اس پر قریش کے نمائندہ سہیل بن عمرو کو اعتراض ہوا کہ ہم کسی رحمٰن کو نہیں جانتے۔ آپ اس طرح لکھیں بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ۔ یعنی تیرے نام سے اے اللہ۔
آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ کے الفاظ لکھ دیے۔ اس کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی! لکھو، یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قریش کے ساتھ باہمی صلح کی۔ سہیل بن عمرو نے پھر اعتراض کیا کہ اگر ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانتے تو پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جھگڑا ہی کیا تھا۔ آپ اس کی جگہ محمد بن عبداللہ لکھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تم لوگ تسلیم کرو یا نہ کرو۔ پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ محمد بن عبداللہ ہی لکھ دیں اور محمد رسول اللہ کا لفظ مٹا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمد رسول اللہ کے الفاظ لکھ چکے تھے، عرض کی: اللہ کے رسول یہ کیسے ممکن ہے کہ میں محمد رسول اللہ کا لفظ اپنے ہاتھ سے مٹا دوں! اس پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے دستِ مبارک سے یہ لفظ مٹا دیا۔



## معروضی سوالات

**محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس، Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔
1- صلح حدیبیہ کی دفعات تحریر کریں:
**(a)** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (b) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(c) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (d) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
2- بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ کا مطلب ہے:
(a) شروع تیرے نام سے **(b)** تیرے نام سے اے اللہ!
(c) تیرا نام بڑا ہے (d) ابتدا ہے بابرکت نام سے
3- صلح حدیبیہ کی تحریر پر اعتراض کرنے والے کا نام ہے:
**(a)** سہیل بن عمرو (b) عمرو بن العاص (c) عمر بن عبداللہ (d) عثمان بن ولید
4- ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو کر پہنچ گئے:
**(a)** نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (b) سہیل بن عمرو کے پاس
(c) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس (d) قریش کے پاس
5- صلح حدیبیہ کے کتنے سال بعد مکہ مکرمہ فتح ہوا؟
**(a)** دو سال بعد (b) چار سال بعد (c) چھے سال بعد (d) آٹھ سال بعد

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔
1-(a) کافروں نے صلح کی کیا شرط رکھی؟
جواب: کافروں نے صلح کی یہ شرط رکھی کہ اس وقت مسلمان مدینہ منورہ واپس چلے جائیں اور اگلے سال عمرہ کریں۔
(b) واپسی کی شرط پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا کیا ردِعمل تھا؟
جواب: تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم احرام باندھ کر آئے تھے۔ کافروں کے طرزِ عمل سے اُن میں بہت غم و غصہ پیدا ہو گیا۔
(c) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تین بار کیا حکم دیا؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تین بار یہ حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے جانور ذبح کر دیں اور اپنے بال منڈوا لیں۔
2-(a) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کس جذبے سے سرشار تھے؟
جواب: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جہاد کے جذبے سے سرشار تھے اور موت پر بیعت کر چکے تھے۔
(b) عمرہ ادا کیے بغیر واپس جانا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے کیسا تھا؟
جواب: عمرہ ادا کیے بغیر واپس جانا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے بڑا صدمہ تھا۔ مگر انھوں نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے آگے سر جھکا دیا۔
3-(a) ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو کر کہاں آ گئے؟
جواب: ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو کر مدینہ منورہ آ گئے۔
(b) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس کیوں بھیجا؟
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاہدے کے مطابق واپس بھیج دیا۔
(c) ابوبصیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہاں پڑاؤ ڈال لیا؟
جواب: ابوبصیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مکہ مکرمہ جانے کے بجائے ایک درمیانی جگہ پر پڑاؤ ڈال کر قریش کے خلاف چھاپہ مار جنگ شروع کر دی۔ کیوں کہ وہ صلح حدیبیہ کے معاہدے کے پابند نہیں تھے۔

# (5) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمی سرگرمیاں

## حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔
(i) یثرب کے لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لیے بھیجا گیا:
(ا) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
(ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
**(ج)** حضرت مُصعب بن عُمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
(د) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
(ii) مسجدِ نبوی کے ساتھ قائم کی گئی درس گاہ کا نام تھا:
**(ا)** صُفّہ (ب) ندوہ (ج) دارارقم (د) دارالعلوم
(iii) عبرانی، سریانی، رومی اور قبطی جیسی بہت سی زبانوں کے ماہر تھے:
(ا) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
**(ب)** حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(د) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہم بات کو دہراتے تھے:
**(ا)** تین مرتبہ (ب) چار مرتبہ (ج) پانچ مرتبہ (د) چھے مرتبہ
(v) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم کی جو شمع روشن فرمائی وہ راستہ دکھاتی رہے گی:
(ا) ایک ہزار سال (ب) دو ہزار سال (ج) تین ہزار سال **(د)** قیامت تک

2- مختصر جواب دیجیے۔
(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم و تربیت کا فریضہ انجام دینا کب شروع فرمایا؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی وحی کے نزول کے بعد سے ہی تعلیم و تربیت کا فریضہ انجام دینا شروع فرما دیا۔
(ii) عہدِ نبوی میں گورنروں کو لوگوں کی تعلیم و تربیت کے بارے میں کیا حکم دیا گیا تھا؟
جواب: گورنروں کو یہ بھی حکم تھا کہ وہ لوگوں کو وضو، جمعہ کا غسل، باجماعت نماز، روزہ اور حج بیت اللہ کے احکام بتائیں۔
(iii) درس گاہ صُفّہ کہاں قائم کی گئی تھی؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی کے ساتھ ایک درس گاہ قائم فرمائی جسے صُفّہ کہا جاتا ہے۔
(iv) حضرت مُصعب بن عُمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خصوصیت تحریر کریں۔
جواب: حضرت مُصعب بن عُمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کے سب سے پہلے امام اور سب سے پہلے استاد ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں۔
(v) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خوبی تحریر کریں۔
جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے زیادہ احادیث کے راوی ہیں۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔
(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظامِ تعلیم پر نوٹ لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قائم کردہ ریاست مدینہ کے انتظامی ڈھانچہ میں

تعلیم و تربیت کو خصوصی اہمیت حاصل تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نہ صرف خود تعلیم دین اور علم نافع کے فروغ پر عمل پیرا تھے، بلکہ جو صحابی بھی دین اسلام اور قرآن مجید کا علم سیکھ لیتے تو وہ اسے آگے پہنچانا شروع کر دیتے۔

عہد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں جب مملکت اسلامیہ ایک بڑے علاقے تک پھیل گئی تو ایک وسیع تعلیمی نظام قائم کرنا لازم ہو گیا۔ چناں چہ مدینہ منورہ سے بڑے بڑے مقامات پر تربیت یافتہ معلمین روانہ کیے جاتے اور صوبائی گورنروں کو بھی حکم ہوتا کہ وہ اپنے صوبوں کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کریں۔ یمن کے گورنر حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ہدایت نامہ جاری فرمایا کہ وہ قرآن مجید اور اسلامی علوم کی تعلیم کا بندوبست کریں۔

گورنروں کو یہ بھی حکم تھا کہ وہ لوگوں کو وضو، جمعہ کا غسل، باجماعت نماز، روزہ اور حج بیت اللہ کے احکام بتائیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صوبہ یمن میں ایک ناظم تعلیمات بھی مقرر فرمایا۔ اسے حکم تھا کہ وہ مختلف اضلاع کا دورہ کرے اور وہاں کی تعلیم اور تعلیمی اداروں کی نگرانی کرے۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے انداز تعلیم و تربیت کو بیان کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ذات اقدس ساری انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو ساری دنیا کی تعلیم و تربیت کے لیے مبعوث فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ہمیشہ اس فریضہ کو ادا فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ لوگوں کی ان کے مزاج، عمر اور مقام و مرتبہ کے مطابق تربیت فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بہت محبت، حکمت و بصیرت اور مناسب ترین انداز میں تعلیم دیتے اور تزکیہ فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اپنی بات لوگوں پر مسلط نہیں فرماتے تھے بلکہ ان کے دلوں میں اتارتے تھے۔

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ تعلیم کے دوران ہلکی پھلکی بات سے دلچسپی کو زندہ رکھتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سننے والوں کے معیار کا خیال رکھتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہر شخص سے اس کے معیار کے مطابق گفتگو فرماتے۔ اپنی گفتگو کو عمدہ مثالوں اور روزمرہ مشاہدات سے سجاتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سامع کی سہولت کے لیے سادہ اور مانوس لہجہ استعمال فرماتے۔

جب آپ خاتم النبیین ﷺ اپنے شاگردوں سے خطاب فرماتے تو انھیں آداب زندگی سے روشناس فرماتے۔ دوران تدریس نرم انداز اختیار فرماتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے کلام میں عاجزی اور انکساری ہوتی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے علم حاصل کرنے کے لیے مختلف قبائل اور افراد آتے تو آپ خاتم النبیین ﷺ ان سے ان کے لہجے میں گفتگو فرماتے۔

## معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ بھیجنے کا مقصد تھا: (First Term 23)
(a) تجارت کا سامان لے کے جانا **(b)** دین کا علم سکھانا
(c) سرداروں سے ملاقات کرنا (d) قبائل سے معاہدہ کرنا

2- مدینہ منورہ میں حفظ و تفسیر قرآن کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی تھی: (First Term 23)
**(a)** مسجد نبوی میں (b) مسجد نمرہ میں (c) مسجد قبا میں (d) مسجد حرام میں

3- موثر تدریس کے لیے لہجہ اختیار کرنا چاہیے: (First Term 23)
(a) آہستہ (b) شائستہ **(c)** عاجزانہ (d) تیز

4- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بنائے ہوئے نظام تعلیم اور انداز تربیت نے دنیا کے لیے راستے کھولے: (First Term 23)
(a) مال و دولت کے **(b)** علم و فضل کے (c) کاروبار کے (d) ترقی کے

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے کون سا فریضہ سرانجام دیا؟

جواب: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تعلیم کا فریضہ سرانجام دیا۔

(b) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کا کیا اثر ہوا؟

جواب: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تعلیمات سے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔

(c) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو کون سا اعزاز حاصل ہے؟

جواب: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کے سب سے پہلے امام اور استاد ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

2-(a) ریاستِ مدینہ کے انتظامی ڈھانچے میں کس چیز کو اہمیت حاصل تھی؟

جواب: ریاستِ مدینہ کے انتظامی ڈھانچے میں تعلیم و تربیت کو خصوصی اہمیت حاصل تھی۔

(b) آپ خاتم النبیین ﷺ کے یمن کے گورنر عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو کیا ہدایات جاری کیں؟

جواب: یمن کے گورنر حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ہدایت نامہ جاری فرمایا کہ وہ قرآن مجید اور اسلامی علوم کی تعلیم کا بندوبست کریں۔

(c) صُفّہ میں کس کا قیام تھا؟

جواب: صُفّہ کی درس گاہ میں مسافر اور غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قیام تھا۔ جو دین کا علم سیکھنے وہاں جمع رہتے تھے۔

3-(a) آپ خاتم النبیین ﷺ کے فرامین کو کون محفوظ کر لیتے تھے؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ خاتم النبیین ﷺ کے فرامین کو محفوظ کر لیتے تھے، جنھیں حدیث کہا جاتا ہے۔

(b) صُفّہ کے طالب علموں کے قیام و طعام کا ذمہ کن کا تھا؟

جواب: صُفّہ کے طالب علموں کے قیام و طعام کا ذمہ مدینہ والوں کا تھا۔

# (6) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بطور داعی امن

## حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) ایک بے گناہ انسان کے قتل کو قرار دیا گیا:
(ا) ایک انسان کے قتل کے برابر **(ب)** ساری انسانیت کے قتل کے برابر
(ج) ایک قبیلے کے قتل کے برابر (د) ایک خاندان کے قتل کے برابر

(ii) کسی دوسرے کی چیز کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے:
(ا) اسے پیسے دیے بغیر (ب) اس سے لکھوائے بغیر
**(ج)** اس کی دلی خوشی کے بغیر (د) اس سے پوچھے بغیر

(iii) جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو اسے کہنا چاہیے:
**(ا)** السلام علیکم (ب) تسلیمات (ج) آداب (د) ہیلو

(iv) وہ وعدہ پورا کرنا ضروری ہے جو کیا گیا ہو:
(ا) مسلمان سے (ب) غیر مسلم سے (ج) نیک لوگوں سے **(د)** ہر انسان سے



(v) عربوں کی سب سے زیادہ مشہور جنگ کا نام ہے:
(ا) بسوس **(ب)** فجار (ج) عکاظ (د) ذوالقروح

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) اسلام سے پہلے دنیا میں امن و امان کی کیا صورتِ حال تھی؟

جواب: اسلام کی آمد سے پہلے جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا اُصول لاگو تھا۔ جس شخص کے پاس طاقت ہوتی وہ جو چاہتا کر گزرتا اور کوئی اسے روک نہ پاتا۔ اس طرزِ عمل نے معاشرے کو اندھیر نگری بنا دیا تھا۔ یتیموں، بیواؤں اور غلاموں پر ظلم و ستم کا بازار گرم تھا، اغوا و بدکاری عام تھی، چوری، ڈاکا زنی اور حق دار کو اس کے حق سے محروم کرنا رواج بن چکا تھا۔ کمزور فریاد کرتا رہتا مگر اس کی فریاد سننے والا کوئی نہ ہوتا۔

(ii) امنِ عامہ کی اہمیت کے بارے میں ایک حدیثِ نبوی کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "سچا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

(iii) حربِ فجار کے بعد امن کا جو معاہدہ ہوا اس کا کیا نام ہے؟

جواب: حربِ فجار کے بعد امن کا جو معاہدہ ہوا اس کا نام حلف الفضول ہے۔

(iv) سلام کرنے والا کیا پیغام دے رہا ہوتا ہے؟

جواب: جب ایک شخص دوسرے کو سلام کرتا ہے تو وہ نہ صرف اسے سلامتی کی دعا دے رہا ہوتا ہے بلکہ اسے یہ پیغام بھی دے رہا ہوتا ہے کہ تمھیں میری طرف سے کوئی تکلیف یا نقصان نہیں پہنچے گا۔

(v) فتح مکہ کے موقع پر مشرکین کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر مشرکین کو معاف کر دیا گیا۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) امنِ عامہ کی اہمیت پر قرآن و سنت کی روشنی میں نوٹ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر جو دین نازل فرمایا اس میں ناحق قتل کرنے کو بہت بڑا جرم قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے برابر قرار دیا اور ایک انسان کی جان بچانے کو ساری انسانیت کی جان بچانے کے برابر قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۖ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۚ (سورۃ المائدۃ:32)

ترجمہ: کہ جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان (کے بدلہ) یا زمین میں بغیر فساد مچانے کے قتل کیا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک جان کو بچایا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو بچا لیا۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قیامِ امن کے لیے کیا کوششیں فرمائیں؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے معاشرے کے امن و سکون کو برباد کرنے والوں کو اس عمل سے روکنے کے لیے شرعی سزاؤں کا نفاذ کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے چوری، بدکاری اور شراب نوشی جیسے گھناؤنے افعال کی سزائیں مقرر کیں۔ ناجائز طریقے سے ایک دوسرے کا مال کھانے، سُود خوری اور جُوئے کو حرام قرار دیا۔ عرب قبائل میں اتحاد و اتفاق پیدا کیا۔ ہر انسان خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، اس سے بدعہدی اور وعدہ خلافی کو ممنوع قرار دیا۔ نہ صرف خود مظلوموں کی دادرسی کی بلکہ انسانیت کی بقا کے لیے یتیموں، بیواؤں، مسکینوں اور غریبوں کی کفالت کے فضائل بیان کیے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے عورتوں، بچوں، غلاموں اور بوڑھوں کے حقوق ذکر کر کے معاشرے کو امن کی راہ پر گامزن فرمایا۔

## معروضی سوالات

**محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding, & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- اللہ کے دین میں بڑا جرم قرار دیا گیا:
**(a)** ناحق قتل کرنا (b) جہاد کو (c) فساد کو (d) جھوٹ کو

2- سچا مومن وہ ہے جس سے لوگوں کی محفوظ ہوں:
**(a)** مال اور جانیں (b) عزتیں (c) جائیدادیں (d) حرمتیں

3- اسلام سے پہلے معمولی باتوں پر لڑ پڑتے تھے:
**(a)** عرب کے لوگ (b) عراق کے لوگ (c) مکہ کے لوگ (d) شام کے لوگ

4- عرب کے لوگوں میں لڑائیاں جاری رہتی تھیں:
(a) ایک سال (b) دو سال **(c)** کئی کئی سال (d) پانچ سال

5- حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے قیامِ امن کے لیے معاہدہ کیا:
**(a)** مدینہ منورہ کے یہودیوں کے ساتھ (b) مدینہ منورہ کے عیسائیوں کے ساتھ
(c) مدینہ منورہ کے مشرکوں کے ساتھ (d) مدینہ منورہ کے مسلمانوں کے ساتھ

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)**

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) حلف الفضول کے اہم نکات کون سے ہیں؟ (First Term 23)

جواب: حلف الفضول کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

- قریش اور بنو قیس کے قبائل آپس میں لڑنے سے بچیں گے۔
- ان میں سے ہر شخص مظلوم کی حمایت کرے گا۔
- مسافروں اور تاجروں کی حفاظت کی جائے گی۔

(b) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں سلام کرنے کی اہمیت بیان کریں۔ (First Term 23)

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تعلیم دی کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو اسے سلام کرے۔ اور جسے سلام کیا جائے وہ سلام کا جواب دے۔ سلام دراصل سلامتی کی دُعا ہے۔ جب ایک شخص دوسرے کو سلام کرتا ہے تو وہ نہ صرف اسے سلامتی کی دُعا دے رہا ہوتا ہے بلکہ اسے یہ پیغام بھی دے رہا ہوتا ہے کہ تمھیں میری طرف سے کوئی تکلیف یا نقصان نہیں پہنچے گا۔

(c) سیرت رسول خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں معاشرے میں قیام امن کے لیے ہم کیا کوششیں کر سکتے ہیں؟ (First Term 23)

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے قیام امن کے لیے جو اقدامات کیے ان کی روشنی میں ہمیں بھی امن کے قیام کی کوششیں کرنی چاہییں۔ معاشرے کے امن و سکون کو برباد کرنے والوں کو اس عمل سے روکنے کے لیے شرعی سزاؤں کا نفاذ کرنا چاہیے۔ چوری، بدکاری اور شراب نوشی جیسے افعال کے لیے سزائیں مقرر کرنی چاہییں۔ ایک دوسرے کا مال کھانے والوں، سود خوری اور جوئے کو حرام قرار دے کر سخت سزائیں دینی چاہییں۔ بدعہدی اور وعدہ خلافی کو ممنوع قرار دیا جائے۔ مظلوموں، یتیموں، بیواؤں، مسکینوں اور غریبوں کی کفالت کا بندوبست کیا جاتا ہے۔

# (ب) اُسوۂ رسول خاتم النبیین ﷺ اور ہماری عملی زندگی

## (1) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا صبر و شکر

### حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے صبر کو قرار دیا:
(ا) مٹھاس ■ روشنی (ج) دولت (د) عزت

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعاؤں میں کثرت سے الفاظ ملتے ہیں:
■ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (ب) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ج) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (د) سُبْحَانَ اللّٰهِ

(iii) حضور خاتم النبیین ﷺ کے صبر کی سب سے روشن مثال ہے:
(ا) غزوۂ احد ■ واقعہ طائف (ج) ہجرت مدینہ (د) غزوۂ احزاب

(iv) مومن کو نعمت ملے تو کرتا ہے:
(ا) صبر ■ شکر (ج) فخر (د) ذکر

(v) سفر طائف میں حضور خاتم النبیین ﷺ کے پاس حاضر ہوا:
(ا) موت کا فرشتہ (ب) بارش کا فرشتہ ■ پہاڑوں کا فرشتہ (د) جنت کا دربان

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) صبر کا کیا معنی ہے؟
جواب: صبر کا معنی ہے جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اس کو خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر اعتراض نہ کرے اور حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے۔

(ii) شکر کا کیا معنی ہے؟
جواب: شکر کا معنی ہے کہ جب انسان کو کوئی نعمت ملے تو وہ اس نعمت کو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سمجھے۔ اس کی وجہ سے غرور اور تکبر کا شکار نہ ہو، بلکہ عاجزی اختیار کرے۔

(iii) صبر سے متعلق ایک حدیث نبوی کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: صبر روشنی ہے۔ (صحیح مسلم: 328)

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے صبر کی ایک مثال تحریر کریں۔
جواب: ایک روز رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اچانک عقبہ بن ابی معیط آگے بڑھا۔ اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈالا اور گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ عین وقت پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ اسے کندھے سے پکڑا اور دھکا دے کر ہٹایا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کافروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ''کیا تم ان کو صرف اس قصور میں مارتے ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے۔''

(v) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے شکر کی ایک مثال تحریر کریں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بعض اوقات اتنی عبادت کرتے کہ پاؤں مبارک میں ورم آ جاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ عبادت میں اتنی مشقت کیوں فرماتے ہیں؟ حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

-3 تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے صبر کے واقعات پر نوٹ لکھیں۔
جواب: رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق اور اوصاف میں صبر کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ ایک روز رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اچانک عقبہ بن ابی معیط آگے بڑھا۔ اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈالا اور گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ عین وقت پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ اسے کندھے سے پکڑا اور دھکا دے کر ہٹایا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کافروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ''کیا تم ان کو صرف اس قصور میں مارتے ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے۔''

رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے صبر و تحمل کی سب سے روشن مثال واقعہ طائف ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا ''آپ کی زندگی میں احد سے بھی مشکل دن کوئی آیا''؟ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! وہ دن جب میں طائف کے رہنے والوں کو اسلام کی دعوت دینے گیا تھا، ان لوگوں نے میری بات کی طرف توجہ نہ دی اور مجھے ستایا۔'' طائف کے سفر کے موقع پر حضرت جبریل علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پاس آئے اور کہا: ''اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے، آپ اسے جو حکم دیں گے یہ پورا کرے گا۔'' پھر پہاڑوں کے فرشتے نے آ کر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو سلام کیا اور کہا: ''میں پہاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں، اگر آپ چاہیں تو میں طائف کے دونوں پہاڑوں کو ملا دیتا ہوں اور ان لوگوں کو ختم کر دیتا ہوں۔'' حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے طائف والوں پر مہربانی فرماتے ہوئے کہا: ''نہیں، مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل میں ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی شکر گزاری پر روشنی ڈالیں۔
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی مبارک زندگی نہ صرف صبر کا پیکر تھی، بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا انتہائی شکر ادا فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی مسنون دعاؤں میں کثرت کے ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے الفاظ ملتے ہیں، جس کا مطلب ہے: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ بعض اوقات اتنی عبادت کرتے کہ پاؤں مبارک میں ورم آ جاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ عبادت میں اتنی مشقت کیوں فرماتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے اس دنیا سے کیا لینا، میری مثال تو اس مسافر کی سی ہے جو ایک درخت کے سائے میں آرام کرنے کے لیے ٹھہرا اور پھر اپنے سفر پر روانہ ہو گیا۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے ترغیب دی کہ دنیا کے معاملے میں اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو، اس سے شکر کی توفیق ملے گی اور دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر والوں کو دیکھو، اس سے مزید نیک عمل کا شوق پیدا ہو گا۔

افراد اور قوموں کی زندگی میں ایسے لمحات آتے ہیں جو بے پناہ کامیابی اور خطرناک ناکامی کے مواقع ہوتے ہیں۔ ایسے مواقع پر خود کو قابو میں رکھنا اور بے صبری اختیار نہ کرنا انسان کی اعلیٰ خوبی ہے۔ صبر و تحمل اور شکر گزاری ہی وہ اعلیٰ صفات تھیں جن کی وجہ سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے تیئس (23) سال کے عرصے میں ایک عظیم انقلاب برپا کیا۔



### معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 انسان کا اپنی تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا ہے:
■ صبر (b) شکر (c) اجر (d) گناہ

-2 اللہ تعالیٰ ساتھ دیتا ہے:
(a) مسلمانوں کا ■ صبر کرنے والوں کا (c) مومنوں کا (d) غریبوں کا

-3 رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے صبر و تحمل کی سب سے روشن مثال ہے:
(a) معراج (b) واقعہ بدر ■ واقعہ طائف (d) واقعہ اُحد

-4 جب انسان کو کوئی نعمت ملے تو وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی سمجھے:
■ مہربانی (b) ناراضی (c) آزمائش (d) حکمت

PEC کے طرز والے امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور اسسمنٹ) کے پرچوں سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) صبر سے متعلق ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔ (First Term 23)
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

(b) حدیث کی روشنی میں صبر و شکر کی اہمیت بیان کریں۔ (First Term 23)
جواب: صبر اور شکر دو بہت اہم خوبیاں ہیں۔ یہ جس شخص کو حاصل ہو جائیں اس کی زندگی کا ہر لمحہ اجر و ثواب کا باعث بن جاتا ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: مجھے مومن کے حال پر تعجب ہوا کہ اس کے لیے تو ہر حال میں خیر ہے۔ یہ بات تو مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ کیونکہ اگر اسے کوئی خوشی اور نعمت ملے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ یہ شکر ادا کرنا اس کے لیے خیر ہے۔ اگر اسے کوئی پریشانی لاحق ہو تو وہ صبر کرتا ہے۔ یہ صبر اس کے لیے خیر کا باعث ہے۔

(c) عملی زندگی کی کن صورتوں میں ہم صبر و شکر کا اظہار کر سکتے ہیں؟ (First Term 23)
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ہر خوشی اور نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ہر پریشانی اور تکلیف لاحق ہونے پر صبر کیا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ زندگی کے تمام لمحات میں صبر و شکر کا مظاہرہ کریں۔ خوشی ہو یا غم بے صبری نہیں کرنی چاہیے۔ ہر حال میں خود پر قابو رکھنا چاہیے۔ نعمت ملنے پر غرور و تکبر کا شکار ہونے کی بجائے عاجزی اختیار کرنی چاہیے۔ مشکلات آنے پر اللہ پر یقین رکھتے ہوئے صبر کرنا چاہیے۔

2-(a) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کا مشکل ترین دن کون سا تھا؟
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جب میں طائف کے رہنے والوں کو اسلام کی دعوت دینے گیا تھا وہ دن زندگی کا مشکل ترین دن تھا۔ ان لوگوں نے میری بات کی طرف توجہ نہ دی اور مجھے ستایا۔''

(b) طائف کے سفر کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس کون تشریف لائے؟
جواب: طائف کے سفر کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے۔

3-(a) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے دنیا کے بارے میں کیا فرمایا؟
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دنیا سے کیا لینا، میری مثال تو اس مسافر کی سی ہے جو ایک درخت کے سائے میں آرام کرنے کے لیے ٹھہرا اور پھر اپنے سفر پر روانہ ہو گیا۔

(b) دنیا کے معاملے میں کن کو دیکھنا چاہیے؟
جواب: دنیا کے معاملے میں اپنے سے نیچے والوں کو دیکھنا چاہیے تاکہ شکر کی توفیق ملے۔

(c) دین کے معاملے میں کن کو دیکھنا چاہیے؟
جواب: دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر والوں کو دیکھنا چاہیے، اس سے مزید نیک عمل کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

## (2) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا سادہ طرزِ زندگی اور قناعت

### حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) فضول خرچی اور دکھاوے سے بچنا ہے:
(ا) سخاوت ■ سادگی (ج) سچائی (د) دیانت داری

(ii) سادگی کا تعلق ہے:
(ا) صرف بچپن سے (ب) صرف جوانی سے
(ج) صرف بڑھاپے سے ■ ساری زندگی سے

(iii) اللہ تعالیٰ کے نیک بندے خرچ کرتے ہیں:
(ا) لاپروائی کے ساتھ (ب) خوب زیادہ
(ج) بہت کم ■ اعتدال کے ساتھ

(iv) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے قیامت کی نشانی قرار دیا:
(ا) کچی عمارتوں کو ■ عمارتوں کی بلندی پر فخر کرنے کو
(ج) عمارتیں بنانے کو (د) عمارتوں کی مضبوطی کو

(v) لباس باپردہ اور موسمی ضرورت کے مطابق ہونا چاہیے:
(ا) قیمتی (ب) مہنگا (ج) سستا ■ سادہ

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سادگی سے کیا مراد ہے؟
جواب: بناوٹ، تکلف اور دکھاوے سے بچنا سادگی ہے۔

(ii) سادگی کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: ''اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔'' (سورۃ الفرقان: 67)

(iii) سادگی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ترجمہ: بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (سنن ابی داؤد: 4161)

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سادگی کی ایک مثال تحریر کیجیے۔
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ سادہ خوراک استعمال کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھاتے تھے۔

(v) سادگی کے دو فائدے لکھیں۔

جواب: سادگی کے دو فائدے درج ذیل ہیں:

☆ سادگی دل کو راحت اور سکون دیتی ہے۔

☆ سادگی اپنا کر انسان بہت سی پریشانیوں سے بچ جاتا ہے۔

### 3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) سادگی کی اہمیت و فضیلت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: سادگی کا تعلق پوری زندگی سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی یہ نشانی بیان فرمائی ہے:

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۝

(سورۃ الفرقان: 67)

ترجمہ: "اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔

اپنے پاس موجود نعمتوں کو ضائع کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک (وہ اللہ) حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورۃ الاعراف: 31)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: غیر ضروری ناز و نعمت سے بچو۔ (مسند احمد: 22105)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ (سنن ابی داؤد: 4161)

ترجمہ: بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

(ii) سیرتِ طیبہ اور مشاہیرِ اسلام کی زندگی سے سادگی کی مثالیں تحریر کیجیے۔

جواب: سیرتِ طیبہ سے سادگی کی مثالیں:

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی زندگی سادگی کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سادہ خوراک استعمال کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھاتے تھے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ اکثر کھجوروں اور دودھ پر گزارا کرتے تھے۔ گھر میں گوشت پکتا تو آپ خاتم النبیین ﷺ اس میں شوربا زیادہ کرنے کا کہتے اور شوربے میں روٹی ڈبو کر کھاتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا لباس اور آپ کا بستر بھی بہت سادہ ہوتا تھا۔

مشاہیرِ اسلام کی زندگی سے سادگی کی مثالیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بائیس لاکھ مربع میل کے حکمران تھے۔ جب بیت المقدس فتح کرنے کے لیے تشریف لے گئے تو آپ کے لباس پر کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ سواری کے لیے صرف ایک اونٹ تھا۔ جس پر آپ اور آپ کا غلام باری باری سوار ہوتے تھے۔ یہ ایسے وقت میں آپ کی حالت تھی جب آپ کے نام سے اس وقت کی طاقتیں فارس اور روم تھر تھراتی تھیں۔ اسی عالم میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہم وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے سے عزت بخشی ہے۔"

سادگی اور قناعت پسندی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خاص خوبی تھی۔ فقر و فاقہ کی زندگی گزارنے کے باوجود جو کچھ ان کے ہاتھ آتا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ آپ اپنی محنت و مزدوری کی کمائی کا بڑا حصہ غریبوں محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد کے لیے خرچ کر دیتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عقدِ نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا۔ آپ کی گھریلو زندگی بہت سادہ تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھرپور ساتھ دیا۔ گھر میں عام طور پر فاقہ ہوتا تھا لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کبھی اس کی شکایت نہ کی۔ گھر کا کام کاج خود ہی انجام دیتی تھیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کسی مجمع میں تشریف لے گئے۔ وہاں بیٹھے ہوئے لوگ احتراماً اٹھ کر کھڑے ہو گئے، مگر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا: "ایسا مت کرو، کیوں کہ میں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے واسطے کھڑے ہوا کریں، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔" یونس بن میسرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دمشق کے بازاروں میں دیکھا، آپ کے بدن پر پیوند لگی ہوئی قمیص تھی اور آپ حالات جاننے کے لیے دمشق کے بازاروں کا چکر لگا رہے تھے۔

## معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا:
(a) میانہ روی کو **(b) حد سے بڑھنے والوں کو** (c) اعتدال کو (d) نرمی کو

2- ایک اچھے مسلمان کے طور پر ہمیں لباس پہننا چاہیے: (First Term 23)
**(a) سادہ** (b) قیمتی (c) پھٹا پرانا (d) تنگ

3- لباس سادہ ہونے کا مطلب ہے کہ ہمارا لباس ہو: (First Term 23)
(a) نیا (b) مہنگا **(c) صاف ستھرا** (d) رنگین

4- ہم خوراک میں سادگی اختیار کر کے محفوظ ہو سکتے ہیں: (First Term 23)
(a) خطروں سے **(b) بیماریوں سے** (c) غربت سے (d) حادثات سے

5- روز مرہ زندگی میں سادگی اور قناعت جیسی صفات کو اپنا کر ہم معاشرے میں ... کر سکتے ہیں: (First Term 23)
(a) عدل و انصاف **(b) اعتدال** (c) اتحاد ملی (d) مساوات

6- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا:
(a) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ **(b) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ**
(c) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (d) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) کون سے امور سادگی کے خلاف ہیں؟

جواب: مال و دولت کو بے جا اڑانا، مال کی نمائش کرنا اور غیر ضروری جگہوں پر خرچ ... سادگی کے خلاف ہے۔

(b) سادگی کا تعلق زندگی کے کس حصے سے ہے؟

جواب: سادگی کا تعلق پوری زندگی سے ہے۔

(c) اللہ تعالیٰ کا سادگی کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: کھاؤ، پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورۃ الاعراف: 31)

2-(a) آپ خاتم النبیین ﷺ کے گھر گوشت پکتا تو کیسے کھایا جاتا تھا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کے گھر گوشت پکتا تو آپ خاتم النبیین ﷺ اس میں شوربا زیادہ کرنے کو کہتے اور شوربے میں روٹی ڈبو کر کھاتے تھے۔



(b) آپ خاتم النبیین ﷺ کا بستر کیسا ہوتا تھا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کا بستر بہت سادہ ہوتا تھا۔

(c) رہائش کی سادگی کیا ہے؟

جواب: رہائش کی سادگی یہ ہے کہ انسان بڑے بڑے محلات کے ایسے گھر میں زندگی بسر کرے جس میں ضروری رہائش کا انتظام ہو۔

3-(a) لباس کی سادگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: لباس کی سادگی سے مراد یہ ہے کہ ہمارا لباس صاف ستھرا اور سادہ ہو۔

(b) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے لباس کے بارے میں کیا تعلیمات دی ہیں؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کے مطابق لباس باپردہ ہو، سادہ ہو اور موسمی ضروریات پوری کرتا ہو۔

(c) گھریلو استعمال کی اشیا میں سادگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: گھریلو استعمال کی اشیا بہت زیادہ مہنگی نہ ہوں۔ بس گھر کی ضروریات پوری کرتی ہوں۔

# (3) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اندازِ گفت گو

## حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) حدیثِ مبارکہ کے مطابق اچھی بات بتاتا ہے:
**(ا) صدقہ** (ب) نفل (ج) فرض کفایہ (د) واجب

(ii) اچھی بات کہو یا:
(ا) اٹھ کر چلے جاؤ (ب) اچھی بات لکھو **(ج) خاموش رہو** (د) اچھی بات سوچو

(iii) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے کلام کی تاثیر سے بوکھلا جاتا تھا:
(ا) ابوجہل (ب) عتبہ (ج) شیبہ **(د) ابولہب**

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اہم بات کو دہراتے تھے:
(ا) دو مرتبہ **(ب) تین مرتبہ** (ج) چار مرتبہ (د) پانچ مرتبہ

(v) حضور خاتم النبیین ﷺ کی آواز مبارک تھی:
(ا) بہت اونچی (ب) بہت دھیمی **(ج) رعب دار** (د) بہت تیز

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) گفت گو کے آداب سے متعلق ایک آیتِ قرآنی کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور بالکل سیدھی (سچی) بات کہو۔" (سورۃ الاحزاب: 70)

(ii) گفت گو کے آداب سے متعلق ایک حدیث نبوی کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔" (صحیح مسلم: 71، الکافی، ج 1، ص 6)

(iii) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ گفت گو میں سے کوئی سے دو نکات لکھیں۔

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ بڑے اطمینان سے گفت گو فرماتے۔ جلدی نہ کرتے۔ بات کو تفصیل سے بیان فرماتے کہ سننے والے کو واضح طور پر بات سمجھ آ جاتی اور غور سے سننے والا اسے ہمیشہ کے لیے یاد رکھ سکتا تھا۔

(iv) ابولہب لوگوں کو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی باتیں سننے سے کیوں منع کرتا تھا؟

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے کلام مبارک کی تاثیر سے اکثر ابولہب بوکھلا جاتا تھا اور جب آپ تبلیغ کی غرض سے لوگوں کے پاس جاتے تو ابولہب شور کرتا جاتا کہ لوگو! محمد (خاتم النبیین ﷺ) کا کلام نہ سننا یہ جادو کی طرح لوگوں پر اثر کرتا ہے۔

(v) پوری کائنات میں سب سے اچھا اندازِ گفت گو کس کا ہے؟

جواب: پوری کائنات میں سب سے اچھا اندازِ گفت گو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ہے۔

### 3- تفصیلی جواب لکھیے۔

(i) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اچھی گفت گو کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو بولنے کی طاقت عطا کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے جس کے ذریعے ہم اپنے دل کی بات بیان کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی سب مخلوقات میں یہ خوبی انسانوں کو حاصل ہے کہ وہ اپنی ہر بات، ہر خیال، ہر رائے اور ہر مشاہدہ دوسرے انسانوں تک پہنچا سکتے ہیں۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ (صحیح بخاری: 2767، بحار الانوار، ج 83، ص 369)

ترجمہ: "اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں گفت گو کرنے کے آداب اور طریقے سکھائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سیدھی اور صاف بات کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ (سورۃ الاحزاب: 70)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور بالکل سیدھی (سچی) بات کہو۔"

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔" (صحیح مسلم: 71، الکافی، ج 1، ص 6)

(ii) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ گفت گو کی تفصیلات بیان کریں۔

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے کلام اور لب و لہجہ میں بہت مٹھاس اور تاثیر تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی ہر بات میں سادہ اور آسان الفاظ کے ساتھ مکمل پیغام ہوتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے الفاظ واضح ہوتے تھے۔ عرب کے لوگ مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لیے ان لوگوں سے ان کے لب و لہجہ اور ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے کلام کرتے تھے۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ بڑے اطمینان سے گفت گو فرماتے۔ جلدی نہ کرتے۔ بات کو تفصیل سے بیان فرماتے کہ سننے والے کو واضح طور پر بات سمجھ آ جاتی اور غور سے سننے والا اسے ہمیشہ کے لیے یاد رکھ سکتا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جلدی جلدی گفت گو نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ خاتم النبیین ﷺ نہایت واضح اور تفصیلی گفت گو فرماتے۔ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا تھا۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے کلامِ مبارک کی تاثیر سے اکثر ابولہب بوکھلا جاتا تھا اور جب آپ تبلیغ کی غرض سے لوگوں کے پاس جاتے تو ابولہب شور کرتا جاتا کہ لوگو! محمد (خاتم النبیین ﷺ) کا کلام نہ سننا یہ جادو کی طرح لوگوں پر اثر کرتا ہے۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اہم بات کو تین بار دہراتے تھے تاکہ ہر بات سننے والے کے لیے سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جائے۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ کچھ ارشاد فرماتے تو شمار کرنے والا اگر چاہتا تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی گفت گو کے ایک ایک لفظ کو شمار کر سکتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے الفاظ انتہائی جامع و بلیغ ہوتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی مختصر بات میں بھی ایک مکمل اور واضح پیغام موجود

ہوتا۔ آواز مبارک رعب دار ہوتی۔ اگر آخرت کا ذکر فرماتے تو خود آپ خاتم النبیین ﷺ پر خشیتِ الٰہی طاری ہو جاتی۔ بعض اوقات آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی گفت گو اخلاق و حیا کے اعلیٰ مقام پر ہوتی تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بہت اونچی آواز میں گفت گو نہ فرماتے نہ کسی کی عیب جوئی کرتے نہ بے جا کسی کی تعریف کرتے، وہی بات کرتے جو حق ہوتی تھی۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ گفت گو کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپ غیر ضروری بات نہیں کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کم بولتے تھے لیکن جب بولتے تو صرف وہی بات فرماتے جو انتہائی ضروری ہوتی۔ ہمارا دین ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ بری بات کہنے سے بہت بہتر ہے کہ انسان خاموش رہے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ گفتگو کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی تھا کہ ہر لفظ الگ الگ ہوتا، سننے والا اسے سمجھ لیتا اور کم ہی مزید سوال کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ اگر کوئی پھر بھی سوال کرتا تو اسے مکمل طور پر بات سمجھا دیتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے کلام مبارک کے الفاظ بالکل صاف اور سننے والے کے فہم کے مطابق ہوتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زمانے بھر کے امام ٹھہرے۔

## معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بات کرنے کا حکم دیا ہے:
(a) ٹیڑھی [b] سیدھی اور صاف (c) گہری اور کھوئی (d) بہترین

2- حدیث مبارکہ کے مطابق اچھی بات کہنا بھی ہے: (First Term 23)
(a) عقلمندی (b) سمجھداری [c] صدقہ (d) بہادری

3- انسانوں کو دوسری تمام مخلوقات سے ممتاز کرنے والی خوبی ہے: (First Term 23)
[a] بولنے کی صلاحیت (b) بردباری (c) بہادری (d) پاک بازی

4- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی شخصیت کی وہ خوبی جو ابولہب کی بوکھلاہٹ کی وجہ بنی تھی: (First Term 23)
(a) امانت داری (b) صداقت [c] کلام کی تاثیر (d) دعوت امن

5- ہمیں اپنی گفت گو میں استعمال کرنے چاہییں: (First Term 23)
[a] آسان الفاظ (b) غیر معروف الفاظ
(c) مشکل الفاظ (d) دوسری زبانوں کے الفاظ

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) آپ خاتم النبیین ﷺ عرب کے لوگوں سے کس انداز سے کلام کرتے تھے؟
جواب: عرب کے لوگ مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لیے آپ خاتم النبیین ﷺ ان کے لب و لہجہ اور ذہنی سطح کو مدِنظر رکھ کر کلام کرتے تھے۔

(b) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اہم بات کس طرح لوگوں تک پہنچاتے تھے؟
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اہم بات کو لوگوں کے سامنے تین دفعہ دہراتے تھے تاکہ بات سننے والے کے لیے سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جائے۔

(c) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا الفاظ کی ادائیگی کا طریقہ کیا تھا؟
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کچھ ارشاد فرماتے تو ٹھہر ٹھہر کر، شمار کرنے والا چاہتا تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی گفت گو کا ایک ایک لفظ شمار کر سکتا تھا۔

2-(a) آپ خاتم النبیین ﷺ گفت گو میں کیسے الفاظ استعمال کرتے تھے؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ گفت گو میں بہت جامع اور بلیغ الفاظ استعمال کرتے تھے۔

(b) آپ خاتم النبیین ﷺ کی آواز مبارک کیسی تھی؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کی آواز مبارک رعب دار تھی۔

(c) آپ خاتم النبیین ﷺ آخرت کا ذکر کس طرح فرماتے؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ آخرت کا ذکر فرماتے تو خود پر خشیتِ الٰہی طاری ہو جاتی۔ بعض اوقات آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔

3-(a) آپ خاتم النبیین ﷺ کیسی گفت گو کرتے؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نہ کسی کی عیب جوئی کرتے نہ بے جا کسی کی تعریف کرتے، وہی بات کرتے جو حق ہوتی۔

(b) آپ خاتم النبیین ﷺ کی گفت گو کی خوبیاں لکھیں۔
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ غیر ضروری بات نہیں کرتے تھے۔ کم بولتے تھے لیکن بولتے تو وہی بات فرماتے جو انتہائی ضروری ہوتی۔

(c) ہمارا دین ہمیں گفت گو کے بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے؟
جواب: ہمارا دین ہمیں گفت گو کے بارے میں یہ تعلیم دیتا ہے کہ بُری بات کہنے سے بہتر ہے انسان خاموش رہے۔

**باب چہارم**

# اَخلاق و آداب

## (الف) میانہ روی

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) میانہ روی کا معنی ہے:
(ا) سختی کا راستہ [ب] درمیانہ راستہ (ج) عاجزی کا راستہ (د) برداشت کا راستہ

(ii) اسلام نے تمام معاملات میں پیش نظر رکھا ہے:
(ا) نرمی کو (ب) سختی کو [ج] میانہ روی کو (د) مالی حیثیت کو

(iii) اونچی آواز کو تشبیہ دی گئی ہے:
(ا) پانی کے شور سے (ب) کوے کی آواز سے
[ج] گدھے کی آواز سے (د) بادلوں کی گرج سے

(iv) موبائل فون کے استعمال میں بہت ضروری ہے:
(ا) مہارت [ب] میانہ روی (ج) بہادری (د) چالاکی

(v) میانہ روی اختیار کرنے والا محفوظ رہتا ہے:
(ا) بڑھاپے سے (ب) چور سے
[ج] بری نظر سے (د) موت سے

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) میانہ روی کا مفہوم تحریر کریں۔
جواب: میانہ روی سے مراد درمیانہ راستہ اختیار کرنا ہے۔ ہر معاملے میں افراط و تفریط اور انتہا پسندی سے بچ کر زندگی گزارنے کو میانہ روی کہتے ہیں۔



(ii) میانہ روی کے بارے میں ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ (سورۃ الفرقان: 67)

(iii) میانہ روی کے بارے میں ایک حدیث نبوی کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
انسان کی آدھی معیشت یہ ہے کہ وہ خرچ کرنے میں میانہ روی قائم کرے۔
(المعجم الاوسط: 6744)

(iv) چال میں میانہ روی سے کیا مراد ہے؟
جواب: چال میں میانہ روی سے مراد یہ ہے کہ باوقار انداز میں چلا جائے۔ چال میں عاجزی نمایاں ہو۔

(v) میانہ روی اختیار کرنے کے کوئی سے دو فائدے لکھیں۔
جواب: میانہ روی اختیار کرنے کے دو فائدے درج ذیل ہیں:
☆ زندگی کے ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کرنا عاجزی اور شرافت کو ظاہر کرتا ہے۔
☆ میانہ روی اختیار کرنے والا نادار نہیں ہوتا۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) میانہ روی کی فضیلت بیان کریں۔
جواب: دینِ اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی کی راہ اپنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں مسلمانوں کو "اُمّتِ وسط" یعنی درمیانی امت کہا گیا ہے۔ ہمارے دین کی تعلیم یہ ہے کہ "بہترین کام وہ ہیں جو میانہ روی کے ساتھ کیے جائیں"۔

نماز ایک افضل عبادت ہے مگر اس کی ادائی میں بھی اعتدال اختیار کرنا چاہیے۔ سخاوت ایک قابلِ قدر صفت ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا بہت اجر ہے، لیکن اسلام نے سخاوت کے معاملے میں بھی بے اعتدالی سے بچنے کی تعلیم دی ہے کہ تم دوسروں کو اتنا مال مت دو کہ خود محتاج بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: "اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔" (سورۃ الفرقان: 67)

اسلام انسان کو بات چیت میں بھی میانہ روی کی ہدایت کرتا ہے تاکہ کسی طرح کا شور و غل پیدا نہ ہو۔ دوسرے لوگ پریشانی سے محفوظ رہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: "اور اپنی آواز نیچی رکھو یقیناً آوازوں میں سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔"
(سورۃ لقمان: 19)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
انسان کی آدھی معیشت یہ ہے کہ وہ خرچ کرنے میں میانہ روی قائم کرے۔
(المعجم الاوسط: 6744)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے میانہ روی کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
مَاعَالَ مَنِ اقْتَصَدَ (مسند احمد: 4269)
ترجمہ: وہ کبھی محتاج نہیں ہوتا جو خرچ کرنے میں میانہ روی کو ملحوظ رکھے۔

اسلام ہمیں باہمی تعلقات اور اختلافات میں بھی میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی سے دوستی کرو تو میانہ روی کے ساتھ کرو، ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دن تمھارا دشمن بن جائے اور جب کسی سے دشمنی رکھو تو بھی اعتدال کے ساتھ رکھو، ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دن تمھارا دوست بن جائے۔ (جامع ترمذی: 1997)

(ii) سیرت طیبہ سے میانہ روی کی مثالیں پیش کیجیے۔
جواب: حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی کا دامن تھامے رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین اَعمال وہ ہیں جو ہمیشہ کیے جائیں خواہ وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ (صحیح بخاری: 6464)

دنیاوی زندگی کے معاملات تو ایک طرف، اسلام میں عبادات اور نیکی کرنے میں بھی میانہ روی کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم رات بھر نماز پڑھتے ہو اور دن بھر روزہ رکھتے ہو۔ انھوں نے کہا: بے شک ایسا ہی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ نماز بھی پڑھو اور نیند بھی کرو، روزہ بھی رکھو اور چھوڑو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری: 1975)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اعتدال اور میانہ روی کا بہترین نظام قائم فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے امید اور خوف کے درمیان زندگی گزارنے کی تعلیم دی، یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف بھی ہونا چاہیے اور اس کی معافی کی امید بھی ہونی چاہیے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے دشمنوں کو معاف بھی فرمایا، لیکن جن لوگوں کو سزا دینی ضروری تھی، ان کے لیے سزائیں بھی جاری فرمائیں، آپ نے اپنی ذات کے لیے تو کسی سے انتقام نہ لیا لیکن دین و توحید کی حفاظت کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے دشمنوں کے خلاف جہاد بھی فرمایا۔

حضور خاتم النبیین ﷺ ساری ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بھی گزارتے تھے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کا اور سب مسلمانوں کا حق بھی ادا فرماتے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے کبھی کسی کی حق تلفی نہیں فرمائی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مبارک زندگی سے ہمیں اعتدال، میانہ روی اور توازن کے ساتھ زندگی گزارنے کا بہترین درس ملتا ہے۔

## معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- "مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ" کے مطابق وہ شخص محتاج نہیں ہوتا جو خرچ کرنے میں اختیار کرے: (Second Term 23)
(a) سادگی (b) سخاوت [c] میانہ روی (d) قناعت

2- حدیث کے مطابق خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرنے والا نہیں ہوتا: (Second Term 23)
(a) محتاج (b) منافع خور [c] بیمار (d) بخیل

3- دوسروں کو اتنا مال مت دو کہ خود ہو جاؤ: (Second Term 23)
(a) کم زور [b] محتاج (c) بے سہارا (d) بیمار

4- ہم میانہ روی اختیار کر کے گناہ سے بچ جاتے ہیں: (Second Term 23)
(a) ظلم سے (b) جلد بازی سے [c] فضول خرچی سے (d) دشمنی سے

5- حضور خاتم النبیین ﷺ نے امید اور خوف کے درمیان زندگی گزارنے کا جو درس دیا ہے اس کا بنیادی فلسفہ ہے: (Second Term 23)
(a) اخوت (b) مساوات [c] میانہ روی (d) انصاف

6- ٹیکنالوجی کا حد سے زیادہ استعمال کم کر کے ہم عملی مظاہرہ کر سکتے ہیں: (Second Term 23)
(a) حب الوطنی کا (b) کفایت شعاری کا [c] میانہ روی کا (d) دیانت داری کا

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)**

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) میانہ روی کا مفہوم بیان کریں۔ (Second Term 23)

جواب: میانہ روی سے مراد درمیانہ راستہ اختیار کرنا ہے۔ ہر معاملے میں افراط و تفریط اور انتہا پسندی سے بچ کر زندگی گزارنے کو میانہ روی کہتے ہیں۔

(b) میانہ روی کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔ (Second Term 23)

جواب: ترجمہ: اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور ان کا خرچہ ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔

(c) میانہ روی کے چار فوائد لکھیں۔ (Second Term 23)

جواب: i- میانہ روی اختیار کرنے والا نادار نہیں ہوتا۔

ii- میانہ روی اختیار کرنے والا فضول خرچی جیسے گناہ سے بچ جاتا ہے۔

iii- میانہ روی اختیار کرنے والا لڑائی جھگڑے اور نفرت سے محفوظ رہتا ہے۔

iv- میانہ روی اختیار کرنے والا بُری نظر سے محفوظ رہتا ہے۔

2-(a) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو میانہ روی کی کیا تلقین فرمائی؟ (Second Term 23)

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھو نیند بھی کرو، روزہ بھی رکھو چھوڑو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔

(b) زندگی میں میانہ روی نہ اپنانے کے کوئی سے چار نقصانات لکھیے۔ (Second Term 23)

جواب: اخراجات میں اعتدال اور میانہ روی اختیار نہ کرنے والا دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ اختلافی صورت میں میانہ روی نہ اپنانے والا لڑائی جھگڑے میں ملوث ہو جاتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں میانہ روی نہ اپنانے والا وقت، پیسے، صحت کا نقصان کر بیٹھتا ہے۔

3-(a) باہمی تعلقات میں میانہ روی اختیار کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اسلام ہمیں باہمی تعلقات میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی سے دوستی کرو تو میانہ روی اختیار کرو ہوسکتا ہے کہ وہ کسی دن تمھارا دشمن بن جائے۔

(b) دشمنی میں اعتدال رکھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی سے دشمنی بھی اعتدال سے کرنی چاہیے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ کسی دن ہمارا دوست بن جائے۔

(c) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین اعمال کون سے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین اعمال وہ ہیں جو ہمیشہ کیے جائیں خواہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔

## (ب) سخاوت و ایثار

### حل مشقی سوالات

1- درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سخاوت کا معنی ہے:

(ا) خوش رہنا (ب) مال خرچ نہ کرنا

(ج) سب کچھ خرچ کر دینا **(د)** دل کی خوشی سے مال خرچ کرنا

(ii) بخل کا معنی ہے:

**(ا)** لالچ اور کنجوسی (ب) صدقہ نہ دینا (ج) زکوٰۃ نہ دینا (د) خوب خرچ کرنا

(iii) عرب کی ایک مال دار خاتون تھیں:

(ا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت ام سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

**(ج)** حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(iv) قابلِ رشک انسان ہے:

(ا) مال دار تاجر (ب) بہت شہرت والا

(ج) سیر و سیاحت کرنے والا **(د)** اللہ تعالیٰ کے راستے میں دولت خرچ کرنے والا

(v) اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے:

(ا) مال جمع کرنے والے کو **(ب)** سخاوت کرنے والے کو

(ج) زیادہ کھانے پینے والے کو (د) زیادہ بولنے والے کو

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) ایثار کا کیا معنی ہے؟

جواب: ایثار کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنی ضرورت کے باوجود دوسروں کو ترجیح دے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کی تعریف آئی ہے جو اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو مقدم رکھتے ہیں۔

(ii) سخاوت کی فضیلت پر ایک حدیث نبوی کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں: "اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور زیادہ عطا فرما۔" (صحیح بخاری: 1442)

(iii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت کا ایک واقعہ لکھیں۔

جواب: ایک مرتبہ ایک آدمی نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے سوال کیا، آپ خاتم النبیین ﷺ نے اسے اتنی زیادہ بکریاں عطا فرمائیں جن سے ایک وادی بھری ہوئی تھی۔ وہ اپنے لوگوں میں گیا اور جا کر ان سے کہا اسلام قبول کر لو، کیوں کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اتنا عطا فرماتے ہیں کہ انسان کو غربت کا ڈر نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم: 2312)

(iv) علمی سخاوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی کو علم سکھانا یا اچھی بات بتانا علمی سخاوت ہے۔

(v) بخل کے کاموں میں سے کوئی سے دو کاموں کے نام لکھیں۔

جواب: بخل کا معنی ہے لالچ اور کنجوسی کرنا۔ یہ بھی بخل ہے کہ انسان پیسوں کو گن گن کر جوڑ کر رکھتا رہے، نہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دل کھول کر خرچ کرے، نہ اپنے گھر والوں پر خوشی سے خرچ کرے اور نہ ہی اپنی ذات پر خرچ کرے۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) سخاوت و ایثار کے مفہوم اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: سخاوت کا معنی دل کی خوشی سے مال خرچ کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ضرورت مندوں کی مدد کرے۔ وہ ان سے بدلے کی امید نہ رکھے اور اس کا مقصد دکھاوا اور نمائش بھی نہ ہو۔ ایثار کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنی ضرورت کے باوجود دوسروں کو ترجیح دے۔ قرآنِ مجید میں ایسے لوگوں کی تعریف آئی ہے جو اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو مقدم رکھتے ہیں۔

سخاوت اور ایثار دونوں اسلام میں بہت قابلِ تعریف خوبیاں ہیں۔ سخاوت و ایثار کا تعلق صرف مال خرچ کرنے سے نہیں ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو نعمت بھی دی ہے اسے دوسروں کی بھلائی کے لیے خرچ کرنا سخاوت و ایثار کہلاتا ہے۔ اس لیے سخاوت مالی بھی ہوتی ہے، بدنی بھی اور علمی بھی۔ مال خرچ کرنا مالی سخاوت ہے، کسی کی خدمت یا فائدے کے لیے بھاگ دوڑ کرنا بدنی سخاوت ہے اور کسی کو علم سکھانا یا اچھی بات بتانا علمی سخاوت ہے۔



اسلام میں سخاوت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال ایک دانے کی سی ہے، جس نے اُگائیں سات بالیاں، ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اور بڑھاتا ہے، اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ: 261)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں: "اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور زیادہ عطا فرما۔" (صحیح بخاری: 1442)

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: رشک دو ہی لوگوں پر جائز ہے ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ اس کے مطابق سکھا رہا ہے۔ (صحیح بخاری: 73)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اس کا حساب نہ کرو، ورنہ وہ بھی تمھیں گن گن کر ہی دے گا۔ (صحیح بخاری: 1433)

(ii) اسوۂ حسنہ اور مشاہیرِ اسلام کی زندگی سے سخاوت و ایثار کی مثالیں تحریر کریں۔

جواب: سخاوت حضور خاتم النبیین ﷺ کا وصف خاص ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے انکار کیا ہو۔ (صحیح مسلم: 2311)

ایک مرتبہ ایک آدمی نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے سوال کیا، آپ خاتم النبیین ﷺ نے اسے اتنی زیادہ بکریاں عطا فرمائیں جن سے ایک وادی بھری ہوئی تھی۔ وہ اپنے لوگوں میں گیا اور جا کر ان سے کہا اسلام قبول کر لو، کیوں کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اتنا عطا فرماتے ہیں کہ انسان کو غربت کا ڈر نہیں رہتا۔

تاریخِ اسلام ہمارے بڑوں کی سخاوت و فیاضی کے واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عرب کی مال دار خاتون تھیں، آپ رضی اللہ عنہا کی ساری دولت اسلام کی تبلیغ کے لیے خرچ ہوئی۔ مکہ مکرمہ کی خطرات میں گھری ہوئی زندگی میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسرے مال دار مسلمانوں نے بہت سے غلاموں کو کافروں سے خرید کر آزاد کیا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بہت سا مال کئی موقعوں پر اسلام کی سربلندی کے لیے خرچ کیا۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنے گھر کا سارا سامان رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس موقع پر گھر کا آدھا سامان لے آئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت نقد رقم کے علاوہ نو سو اونٹ اور ایک سو گھوڑے تک جا پہنچی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔ مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کا ایک کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ وہ مسلمانوں کو اس کنویں سے پانی نہیں لینے دیتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو منہ مانگی قیمت ادا کر کے وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

فیاضی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خاص خوبی تھی۔ فقر و فاقہ کی زندگی گزارنے کے باوجود جو کچھ ان کے ہاتھ آتا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ آپ اپنی محنت و مزدوری کی کمائی کا بڑا حصہ غریبوں، محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد کے لیے خرچ کر دیتے تھے۔

مہاجرین جو مدینہ منورہ آنے کے بعد خود کو تنہا محسوس کر رہے تھے، وہ انصار کے ایثار سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنا وطن چھوڑنے کا غم بھول گئے۔ انصار اور مہاجرین میں ایسی محبت اور اتحاد پیدا ہوا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ نے ایثار اور سخاوت پر قرآنِ مجید میں انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف فرمائی ہے۔

## معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 دل کی خوشی سے مال خرچ کرنا کہلاتا ہے: (Second Term 23)

**(a)** سخاوت (b) سچائی (c) دیانت (d) رواداری

-2 غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر کا سارا سامان صدقہ کرنے سے ہمیں سبق ملتا ہے۔ (Second Term 23)

**(a)** ایثار کا (b) سادگی کا (c) قناعت کا (d) عاجزی کا

-3 مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو میٹھے پانی کا کنواں خرید کر دینا یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ایثار تھا: (Second Term 23)

**(a)** مالی (b) علمی (c) بدنی (d) معاشرتی

-4 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو لقب عطا ہونے کی وجہ تھی ان کی: (Second Term 23)

(a) قناعت **(b)** سخاوت (c) عبادت (d) شجاعت

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)**

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) سخاوت کا مفہوم بیان کریں۔ (Second Term 23)

جواب: سخاوت کے معنی دل کی خوشی سے مال خرچ کرنا ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ضرورت مندوں کی مدد کرے اور ان سے بدلے کی امید نہ رکھے۔

(b) عملی زندگی میں ہم کن مواقع پر سخاوت اور ایثار کا مظاہرہ کر سکتے ہیں؟ (Second Term 23)

جواب: سخاوت اور ایثار قابلِ تعریف خوبیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سخاوت اور ایثار کرنے والے کو بہت زیادہ اجر و ثواب دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہر فرد کی ضرورت کو اپنی ضرورت کی طرح محسوس کریں۔ سخاوت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ نادار انسانوں کے لیے وسائل فراہم کریں۔ غریب طلبہ کی ہر ممکن مدد کریں۔ مریضوں کے لیے سخاوت سے کام لیں۔ اگر ضرورت پڑے تو اپنا حق چھوڑ دیں۔ اپنا مال اللہ کی رضا کی خاطر دوسروں کو دیں۔ اپنی ضروریات کو روک کر دوسروں کی ضروریات کو پورا کریں۔

(c) بخل کے کوئی سے چار نقصانات لکھیں۔ (Second Term 23)

جواب: بخل کے نقصانات درج ذیل ہیں۔

-i بخیل شخص کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اور دوسرے لوگ بھی ناپسند کرتے ہیں۔

-ii بخل اور لالچ سے مال کم ہوتا ہے۔ -iii بخیل شخص ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

-iv بخل سے دولت کی تقسیم رک جاتی ہے اور جرائم بڑھ جاتے ہیں۔

2- (a) رشک کن لوگوں پر جائز ہے؟

جواب: رشک دو لوگوں پر جائز ہے ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور وہ اس کے مطابق سکھا رہا ہے۔ (صحیح بخاری: 73)

(b) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اس کا حساب نہ کرو، ورنہ وہ بھی تمھیں گن گن کر ہی دے گا۔ (صحیح بخاری: 1433)

(c) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کیا سخاوت کی؟
جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عرب کی مال دار خاتون تھیں، آپ رضی اللہ عنہا ساری دولت اسلام کی تبلیغ کے لیے خرچ ہوئی۔

## (ج) تعلیم اور تعلّم کے آداب

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔
(i) علم سکھانے والے کو کہتے ہیں:
(الف) معلّم (ب) متعلّم (ج) مبلّغ (د) موذّن
(ii) علم سیکھنے والے کو کہتے ہیں:
(الف) استاد (ب) معلّم (ج) متعلّم (د) اتالیق
(iii) ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ حاصل کرے:
(الف) سائنس کا علم (ب) تاریخ کا علم (ج) طب کا علم (د) فائدہ مند علم
(iv) علم دین کے راستے پر چلنے والے کے لیے آسان کر دیا جاتا ہے:
(الف) دولت کا راستہ (ب) جنت کا راستہ (ج) حکومت کا راستہ (د) ملازمت کا راستہ
(v) استاد کو طلبہ سے گفت گو کرنی چاہیے:
(الف) بہت علمی اور مدلل (ب) بہت عامیانہ اور سادہ
(ج) فصیح و بلیغ اور ادبی (د) طلبہ کی استعداد کے مطابق

2- مختصر جواب دیجیے۔
(i) تعلیم و تعلّم کا کیا معنی ہے؟
جواب: تعلیم کا معنی ہے: علم سکھانا اور تعلّم کا معنی ہے: علم حاصل کرنا۔
(ii) دین کی تعلیم حاصل کرنے کی ایک فضیلت لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: فرشتے طالب علم کے پاؤں کے نیچے اپنے پَر بچھاتے ہیں اور زمین و آسمان کی ہر چیز عالم کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ (سنن ابی داؤد: 3641)
(iii) علم کے حصول کے لیے سفر کرنے کی کیا فضیلت ہے؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
''جو شخص علم حاصل کرنے کے راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔'' (صحیح مسلم: 2699)
(iv) علم کے حصول میں سوال کرنے کی کیا اہمیت ہے؟
جواب: سوال کرنے کی اجازت دینا تعلیم کے مرحلے کا اہم حصہ ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہ صرف سوال کرنے کی اجازت دیتے تھے بلکہ اس کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے تھے۔ ہم تک دین کا بہت بڑا حصہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوالات کے ذریعے سے پہنچا ہے۔
(v) علم سکھانے کے دو آداب لکھیں۔
جواب: علم سکھانے کے دو آداب درج ذیل ہیں:
☆ اخلاص یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور انسانیت کی بہتری کے لیے اس عمل میں شامل ہونا چاہیے۔
☆ علم سیکھنے والوں کی استعداد اور ذہنی صلاحیت کا خیال رکھنا چاہیے۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔
(i) تعلیم و تعلّم کی اہمیت قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کریں۔
جواب: تعلیم و تعلّم یعنی علم کا سیکھنا اور سکھانا اسلام میں بہت اہمیت اور فضیلت والا عمل ہے۔ قرآن مجید اور حدیث نبوی میں اس عمل کے بہت سے فضائل آئے ہیں۔ علم کی وجہ سے اللہ انسان کے درجات کو بھی بلند کرتا ہے۔
ترجمہ: اللہ ان لوگوں کے درجات بلند فرما دے گا جو تم میں سے (کامل) ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا۔ (سورۃ المجادلۃ: 11)
اللہ تعالیٰ کے نزدیک علم رکھنے والا اور علم سے محروم دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ علم والوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت مقام ہے:
ترجمہ: آپ فرما دیجیے کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے؟ نصیحت تو بس وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔ (سورۃ الزّمر: 09)
علم کے حصول سے جنت کے راستے آسان ہوتے ہیں۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے: ''جو شخص علم حاصل کرنے کے راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔'' (صحیح مسلم: 2699)
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: فرشتے طالب علم کے پاؤں کے نیچے اپنے پَر بچھاتے ہیں اور زمین و آسمان کی ہر چیز عالم کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ (سنن ابی داؤد: 3641)
آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ (سنن ابی داؤد: 3641)
ترجمہ: بے شک علما نبیوں کے وارث ہیں۔
(ii) علم سیکھنے کے کیا کیا آداب ہیں؟
جواب: علم سیکھنے والوں کو جن آداب کا خیال رکھنا ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:
☆ علم سیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور انسانیت کی بھلائی کی نیت کرنی چاہیے۔
☆ استاد کا ادب و احترام ہمیشہ مدِ نظر رکھنا چاہیے۔
☆ جو چیزیں علم کے حصول کا ذریعہ ہیں جیسے کاپی، کتاب، پنسل، سکول کی عمارت وغیرہ ان سب کا ادب و احترام بھی ضروری ہے۔
☆ بلا وجہ ناغہ کرنا علم کے حصول میں بہت نقصان دہ چیز ہے۔
☆ روز کا کام روز کرنے والے طلبہ علمی میدان میں آگے نکل جاتے ہیں۔
☆ اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے ہم دردی اور تعاون کا رویہ رکھنا چاہیے۔
☆ جو بات سمجھ میں نہ آئے وہ ادب و احترام کے ساتھ اساتذہ سے پوچھ لینی چاہیے۔
علم سیکھنے کے آداب میں سے ایک اہم ادب علم کے حصول کے لیے سفر کرنا ہے۔ تاریخ میں جتنے بھی علما، مفسرین اور محدثین گزرے ہیں سب نے علم کے حصول کے لیے سفر فرمایا۔ علم حاصل کرنے کے راستے میں چلنے والا دراصل اللہ تعالیٰ کے راستے میں چل رہا ہوتا ہے۔

### معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔
1- فائدہ مند علم کے حصول کی جدوجہد کرنا فرض ہے: [...nd Term 23]
(a) صرف امیروں پر (b) صرف غریبوں پر
(c) تمام مسلمانوں پر (d) صرف اساتذہ پر
2- حدیث شریف کے مطابق فرشتے اپنے پَر پاؤں کے نیچے بچھاتے ہیں: [...nd Term 23]
(a) معلم کے (b) متعلم کے (c) مجاہد کے (d) مہاجر کے



3- ''بے شک علما نبیوں کے وارث ہیں'' فرمانِ رسول خاتم النبیین ﷺ سے ہمیں سبق ملتا ہے: (Second Term 23)
(a) رزق کے حصول کا (b) شہرت کے حصول کا
(c) اقتدار کے حصول کا (d) علم کے حصول کا
4- اللہ تعالیٰ انسان کے درجات کو بھی بلند کرتا ہے:
(a) علم کی وجہ سے (b) دولت کی وجہ سے (c) اعمال کی وجہ سے (d) کام کی وجہ سے
5- اللہ تعالیٰ کے نزدیک علم رکھنے والا اور علم سے محروم دونوں نہیں ہو سکتے:
(a) عالم (b) برابر (c) معلم (d) امیر

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)**

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔
1-(a) تعلیم کی اہمیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔ (Second Term 23)
جواب: قرآن کریم کی سورۃ زمر میں ارشاد ہے: کہ آپ فرما دیجیے کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے؟
(b) علم سکھانے والے کو کن آداب کا خیال رکھنا چاہیے؟ کوئی سے چار آداب بیان کریں۔ (Second Term 23)
جواب: i- اللہ کی رضا اور انسانیت کی اصلاح و بہتری کی نیت۔
ii- سیکھنے والوں کی ذہنی استعداد کا ملحوظ خاطر رکھنا۔
iii- وقت کی پابندی۔ iv- اچھی اچھی مثالوں سے سمجھانا۔
(c) علم حاصل کرنے کے کوئی سے چار آداب تحریر کریں۔ (Second Term 23)
جواب: i- استاد کا ادب و احترام دل سے کیا جائے۔
ii- اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ تعاون کیا جائے۔
iii- علم کے حصول کے تمام ذرائع کا بھی ادب کیا جائے۔
iv- تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ دیگر سرگرمیاں ترک کر دی جائیں۔
2- (a) طالب علم کی کیا اہمیت ہے؟
جواب: فرشتے طالب علم کے پاؤں کے نیچے اپنے پَر بچھاتے ہیں زمین و آسمان کی ہر چیز عالم کے لیے مغفرت کرتی ہے۔
(b) نبیوں کے وارث کون ہیں؟ جواب: علما نبیوں کے وارث ہیں۔

## (د) بری عادت سے اجتناب

## (ریاکاری اور نمود و نمائش)

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔
(i) کوئی نیکی یا عبادت لوگوں کو دکھانے کے لیے انجام دینا کہلاتا ہے:
(الف) ریاکاری (ب) کفایت شعاری (ج) رواداری (د) خودداری
(ii) تمام اعمال کا دار و مدار ہے:
(الف) حالات پر (ب) تاریخ پر (ج) مستقبل پر (د) نیتوں پر
(iii) صدقات ضائع ہو جاتے ہیں:
(الف) چھپ کر دینے سے (ب) علانیہ دینے سے
(ج) رشتہ داروں کو دینے سے (د) احسان جتلانے اور تکلیف پہنچانے سے
(iv) ایک طرح کا شرک ہے:
(الف) مال کمانا (ب) بزرگوں کی بات ماننا (ج) ریا اور دکھلاوا (د) قبرستان جانا
(v) نمود و نمائش کرنے سے دل آزاری ہوتی ہے:
(الف) ہمسایوں کی (ب) کم مال و دولت والوں کی
(ج) طالب علموں کی (د) تاجروں کی

2- مختصر جواب دیجیے۔
(i) ریاکاری اور نمود و نمائش سے کیا مراد ہے؟
جواب: ریاکاری کا معنی ہے: کسی نیکی یا عبادت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے بجائے لوگوں کو متاثر کرنے کے لیے بجا لانا۔ نمود و نمائش کا معنی ہے: دوسروں کو متاثر کرنے یا انھیں نیچا دکھانے کی کوشش کرنا۔
(ii) نمود و نمائش اور ریاکاری کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: ارشادِ ربانی ہے:
''اپنے صدقات کو مت ضائع کرو احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے وہ درحقیقت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔'' (سورۃ البقرۃ: 264)
(iii) نمود و نمائش اور ریاکاری کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:
تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے۔ (سنن ابن ماجہ: 3989، میزان الحکمۃ، ج2، ص1019)
(iv) سادہ خوراک استعمال کرنے کا کیا فائدہ ہے؟
جواب: سادہ خوراک استعمال کرنے سے انسان میں قناعت پیدا ہوتی ہے۔
(v) رہائش میں نمود و نمائش سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟
جواب: مکانات کو سادہ بنا کر رہائش میں نمود و نمائش سے بچا جا سکتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے عمارتوں کی بلندی پر فخر کرنے کو قیامت کی نشانی قرار دیا۔ (صحیح مسلم، حدیث 01)

3- تفصیلی جواب دیجیے۔
(i) نمود و نمائش اور ریاکاری سے بچنے کی اہمیت و فضیلت پر نوٹ لکھیں۔
جواب: ریاکاری کا معنی ہے: کسی نیکی یا عبادت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے بجائے لوگوں کو متاثر کرنے کے لیے بجا لانا۔
نمود و نمائش کا معنی ہے: دوسروں کو متاثر کرنے یا انھیں نیچا دکھانے کی کوشش کرنا۔
ریاکاری، نام و نمود اور شہرت کا بے جا جذبہ، نہایت بری عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے، اسے وہ نیکی ہرگز قبول نہیں جس کے کرنے میں بندہ مخلص نہ ہو۔ اللہ کی رضا چھوڑ کر کسی اور کو خوش کرنے یا دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے کی گئی نیکی ریاکاری کہلاتی ہے۔
قرآن مجید میں جا بجا ریاکاری کی مذمت بیان ہوئی۔ اسے باعث عذاب اور نیکی کو ضائع کرنے والا عمل قرار دیا گیا۔ جس نیکی میں بھی ریا شامل ہو جائے وہ نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:
''اپنے صدقات کو مت ضائع کرو احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے وہ درحقیقت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔'' (سورۃ البقرۃ: 264)
ایک دوسرے مقام پر ریاکاری کو منافقین کی خصلت قرار دیا گیا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں (تو) سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے۔" (سورۃ النساء 142)

اسی طرح قرآن مجید میں ایک اور جگہ ریاکاری اور نمود و نمائش کو کافروں کا شیوہ قرار دیتے ہوئے اہل ایمان کو اس سے روکا گیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور اُن کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور (محض) لوگوں کو دکھاتے ہوئے نکلے۔" (سورۃ الانفال 47)
(سورۃ الانفال 47)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک حدیث مبارک میں ان سات خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ فرمایا، جنھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا، ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو اتنے اخلاص اور خفیہ طریقے سے کسی کی مدد کرے کہ بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ سے کیا خرچ کیا ہے۔ (صحیح بخاری 6479)

(ii) نمود و نمائش اور ریاکاری کے نقصانات تحریر کریں۔

جواب: نمود و نمائش اور ریاکاری انسانی معاشرے کو بری طرح متاثر کرنے والی چیزیں ہیں۔ اس سے افراد اور معاشرے پر جو برے اثرات مرتب ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

☆ زندگی میں نمود و نمائش سے کام لینے والا شخص تکبر اور فضول خرچی جیسے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
☆ جو شخص بہت زیادہ نمود و نمائش سے کام لیتا ہے وہ حاسدین کے حسد اور بری نظر کا شکار ہو کر اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے۔
☆ نمود و نمائش سے ان لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہے جو مالی وسعت نہیں رکھتے۔
☆ نمود و نمائش کی آرزو ہی انسان کو قناعت اور صبر و شکر جیسی صفات سے عاری بناتی ہے۔
☆ نمود و نمائش کی خواہش انسان کو جرائم اور گناہوں کی طرف رغبت دلاتی ہے۔
☆ نمود و نمائش کی خواہش انسان میں زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی ہوس پیدا کرتے ہوئے اسے لالچی اور بے ایمان بنا دیتی ہے۔
☆ انسان جھوٹی شان و شوکت اور دکھاوے کی زندگی حاصل کرنے کے لیے بعض اوقات ایسے ایسے کام بھی کر گزرتا ہے جو اسے انسانیت کے درجے سے گرا دینے کے لیے کافی ہیں۔
☆ نمود و نمائش اور دکھلاوا کرنے والا شخص دوسروں کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتا ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔

اگر ہم اپنے معمولات میں نمود و نمائش کی روش ترک کر کے سادگی اختیار کر لیں تو بہت سے مسائل سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

## معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- دوسروں کی نظر میں اچھا بننے کے لیے اپنے ہم جماعت کی مدد کرنا علامت ہے: (Second Term 23)
[a] ریاکاری کی (b) اخلاص کی (c) بہادری کی (d) بزدلی کی

2- دورِ حاضر میں کم آمدنی پر بہتر گزارا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بچا جائے: (Second Term 23)
(a) بُری عادات سے (b) دور دراز سفر سے
[c] نمود و نمائش سے (d) دوستوں سے

3- ایک خاندان کے فرد ہونے کے لحاظ سے آپ کے لیے معاشی مسائل کی وجہ ہوگی: (Second Term 23)
(a) ملاوٹ [b] نمود و نمائش (c) منافقت (d) کم تولنا

4- عملی زندگی میں اپنا کر ہم بہت سے مالی مسائل سے بچ سکتے ہیں: (Second Term 23)
(a) ایثار (b) عاجزی (c) رواداری [d] سادگی

5- امیر لوگ مالی وسعت نہ رکھنے والوں کے سامنے نمود و نمائش کرنے سے بن سکتے ہیں: (Second Term 23)
(a) ظالم (b) پریشان [c] متکبر (d) متحرک

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) ریاکاری کا مفہوم بیان کریں۔ (Second Term 23)
جواب: ریاکاری کا معنی ہے کسی نیکی یا عبادت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے لوگوں کو متاثر کرنے یا دکھانے کے لیے کرنا۔

(b) نمود و نمائش اور ریاکاری کے کوئی سے چھے نقصانات لکھیں۔ (Second Term 23)
جواب: i- زندگی میں نمود و نمائش سے کام لینے والا شخص تکبر و غرور میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
ii- فضول خرچی جیسے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
iii- نمود و نمائش سے ان لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہے جو مالی وسعت نہیں رکھتے۔
iv- نمود و نمائش کی آرزو ہی انسان کو صبر و شکر اور قناعت جیسی صفات سے عاری بناتی ہے۔
v- نمود و نمائش کی خواہش انسان کو جرائم اور گناہوں کی طرف راغب کرتی ہے۔
vi- نمود و نمائش کی خواہش انسان کو لالچی اور بے ایمان بنا دیتی ہے۔

(c) معاشرتی زندگی میں خود نمائی کی بجائے سادگی اختیار کرنے سے ہمیں کون سے فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ (Second Term 23)
جواب: اگر ہم اپنے معاملات میں نمود و نمائش کی روش ترک کر کے سادگی اختیار کر لیں تو بہت سے مسائل سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں مثلاً خوراک میں سادگی اختیار کرنے سے انسان بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔ سادہ خوراک کھانے سے انسان میں قناعت پیدا ہوتی ہے۔ سادگی اختیار کرنے سے انسان میں صبر و شکر اور قناعت جیسی عادات پیدا ہوتی ہیں۔ سادگی اختیار کرنے سے گناہوں کی طرف رغبت بھی کم ہوتی ہے وغیرہ۔

2- (a) ریاکاری کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ لکھیں۔
جواب: جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں (تو) سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے۔ (سورۃ البقرۃ: 264)

(b) قرآن مجید میں اہل ایمان کو کس کام سے روکا گیا ہے؟
جواب: قرآن مجید میں ریاکاری اور نمود و نمائش کو کافروں کا شیوہ قرار دیتے ہوئے اہل ایمان کو اس سے روکا گیا ہے۔

(c) قرآن مجید کی کون سی آیت میں ریاکاری کی مذمت کی گئی ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: اُن کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور محض لوگوں کو دکھاتے ہوئے نکلے۔ (سورۃ الانفال: 47)

3- (a) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک حدیث میں کتنے خوش نصیب افراد کا تذکرہ فرمایا ہے؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سات خوش نصیبوں کا تذکرہ فرمایا ہے، جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(b) اللہ تعالیٰ کس شخص کو عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا؟ حدیث لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:
وہ شخص جو اخلاص اور خفیہ طریقے سے کسی کی مدد کرے کہ بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ سے خرچ کیا ہے۔ (صحیح بخاری 6479)



# باب پنجم: حسنِ معاملات و معاشرت

## (الف) حقوق العباد

### (مہمان، خواتین، مسافر، دوست)

## حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک خوبی بیان کی گئی ہے:
(الف) تیر اندازی [ب] مہمان نوازی (ج) خطابت (د) گھڑ سواری

(ii) النساء کا معنی ہے:
(الف) ستارے (ب) فرشتے (ج) نعمتیں [د] عورتیں

(iii) بیٹیوں اور عورتوں کو وراثت میں سے حصہ دینا ہے:
[الف] فرض (ب) مستحب (ج) مباح (د) رواج

(iv) مسافر کو رخصت کرنا چاہیے:
(الف) کھانا دے کر (ب) کتابیں دے کر
[ج] عزت و دعا کے ساتھ (د) مال و اسباب دے کر

(v) ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے پتا چلتا ہے:
(الف) صاحب علم ہونے کا (ب) مال دار ہونے کا
[ج] اچھی تربیت کا (د) دینی گھرانے کا

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) مہمان کے اکرام کی ایک فضیلت تحریر کریں۔
جواب: ہمارے دین میں مہمان کی آمد کو بہت رحمت اور برکت کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

(ii) خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کی کیا فضیلت ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے ہر عورت کو عورت ہونے کی حیثیت سے بے پناہ تقدس عطا فرمایا ہے۔ عورت جب ماں، بہن، بیوی یا بیٹی کے رُوپ میں ہو تو اس کا احترام اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: میں تمھیں عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری: 3331)

(iii) بچیوں کی تعلیم کے بارے میں اسلام کا نکتہ نظر کیا ہے؟
جواب: بیٹے اور بیٹی دونوں کی تعلیم ماں باپ کی یکساں ذمہ داری ہے۔ بہت سے لوگ بیٹیوں کو پڑھانے میں سستی یا لاپروائی سے کام لیتے ہیں، جو شریعت کی روشنی میں ناجائز ہے۔ بچیوں کی اچھی تعلیم و تربیت کرنے والے کو قیامت کے دن حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ساتھ نصیب ہوگا۔

(iv) مسافروں سے حسنِ سلوک کا کیا فائدہ ہے؟
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر کو راستہ بتانے پر صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ (سنن ابی داؤد: 4816)
مسافر کا سامان اٹھوانے میں اس کی مدد کرنے پر بھی صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح بخاری: 2891)

(v) ساتھیوں کے ساتھ حسنِ سلوک پر ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: "اور پاس بیٹھنے والے کے (ساتھ بھی اچھا سلوک کرو)۔" (سورۃ النساء: 36)

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) مسافروں کے کیا حقوق ہیں؟
جواب: قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں مسافر کے بہت سے حقوق بیان کیے گئے ہیں، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:
(1) مسافر کو عزت اور دعا کے ساتھ رخصت کرنا۔
(2) ضرورت کے وقت مسافر کا بوجھ اُٹھا لینا۔
(3) مسافر کو کھلانا اور اس پر خرچ کرنا۔
(4) ضرورت کے وقت طبی امداد فراہم کرنا۔
(5) مسافر کو راستہ بتانا۔
(6) سفر سے واپسی پر خندہ پیشانی کے ساتھ مسافر کا استقبال کرنا۔

(ii) اسلام نے عورتوں کے لیے کون کون سے حقوق مقرر کیے ہیں؟
جواب: خواتین کا احترام کرنا، انھیں ان کے حقوق فراہم کرنا اور ان کو معاشرے میں برابری کا مقام دینا اسلامی شریعت کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خواتین کے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں، قرآن مجید کی ایک سورت کا نام سورۃ النساء ہے، نساء کا معنی ہے: عورتیں۔ سورۃ النساء میں تفصیل کے ساتھ خواتین کے حقوق اور ان سے متعلق شرعی احکام کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کی برکت سے ان تمام بُری رسموں اور خیالات کو ختم فرما دیا جن کے مطابق عورتوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا تھا اور کم تر مخلوق خیال کیا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر عورت کو عورت ہونے کی حیثیت سے بے پناہ تقدس عطا فرمایا ہے۔ عورت جب ماں، بہن، بیوی یا بیٹی کے رُوپ میں ہو تو اس کا احترام اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: میں تمھیں عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری: 3331)

ہر خاتون کا حق ہے کہ اس کی عزت کی جائے، اسے احترام دیا جائے اور اس کا حق ضائع نہ کیا جائے۔ جو معاشرے عورت کو عزت نہیں دیتے وہ برباد ہو جاتے ہیں۔ بیٹے اور بیٹی دونوں کی تعلیم ماں باپ کی یکساں ذمہ داری ہے۔ بہت سے لوگ بیٹیوں کو پڑھانے میں سستی یا لاپروائی سے کام لیتے ہیں، جو شریعت کی روشنی میں ناجائز ہے۔ بچیوں کی اچھی تعلیم و تربیت کرنے والے کو قیامت کے دن حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ساتھ نصیب ہوگا۔ بہنوں اور بیٹیوں کو وراثت میں حصہ دینا اسی طرح فرض ہے، جس طرح نماز، روزہ اور دوسری عبادات فرض ہیں۔ جو لوگ عورتوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیتے وہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بیٹیوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پہلے عرب کے لوگ بیٹی کی پیدائش کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، لیکن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لوگوں کو بتایا کہ جو شخص بیٹی سے محبت کرے گا اور اس کی اچھی تربیت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں میرے قریب رکھے گا۔

## معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- جو شخص کسی سے ملاقات کے لیے اس کے گھر، دفتر یا رہنے کی جگہ پر آئے، وہ کہلاتا ہے: (Second Term 23)
(a) پڑوسی (b) میزبان [c] مہمان (d) مسافر

2- اسلام میں رحمت قرار دیا گیا ہے: (Second Term 23)
[a] مہمان کو (b) دوست کو (c) پڑوسی کو (d) مسافر کو

3- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کی مہمان نوازی کی: (Second Term 23)

**(a)** مسجد نبوی میں (b) اپنے گھر میں
(c) دارارقم میں (d) عیسائیوں کی عبادت گاہ میں

4- حدیث مبارک کے مطابق عورتوں کے متعلق وصیت کی گئی ہے: (Second Term 23)

(a) خلوص **(b)** حسن سلوک کی (c) عزت کی (d) اچھی تربیت کی

5- قرآن مجید کی جس سورت میں عورتوں کے حقوق تفصیل سے بیان ہوئے ہیں، اس کا نام ہے: (Second Term 23)

(a) سورۃ البقرہ (b) سورۃ المائدہ **(c)** سورۃ النساء (d) سورۃ النحل

6- اچھی تربیت کی نشانی ہے: (Second Term 23)

**(a)** اچھا رویہ (b) بُرا رویہ (c) لڑائی جھگڑا (d) بدکلامی

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)**

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) آپ خاتم النبیین ﷺ مہمانوں سے کیسا سلوک فرماتے؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ مہمانوں کی خدمت میں کوئی کمی نہ چھوڑتے گھر میں جو کچھ موجود ہوتا اس کے سامنے لا کر رکھ دیتے۔

(b) مہمان نوازی کے متعلق ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔" (صحیح بخاری: 6018)

(c) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ لکھیں۔

جواب: ایک دفعہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے گھر ایک مہمان آیا۔ اس وقت آپ خاتم النبیین ﷺ کے گھر میں صرف بکری کا تھوڑا سا دودھ تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے وہ سارا دودھ مہمان کو پلا دیا۔ اس دن آپ خاتم النبیین ﷺ اور آپ کے گھر والے کھائے پیے بغیر سو گئے۔

2-(a) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے خواتین کے متعلق کس بات کی وصیت کی؟ (Second Term 23)

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "میں تمھیں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔"

(b) قرآن مجید میں خواتین کے جو حقوق بیان ہوئے ہیں ان میں سے تین بیان کیجیے۔ (Second Term 23)

جواب: قرآن مجید میں خواتین کے بہت سے حقوق بیان ہوئے ہیں قرآن مجید کی ایک سورت کا نام سورۃ النساء ہے، نساء کا معنی عورتیں ہیں۔ اس سورت میں تفصیل کے ساتھ خواتین کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر عورت کو عورت ہونے کی حیثیت سے بے پناہ تقدس عطا کیا ہے۔ عورت کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کے عظیم روپ میں احترام دیا۔

(c) اسلام نے خواتین کو وراثت کے حقوق دے کر کیسے عزت و مرتبہ میں اضافہ کیا ہے؟ (Second Term 23)

جواب: اسلام میں بیٹیوں اور بہنوں کو وراثت میں حصہ دینا اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز، روزہ اور دیگر عبادات فرض ہیں جو لوگ عورتوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیتے وہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے باقاعدہ طور پر خواتین کا جائیداد میں حصہ مقرر کیا ہے۔ بیٹی کا حصہ بیٹا سے آدھا رکھا گیا ہے۔

# (ب) نظم و ضبط اور قانون کا احترام

## حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا:

**(ا)** فساد مچانے والوں کو (ب) مال کمانے والوں کو
(ج) حکمرانوں کو (د) صنعت کاروں کو

(ii) مالی عبادت ہے:

(ا) روزہ (ب) نماز **(ج)** زکوۃ (د) ذکر اللہ

(iii) کائنات کا نظام پابند ہے:

(ا) انسانوں کا **(ب)** حکم الٰہی کا (ج) موسموں کا (د) ہواؤں کا

(iv) ٹریفک جام ہونے کی سب سے بڑی وجہ ہے:

(ا) تیز رفتاری (ب) سست روی (ج) تنگ سڑکیں **(د)** بدنظمی

(v) چوری کرنے والی عورت کا تعلق تھا:

**(ا)** بنو مخزوم سے (ب) بنو تمیم سے (ج) بنو عدی سے (د) بنو امیہ سے

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) نظم و ضبط سے کیا مراد ہے؟

جواب: دنیا میں ہر کام کسی نہ کسی ضابطے اور قانون کے تحت ہوتا ہے۔ اسی کا نام نظم و ضبط ہے۔ روزمرہ زندگی میں ضابطے اور ادب کا خیال رکھنا نظم و ضبط کی پابندی کہلاتا ہے۔

(ii) احترام قانون سے کیا مراد ہے؟

جواب: معاشرتی نظم و ضبط قائم کرنے اور شخصی و اجتماعی حقوق و فرائض کے تحفظ کے لیے ریاست جو قوانین وضع کرتی ہے، ان کی پابندی کرنا احترام قانون کہلاتا ہے۔

(iii) حج نظم و ضبط کا درس کیسے دیتا ہے؟

جواب: حج بھی نظم و ضبط کا بہترین عملی نمونہ ہے۔ تمام حجاج ایک ہی طرز کا لباس پہنتے ہیں، خانہ کعبہ کے طواف کرتے ہیں، ایک ہی امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں اور مناسک حج ادا کرتے ہیں۔

(iv) نظم و ضبط اور احترام قانون کے بارے میں ایک حدیث نبوی لکھیں۔

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی ناک کٹا حبشی بھی تمھاری قیادت کرے تو اس کی بھی اطاعت کرو۔ (صحیح بخاری: 655)

(v) نظم و ضبط اختیار کرنے کے دو فائدے لکھیں۔

جواب: نظم و ضبط اختیار کرنے کے دو فائدے درج ذیل ہیں:

☆ نظم و ضبط اختیار کرنے سے معاشرے کی ترقی میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ نظم و ضبط اختیار کرنے سے کام جلدی ہو جاتا ہے۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) نظم و ضبط اور احترام قانون کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: دنیا میں ہر کام کسی نہ کسی ضابطے اور قانون کے تحت ہوتا ہے۔ اسی کا نام نظم و ضبط ہے۔ روزمرہ زندگی میں ضابطے اور ادب کا خیال رکھنا نظم و ضبط کی پابندی کہلاتا ہے۔ معاشرتی نظم و ضبط قائم کرنے اور شخصی و اجتماعی حقوق و فرائض کے تحفظ کے لیے ریاست جو قوانین وضع کرتی ہے، ان کی پابندی کرنا احترام قانون کہلاتا ہے۔

قانون معاشرے میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لیے بنایا جاتا ہے، تاکہ ہر شخص مقررہ حدود کے اندر رہ کر اپنے وسائل سے فائدہ اٹھائے اور ملکی ترقی کے لیے کام کرے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مختلف پیغمبر اور نبی بھیجے تاکہ انسانوں کو زندگی گزارنے کا بہترین نظام دیا جائے اور انھیں قاعدے اور قانون کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عادی بنایا جائے۔ نظم و ضبط اچھی زندگی گزارنے کی بنیادی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نظم و ضبط کے قیام اور احترام قانون کا حکم قرآن مجید میں دیا ہے:

يَآأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (سورۃ النساء: 59)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور (اُس کے) رسول خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت کرو اور اُن کی جو تم میں سے صاحب اختیار ہیں۔

معاشرتی جرائم، سرکشی، نظم و ضبط کا درہم برہم ہونا، فساد اور بے امنی، سب قانون کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا فساد کے پھیلنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ (سورۃ القصص: 77)

ترجمہ: بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

نظم و ضبط کی اہمیت و افادیت کا اندازہ ہم اپنی سماجی زندگی پر سرسری نظر ڈال کر بھی لگا سکتے ہیں۔ مثلاً تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط کا ہونا اشد ضروری ہے۔ سکول یا کالج کی کسی جماعت میں بھی نظم و ضبط کے بغیر تدریس ناممکن ہے۔

عام مشاہدہ ہے کہ ٹریفک جام ہونے کی سب سے بڑی وجہ بدنظمی ہوتی ہے۔ جرائم تبھی جڑ پکڑتے ہیں جب قانون شکنی عام ہو جاتی ہے۔ لڑائی جھگڑے تب زور پکڑتے ہیں جب زندگی نظم و ضبط کی پابند نہیں رہتی۔ صحت کی خرابی کے پیچھے بھی کھانے پینے اور آرام میں نظم و ضبط نہ ہونے کا سبب کارفرما ہوتا ہے۔ کسی بھی فوج کی تمام تر قوت کا راز نظم و ضبط میں ہے۔

ہم زندہ اور باوقار قوم ہیں، ہمیں کامیاب زندگی گزارنے کے لیے قدم قدم پر نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

(ii) احترام قانون کے بارے میں اسوۂ حسنہ سے مثالیں بیان کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کے مطابق قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ ایک مرتبہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ وہ عورت اپنے قبیلے میں نمایاں مقام رکھتی تھی، لہٰذا انھوں نے نبی مکرم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں اس کی سفارش کرنا چاہی۔ اس کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ کے ایک محبوب صحابی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا گیا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضور خاتم النبیین ﷺ سے بات کی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے خطبہ دیا، جس میں ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی معزز چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تھا تو اس پر حد جاری کرتے تھے۔" (صحیح بخاری: 3475)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عدالت میں ایک مسلمان اور ایک یہودی مقدمہ لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ یہودی حق پر ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فوری طور پر مسلمان کے خلاف اور یہودی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ (مؤطا امام مالک: 1206)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ گم ہو گئی۔ وہ زرہ ایک یہودی کے پاس تھی، آپ خلیفۂ وقت تھے، لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے قاضی کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ قاضی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گواہ طلب کیے۔ انھوں نے کہا کہ اس زرہ کے میری ملکیت میں ہونے کے گواہ میرا بیٹا اور میرا ایک غلام ہے، لیکن ان کی گواہی



میرے حق میں قبول نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا قاضی نے فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا۔ یہودی اس سارے واقعے سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔

## معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- باجماعت نماز مسلمانوں میں پیدا کرتی ہے: (Second Term 23)

(a) خرچ کرنے کا جذبہ (b) شہادت کا جذبہ
**(c)** اطاعت کا جذبہ (d) سیاحت کا جذبہ

2- نماز، روزہ اور حج بہترین عملی نمونہ ہیں: (Second Term 23)

(a) شجاعت و بہادری کا (b) خوشی و غمی کا
(c) حقوق و فرائض کا **(d)** نظم و ضبط کا

3- کامیاب زندگی گزارنے کے لیے مظاہرہ کرنا چاہیے: (Second Term 23)

**(a)** نظم و ضبط کا (b) عاجزی کا (c) صبر کا (d) شجاعت کا

4- ایک خاص رفتار سے گھوم رہی ہے:

(a) کائنات (b) زندگی **(c)** زمین (d) موت

5- ضبطِ نفس اور اخلاق کی پاکیزگی میں کردار ادا کرتا ہے:

(a) حج **(b)** روزہ (c) صدقہ (d) اخلاق

6- ایک ہی طرز کا لباس پہنتے ہیں:

(a) پاکستانی **(b)** حجاج (c) ہندو (d) سکھ

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) قانون کیوں بنایا جاتا ہے؟

جواب: قانون معاشرے میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔

(b) پیغمبر اور نبی کا دنیا میں آنے کا مقصد کیا تھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مختلف پیغمبر اور نبی بھیجے تاکہ انسانوں کو زندگی گزارنے کا بہترین نظام دیا جائے۔

(c) اچھی زندگی گزارنے کی بنیادی شرط کیا ہے؟

جواب: نظم و ضبط اچھی زندگی گزارنے کی بنیادی شرط ہے۔

2-(a) معاشرتی جرائم کون کون سے ہیں؟

جواب: سرکشی، نظم و ضبط کا درہم برہم ہونا، فساد اور بے امنی معاشرتی جرائم ہیں۔

(b) معاشرتی جرائم کیوں وقوع پذیر ہوتے ہیں؟

جواب: معاشرتی جرائم قانون کی خلاف ورزی کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

(c) اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند نہیں کرتا؟

جواب: اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا، جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا فساد پھیلنے کا ذریعہ ہیں۔

3-(a) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ کی کیا چیز گم ہوئی؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ گم ہوئی۔

(b) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ کس کے پاس تھی؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تھی۔

(c) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زرہ لینے کے لیے کیا لائحہ عمل اختیار کیا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔

## (ج) کسبِ حلال

### حلِ مشقی سوالات

1- مناسب ترین جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اسلامی شریعت کی روشنی میں حلال روزی کمانا ہے:
**(ا)** فرض (ب) مستحب (ج) نفل (د) پسندیدہ

(ii) حضرت ہود علیہ السلام کا پیشہ تھا:
(ا) زراعت (ب) صنعت **(ج)** تجارت (د) شکار کرنا

(iii) حلال روزی کمانے والا بچ جاتا ہے:
**(ا)** لوگوں کی محتاجی سے (ب) محنت سے (ج) تھکاوٹ سے (د) موت سے

(iv) ہجرتِ مدینہ کے بعد سب سے اہم کام تھا:
(ا) میثاقِ مدینہ کا (ب) مواخات کا **(ج)** مسجدِ نبوی کی تعمیر کا (د) غزوۂ بدر کا

(v) محنت کش دوست ہے:
(ا) لوگوں کا (ب) فرشتوں کا **(ج)** اللہ تعالیٰ کا (د) محنتی لوگوں کا

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) کسبِ حلال سے کیا مراد ہے؟
جواب: کسبِ حلال کا معنی ہے: حلال اور جائز ذرائع سے روزی کمانا۔

(ii) کسبِ حلال کے بارے میں ایک آیتِ قرآنی کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں عطا کی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔ (سورۃ البقرۃ: 172)

(iii) کسبِ حلال کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی امت کے لوگوں کے دلوں میں محنت کی عظمت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا، جو اس نے اپنے ہاتھوں سے کمایا ہو۔ (صحیح بخاری 2070)

(iv) کوئی سے دو انبیائے کرام علیہم السلام کے پیشے تحریر کریں۔
جواب: حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے تھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سینا جانتے تھے۔

(v) کسبِ حلال کے کوئی سے دو فائدے لکھیں۔
جواب:
- حلال کمانے والے کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔
- وہ اپنے لیے اور اپنے خاندان والوں کے لیے ضروریاتِ زندگی کا جائز انتظام کر سکتا ہے۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) کسبِ حلال پر قرآن و سنت کی روشنی میں نوٹ لکھیں۔
جواب: دینِ اسلام نے محنت سے کام کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ محنت کرنے اور خود اپنی روزی کمانے والے کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حلال کمانے کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
ترجمہ: اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں عطا کی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔ (سورۃ البقرۃ: 172)
حضور خاتم النبیین ﷺ نے بھی محنت سے روزی کمانے کا حکم دیا اور اسے ایک مسلمان پر فرض قرار دیا تاکہ وہ دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: حلال روزی طلب کرنا دوسرے فرائض کے بعد ایک اہم فریضہ ہے۔ (سنن کبریٰ 127)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی امت کے لوگوں کے دلوں میں محنت کی عظمت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا، جو اس نے اپنے ہاتھوں سے کمایا ہو۔ (صحیح بخاری 2070)

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اس حال میں رات گزاری کہ سارے دن کی محنت اور کام کاج کی وجہ سے وہ بری طرح تھک گیا تھا وہ رات اس کے لیے مغفرت کی رات ہوگی۔ (کنز العمال 9215)

آپ خاتم النبیین ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی محنت سے روزی کماتے تھے۔ (صحیح بخاری: 2072)

(ii) کسبِ حلال کے بارے میں مشاہیرِ اسلام کے عمل پر روشنی ڈالیں۔
جواب: محنت کر کے روزی کمانا انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے مختلف کام کیے۔ حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے تھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سینا جانتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بڑی کشتی بنائی۔ حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام گلہ بان بھی تھے اور کسان بھی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی مختلف کام کر کے اپنی روزی کماتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو لوہے کے کام میں کمال حاصل تھا۔ وہ تلواریں اور زرہیں بناتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے آخری رسول خاتم النبیین ﷺ بھی اپنے ہاتھ سے کام کرنے اور محنت و مشقت میں کوئی عیب نہیں سمجھتے تھے۔ اعلانِ نبوت سے پہلے آپ خاتم النبیین ﷺ تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے تجارت کی غرض سے ملک شام کے سفر بھی کیے۔

ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں سب سے اہم کام مسجدِ نبوی کی تعمیر تھا۔ اس میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر کام کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اپنے گھر کے کام کاج خود کر لیا کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بکریوں کا دودھ نکال لیتے، کھانا تیار کر لیتے، کپڑوں کو پیوند لگا لیتے۔

غزوۂ احزاب میں خندق کی کھدائی بڑا مشکل کام تھا۔ اس کھدائی کے مشکل ترین مقامات پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خود اس میں عملی طور پر حصہ لیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ اصل عظمت محنت میں ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ محنت کش اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تجارت اور محنت مزدوری کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا شمار مالدار صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کے تجارتی قافلے چلتے تھے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ اپنا مالِ تجارت بغداد بھجوایا کرتے تھے، آپ اس تجارت کا نفع جمع فرماتے اور پھر اس سے اپنی ضروریات مثلاً کھانا، کپڑا خریدتے اور باقی اپنے اساتذہ و محدثین کی خدمت میں حاضر کرتے اور عرض کرتے کہ اسے اپنی ضروریات میں خرچ فرمالیجیے۔

### معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- ہر انسان کی ضرورت ہے:
**(a)** روزی کا حصول (b) فرصت (c) کھیل (d) خوشی

2- وہ کام جس کے بغیر دعائیں قبول نہیں ہوتیں: (Second Term 23)
(a) سخاوت و ایثار **(b)** کسبِ حلال (c) ایفائے عہد (d) میانہ روی

3- حلال کمائی کے لیے محنت کرنے سے پروان چڑھتی ہے: (Second Term 23)
(a) قناعت پسندی (b) دیانت داری (c) سمجھداری **(d)** خودداری

4- کپڑے سلائی کرنا پیشہ تھا: (Second Term 23)
(a) حضرت آدم علیہ السلام کا (b) حضرت نوح علیہ السلام کا
**(c)** حضرت ادریس علیہ السلام کا (d) حضرت داؤد علیہ السلام کا

5- امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کپڑے کی تجارت کے بعد بچ جانے والا منافع نذر کر دیتے تھے: (Second Term 23)
(a) گھر والوں کی **(b)** رشتہ داروں کی (c) اساتذہ کرام کی (d) دوستوں کی

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)**

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) اسلام میں حلال روزی سے کیا مراد ہے؟ نیز حلال روزی کمانے کے مختلف ذرائع کے نام لکھیں۔ (Second Term 23)
جواب: اسلام میں روزی کمانے کا ہر وہ ذریعہ حلال ہے جس کی بنیاد انصاف اور سچائی پر ہو اور اس میں کسی کو نقصان پہنچانا مقصود نہ ہو۔ جیسے تجارت، ملازمت، کھیتی باڑی، مزدوری اور صنعت کاری وغیرہ۔

(b) انبیاء کرام علیہم السلام نے حلال روزی کمانے کے لیے جو پیشے اختیار کیے، ان میں سے پانچ کے نام لکھیں۔ (Second Term 23)
جواب: محنت کر کے روزی کمانا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے مختلف پیشے اختیار کیے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے تھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سینا جانتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بڑی کشتی بنائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام گلہ بان بھی تھے اور کسان بھی۔

(c) کسبِ حرام سے ہماری زندگیوں پر کیا منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ (Second Term 23)
جواب: اسلام میں حرام روزی کمانے کی اجازت نہیں ہے۔ کسبِ حرام سے ہماری زندگیوں پر بہت سے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: اگر ہم حرام روزی کماتے ہیں تو ہماری کوئی بھی دعا قبول نہیں ہوگی۔ حرام روزی کمانے سے دل میں غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور دلی اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔ حرام روزی کمانے والا مختلف بیماریوں کا شکار رہتا ہے اور اسے ہر وقت مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حرام روزی کمانے سے عزتِ نفس اور خودداری ختم ہو جاتی ہے اور انسان دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔

## (د) قومی اَملاک و وسائل کے استعمال کے آداب

### حلِ مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) سرکاری عہدے اور وسائل سرکاری ملازمین کے پاس ہیں:
**(ا)** بہ طور ایک امانت (ب) نام و نمود کا ذریعہ
(ج) بہ طور تعلیمی قابلیت کا پھل (د) بہ طور باپ دادا کی وراثت

(ii) قیامت کے دن چوری کرنے والے کو دینا پڑیں گی:
(ا) اپنی ملکیت **(ب)** اپنی نیکیاں (ج) اپنی صلاحیتیں (د) اپنی جانیں

(iii) سرکاری وسائل کی لوٹ کھسوٹ بدترین قسم ہے:
**(ا)** چوری کی (ب) بدعنوانی کی (ج) کرپشن کی (د) وبال کی

(iv) نااہل قریبی لوگوں کو ایسا عہدہ عطا کرنا جس کے وہ اہل نہ ہوں کہلاتا ہے:
(ا) حق شناسی **(ب)** اقربا پروری (ج) دور اندیشی (د) دانائی و دانش مندی

(v) سرکاری وسائل اور املاک کو امانت داری سے استعمال کرنا ذمہ داری ہے:
(ا) ملازمین کی (ب) شہری لوگوں کی (ج) دیہاتی لوگوں کی **(د)** ہر شہری کی

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سرکاری املاک و وسائل سے کیا مراد ہے؟
جواب: سرکاری اَملاک و وسائل سے مراد وہ چیزیں ہیں جو عوام کی ملکیت ہوتی ہیں۔ عوامی ملکیت اور عوامی وسائل میں تمام سرکاری جگہیں، سڑکیں، پارک، سرکاری جنگلات، سرکاری گاڑیاں، بجلی اور گیس وغیرہ شامل ہیں۔

(ii) عوامی عہدہ اور وسائل کی حیثیت کیا ہے؟
جواب: جس شخص کو بھی کوئی عہدہ، منصب، ذمہ داری یا اقتدار سونپا گیا ہے، یہ اس کے لیے ایک اعزاز سے زیادہ ذمہ داری کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کے بارے میں قیامت کے دن اس سے سوال کیا جائے گا۔ ایک گھر کی ذمہ داری سے لے کر پوری سلطنت کی ذمہ داری کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

(iii) چوری کی مذمت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے چوری کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔'' (صحیح بخاری: 6783)

(iv) عوامی وسائل کی اہمیت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کوئی ذمہ داری عطا کی اور اس کا انتقال اس حال میں ہوا کہ وہ اس ذمہ داری میں خیانت اور کھوٹ سے کام لے رہا تھا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام فرما دیں گے۔ (صحیح بخاری: 6618)

(v) سرکاری وسائل کو کیسے استعمال کرنا چاہیے؟
جواب: سرکاری وسائل کو امانت داری سے استعمال کرنا ہر شہری پر فرض ہے۔ سرکاری زمینوں پر قبضہ کرنے کا گناہ کسی کی ذاتی زمین پر قبضہ کرنے سے بھی زیادہ ہے۔ گیس یا بجلی چوری کرنا سخت گناہ ہے۔ سرکاری جنگلات میں سے درخت کاٹنا یا لکڑی چوری کرنا چوری کی بدترین شکلوں میں سے ایک ہے۔ جو شخص کسی کی انفرادی ملکیت سے چوری کرتا ہے وہ قیامت کے دن ایک شخص کو جواب دے گا اور جو عوامی مال پر ڈاکا ڈالتا ہے اسے قیامت کے دن پورے عوام کو جواب دینا ہوگا۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) سرکاری املاک و وسائل کے بارے میں قرآن و سنت کی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔
جواب: تعلیماتِ نبویہ کے مطابق ہر صاحبِ منصب سے قیامت کے دن اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے قیامت کے دن سرخرو ہوں گے۔ خیانت کرنے والے اور رعایا کا حق مارنے والے بدترین انجام سے دوچار ہوں گے۔ سرکاری اَموال و وسائل کی جواب دہی انفرادی اموال و وسائل سے زیادہ سخت ہے، کیوں کہ ایک فرد کا حق کھایا تو قیامت کے دن ایک کو جواب دینا ہوگا اور اگر پوری عوام کے حقوق پر ڈاکا ڈالا تو قیامت کے دن ان سب کو جواب دینا ہوگا۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کے مطابق سرکاری عہدے اور وسائل سرکاری ملازمین کے پاس ایک امانت ہوتے ہیں۔ اس امانت میں خیانت کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے امانت میں خیانت کرنے والے کو منافق

قرار دیا اور فرمایا: "منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدے کی خلاف ورزی کرے، اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔" (صحیح بخاری: 6095)

ایک مرتبہ ایک سرکاری اہل کار کا انتقال ہوگیا، رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے درخواست کی گئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے انکار کر دیا اور فرمایا: "تم ہی اس کی نماز جنازہ پڑھو، اس نے خیانت کی ہے۔" جب تلاشی لی گئی تو اُس کے سامان میں سے کچھ موتی نکلے جن کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔

(سنن ابو داؤد: 2335)

اس واقعہ سے جہاں ایک طرف یہ معلوم ہوا کہ سرکاری وسائل میں خیانت کرنے والے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نظر میں ایسے مجرم ہیں کہ آپ امت پر بے پناہ رحمت اور شفقت کے باوجود ان کی نماز جنازہ ادا کرنے پر بھی تیار نہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکاری وسائل میں ادنیٰ سی خیانت بھی ناقابل معافی جرم ہے، کیوں کہ ان موتیوں کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔

(ii) سرکاری ملازمت میں خیانت کی کیا کیا صورتیں ہیں؟

جواب: سرکاری ملازمت میں خیانت کی کچھ صورتیں یہ ہیں:

(1) وقت ضائع کرنا اور اوقاتِ مقررہ کی پابندی نہ کرنا۔

(2) اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کوتاہی اور سستی سے کام لینا۔

(3) اختیارات سے تجاوز کرنا۔

(4) سرکاری وسائل کا ذاتی مقصد کے لیے یا لاپروائی کے ساتھ استعمال کرنا۔

(5) اقربا پروری یعنی اپنے نااہل قریبی لوگوں کو ان عہدوں پر لگانا جن کا وہ حق نہیں رکھتے۔

(6) استحصال یعنی لوگوں کو اپنی ذات کے فائدے کے لیے استعمال کرنا۔

(7) بدعنوانی اور خیانت کا ارتکاب کرنا۔ (8) رشوت کا لین دین کرنا۔

(9) نااہل افراد کی سفارش کرنا یا ان کے بارے میں سفارش قبول کرنا۔

(10) جھوٹ بول کر چھٹی لینا۔

## معروضی سوالات

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- قومی املاک و وسائل کو ذاتی مفاد کے لیے استعمال کر کے ہم ارتکاب کرتے ہیں: (Second Term 23)

(a) انتشار کا [b] خیانت کا (c) امانت کا (d) فساد کا

2- احساس ذمہ داری کا تقاضا ہے کہ ہم سرکاری وسائل کو استعمال کریں: (Second Term 23)

[a] سرکاری کاموں کے لیے (b) اپنی ذات کے لیے
(c) رشتہ داروں کے لیے (d) دوستوں کے لیے

3- ہمیں سرکاری وسائل کا استعمال کرنا چاہیے: (Second Term 23)

(a) سخاوت سے [b] امانت داری سے (c) کنجوسی سے (d) سستی سے

4- اگر کوئی شخص سرکاری وسائل کو اپنے ذاتی مفاد میں استعمال کرے تو اس عمل کو کہتے ہیں: (Second Term 23)

(a) امانت داری (b) میانہ روی (c) ریاکاری [d] بدعنوانی

**PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)**

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) قومی املاک سے کیا مراد ہے؟ (Second Term 23)

جواب: قومی املاک سے مراد وہ چیزیں ہیں جو عوام کی ملکیت ہوتی ہیں۔ جیسے بجلی گھر، سڑکیں اور پارک وغیرہ۔

(b) سرکاری ملازمت میں خیانت کی کوئی سی چار صورتیں تحریر کریں۔ (Second Term 23)

جواب: جھوٹ بول کر چھٹی لینا، وقت ضائع کرنا، اوقاتِ مقررہ کی پابندی نہ کرنا، اختیارات سے تجاوز کرنا اور اقربا پروری کا مظاہرہ کرنا۔

(c) معاشرے کو سرکاری وسائل میں بددیانتی سے کیسے بچایا جا سکتا ہے؟ (Second Term 23)

جواب: عوام کو آگاہی دی جائے کہ سرکاری وسائل میں بددیانتی گناہ ہے، کیونکہ سرکاری ادارے عوامی ملکیت ہوتے ہیں۔ اس لیے ان میں بددیانتی سے سب کی حق تلفی ہوتی ہے۔

2-(a) عوامی وسائل پر کس کا حق ہے؟ جواب: عوامی وسائل پر سب لوگوں کا حق ہے۔

(b) ذمہ داری پوری کرنے کی اسلام میں کیا فضیلت ہے؟

جواب: ذمہ داری پوری کرنے والے قیامت کے دن سرخرو ہوں گے۔

(c) خیانت کرنے والوں کا انجام کیا ہوگا؟

جواب: خیانت کرنے والے اور رعایا کا حق مارنے والے بدترین انجام سے دوچار ہوں گے۔

# بابِ ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

## (الف) اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

### (حضرت حفصہ، حضرت زینب بنت خزیمہ، حضرت اُمِ سلمہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

## حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد ہیں:

(ا) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [ب] حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ii) اُم المساکین لقب ہے:

(ا) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
(ب) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
[ج] حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
(د) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

(iii) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اصل نام ہے:

[ا] ہند بنت ابی امیہ (ب) ماریہ قبطیہ (ج) سودہ بنت زمعہ (د) رملہ بنت ابی سفیان

(iv) صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو بہترین مشورہ دیا:

(ا) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
(ب) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
[ج] حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
(د) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

(v) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے نکاح کا ذکر ہے:

(ا) سورۃ البقرۃ میں (ب) سورۃ آل عمران میں
[ج] سورۃ الاحزاب میں (د) سورۃ الحجرات میں



2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) اُمہات المومنین کن ہستیوں کو کہا جاتا ہے؟

جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ کی ازواج یعنی بیویوں کو اُمہات المومنین کہا جاتا ہے۔

(ii) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق مہر کتنا تھا؟

جواب: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار سو (400) درہم تھا۔

(iii) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے پڑھائی۔

(iv) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب اُم المساکین کیوں پڑا؟

جواب: اس لقب کی وجہ یہ تھی کہ وہ غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ بہت ہمدردی اور بھلائی کا معاملہ فرماتی تھیں۔ آپ کے پاس جو کچھ آتا آپ غریب اور فقیر لوگوں میں تقسیم فرما دیتی تھیں۔

(v) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اعلان کرایا: اے اہل مدینہ! اپنی ماں کے جنازے میں شرکت کرو۔ چناں چہ جنازے میں اہلیان مدینہ نے کثرت سے شرکت کی۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختصر سا خطبہ بھی ارشاد فرمایا جس میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی تیمارداری، غسل، تجہیز و تکفین اور تدفین کے بارے میں اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کا پیغام سنایا۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا بعثت نبوی سے پانچ (05) سال قبل پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے انھی دنوں میں اسلام قبول کیا جب آپ کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول فرمایا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک لگ بھگ دس سال تھی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے اپنا پیام نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر بھجوایا، جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بخوشی قبول فرمایا۔ چناں چہ تین ہجری شعبان المعظم کے مہینے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح چار سو (400) درہم حق مہر کے عوض نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ کر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: اے حفصہ! ابھی ابھی جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے ہیں اور مجھ سے کہا: بے شک وہ (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) بہت زیادہ روزے دار اور کثرت سے راتوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے بہت سے علوم سیکھے۔ آپ سے ساٹھ (60) احادیث منقول ہیں۔

اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے شعبان المعظم پینتالیس (45) ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ کے حاکم مروان بن حکم نے آپ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنت البقیع میں دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پہلو میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو دفن کیا گیا۔

(ii) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالاتِ زندگی بیان کریں۔

جواب: اُم المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام "ہند بنت ابی اُمیہ" ہے۔ ام سلمہ کنیت ہے۔ آپ کی پرورش ابو اُمیہ جیسے سخی باپ کی آغوش تربیت میں بڑے ناز و نعمت سے ہوئی۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور ان کو اسی گھر میں ٹھہرایا جس میں حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا رہا کرتی تھیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بہت دانش مند اور سمجھ دار خاتون تھیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ایک معاملہ پیش آیا تو وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہترین رائے سے ہی حل ہوا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی پوری زندگی اسلام کی خدمت اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت و فرماں برداری میں بسر کی۔ آپ رضی اللہ عنہا سے بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم نے حدیث کا علم حاصل کیا۔

مدینہ منورہ میں چوراسی (84) برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

(iii) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: اُم المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی ہیں۔ پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، ان سے طلاق کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے کروا دیا۔ اس نکاح کا واقعہ قرآن مجید کی سورۃ الاحزاب میں مذکور ہے، جو ان کی بہت بڑی خصوصیت ہے۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سخاوت میں بہت مشہور تھیں، جو کچھ ہوتا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر دیتیں۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار درہم بھیجے۔ آپ نے وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں غریبوں اور ضرورت مندوں پر خرچ کر دیے۔

حضور خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد آپ کی ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا تھا: تم میں سے وہ مجھے جلد ملے گی جس کا ہاتھ لمبا ہوگا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی یہ بات سن کر اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں۔ ان میں سب سے لمبا ہاتھ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وفات کے بعد اُمہات المومنین میں سے سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو اُمہات المومنین سمجھ گئیں کہ لمبے ہاتھ سے مراد سخاوت اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا سخاوت و فیاضی میں سب سے آگے تھیں۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اعلان کرایا: اے اہل مدینہ! اپنی ماں کے جنازے میں شرکت کرو، چناں چہ جنازے میں اہلیان مدینہ نے کثرت سے شرکت کی۔ جس دن آپ نے وفات پائی وہ سخت گرمی کا دن تھا۔ اس لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبر پر ایک شامیانہ لگوا دیا تاکہ قبر کی تیاری اور تدفین میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔

اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختصر سا خطبہ بھی ارشاد فرمایا جس میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی تیمارداری، غسل، تجہیز و تکفین اور تدفین کے بارے میں اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کا پیغام سنایا اور نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وفات بیس (20) ہجری کو ہوئی، آپ کی عمر ترپن (53) سال کے قریب تھی۔

## معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں:
(a) بعثت نبوی سے پانچ سال قبل (b) بعثت نبوی سے چھے سال قبل
(c) بعثت نبوی سے سات سال قبل (d) بعثت نبوی سے آٹھ سال قبل

-2 اسلام قبول کرنے کے وقت حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک لگ بھگ تھی:
(a) سات سال (b) آٹھ سال (c) نو سال (d) دس سال

-3 حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں:
(a) چالیس (b) پچاس (c) ساٹھ (d) ستر

-4 حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے نکاح کے کتنے ماہ بعد انتقال ہو گیا:
(a) صرف ایک ماہ بعد (b) صرف دو ماہ بعد
(c) صرف دو تین ماہ بعد (d) صرف چار ماہ بعد

-5 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام ہے:
(a) ابولہب (b) ابوطالب (c) ابوجہل (d) اَبواُمَیّہ

-6 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی:
(a) 82 برس کی عمر میں (b) 83 برس کی عمر میں
(c) 84 برس کی عمر میں (d) 85 برس کی عمر میں

-7 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی ہیں:
(a) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (b) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا
(c) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا (d) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

-8 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی خدمت میں درہم بھیجے:
(a) دس ہزار (b) گیارہ ہزار (c) بارہ ہزار (d) تیرہ ہزار

-9 حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی:
(a) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (b) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
(c) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے (d) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے

-10 وفات کے وقت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عمر قریب تھی:
(a) 53 سال کے (b) 54 سال کے (c) 55 سال کے (d) 56 سال کے

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(a)-1 آپ خاتم النبیین ﷺ کی تمام ازواج مطہرات ایمان والوں کے لیے کیا درجہ رکھتی ہیں؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کی تمام ازواج مطہرات ایمان والوں کے لیے ماں کا درجہ رکھتی ہیں۔

(b) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ازواج مطہرات کے بارے میں کیا فرمایا؟
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ (سورۃ الاحزاب: 06)
ترجمہ: اور آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی ازواج (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں۔

(c) دنیا کی سب سے زیادہ خوش نصیب خواتین کون ہیں؟
جواب: اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن دنیا کی سب سے زیادہ خوش نصیب خواتین ہیں۔

(a)-2 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کس کے لیے اپنا پیام نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر بھجوایا؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے اپنا پیام نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر بھجوایا۔

(b) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے کب ہوا؟
جواب: تین ہجری شعبان المعظم کے مہینے میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے ہوا۔

(c) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
جواب: مدینہ منورہ کے حاکم مروان بن حکم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(a) -3 ام المساکین کا کیا مطلب ہے؟
جواب: ام المساکین کا مطلب ہے مساکین کی ماں۔

(b) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کہاں سپرد خاک ہوئیں؟
جواب: حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا جنت البقیع میں سپرد خاک ہوئیں۔

(c) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کیسی خاتون تھیں؟
جواب: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بہت دانش مند اور سمجھ دار خاتون تھیں۔

(a) -4 سخاوت میں کون مشہور تھیں؟
جواب: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سخاوت میں مشہور تھیں۔

(b) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وفات کب ہوئی؟
جواب: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وفات بیس (20) ہجری کو ہوئی۔

(c) آج کی خواتین ملک و قوم کی تعمیر و ترقی، علم کے فروغ اور دین کی تبلیغ میں اپنا موثر کردار کیسے ادا کر سکتی ہیں؟
جواب: اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کی مبارک زندگی سے رہنمائی حاصل کر کے آج کی خواتین ملک و قوم کی تعمیر و ترقی، علم کے فروغ اور دین کی تبلیغ میں اپنا موثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔

## (ب) حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### حلِ مشقی سوالات

-1 درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے:
(ا) تین ہجری میں (ب) چار ہجری میں (ج) پانچ ہجری میں (د) چھے ہجری میں

(ii) "یہ میرا بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔" اس حدیث کا مصداق ہیں:
(ا) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عبداللہ بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iii) حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محبوب ترین مشغلہ تھا:
(ا) خدمتِ خلق (ب) سیاحت (ج) تجارت (د) عبادت

(iv) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنا بہتر ہے:
(ا) زکوٰۃ سے (ب) صدقے سے
(ج) نماز سے (د) ایک مہینے کے نفلی اعتکاف سے

(v) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپرد خاک کیا گیا:
(ا) بغداد میں (ب) کوفہ میں (ج) مدینہ منورہ میں (د) مکہ مکرمہ میں



-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کب ہوئی؟
جواب: حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہجرت کے تیسرے سال رمضان المبارک میں ہوئی۔

(ii) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک فضیلت بیان کریں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے آپ کو اور آپ کے بھائی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو جنتی نوجوانوں کا سردار قرار دیا اور فرمایا:
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
(سنن ترمذی: 3768، بحارالانوار، ج 43، ص 263)
ترجمہ: جنتی نوجوانوں کے سردار حسن اور حسین ہیں۔

(iii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کیا پیشین گوئی فرمائی تھی؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ فرمایا:
اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (صحیح بخاری: 2704، بحارالانوار 43، ص 298)
"یہ میرا بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔"

(iv) مسلمان کی حاجت پوری کرنے کا کیا اجر و ثواب ہے؟
جواب: حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "کسی بھائی کی حاجت پوری کر دینا میرے نزدیک ایک مہینے کے (نفلی) اعتکاف سے بہتر ہے۔"

(v) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا؟
جواب: حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں روتے ہوئے پکار پکار کر کہتے تھے: "لوگو! آج خوب رو لو کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا محبوب دنیا سے اٹھ گیا۔"

-3 تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب تحریر کریں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے آپ کو اور آپ کے بھائی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو جنتی نوجوانوں کا سردار قرار دیا اور فرمایا:
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
(سنن ترمذی: 3768، بحارالانوار، ج 43، ص 263)
ترجمہ: جنتی نوجوانوں کے سردار حسن اور حسین ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے نواسوں سے بہت محبت فرماتے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ اکثر انھیں اپنے ساتھ رکھتے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے کسی ضرورت سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دروازے پر دستک دی، آپ خاتم النبیین ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ نے چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے چادر اٹھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اٹھا رکھا تھا۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
"یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے بھی محبت فرما جو ان دونوں سے محبت رکھتے ہیں۔" (جامع ترمذی 3769)

ایک رات نبی کریم خاتم النبیین ﷺ عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ سجدے کے لیے سر جھکاتے تو حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پشت مبارک پر چڑھ جاتے۔ جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تو انھیں شفقت سے پکڑ کر زمین پر بٹھا دیتے۔ پھر جب دوبارہ سجدہ کرتے تو وہ دونوں پھر سے آپ خاتم النبیین ﷺ کی پشت مبارک پر چڑھ جاتے۔ نماز کے دوران میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک سجدہ لمبا کر دیا۔ نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ! نماز میں آپ نے ایک سجدہ بہت لمبا کیا، ہم سمجھے شاید کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے یا پھر آپ کی طرف وحی کی جا رہی ہے"۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
"میرے بیٹے نے مجھے سواری بنا لیا تھا، میں نے اس کی خواہش پوری ہونے تک سجدے سے اٹھنا پسند نہ کیا۔" (سنن نسائی 1141)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ بھی فرمایا:
اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
(صحیح بخاری 2704، بحارالانوار 43، ص 298)
"یہ میرا بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔"

اللہ تعالیٰ نے حضور خاتم النبیین ﷺ کی پیشین گوئی کو اس وقت پورا فرمایا جب حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر دی۔

(ii) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اَخلاق و عادات پر نوٹ لکھیں۔
جواب: عبادت الٰہی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ وقت کا بڑا حصہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں صَرف فرماتے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص سے آپ کے حالات دریافت کیے، اس نے بتایا کہ فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک جائے نماز پر بیٹھے رہتے ہیں، پھر آنے جانے والوں سے ملتے ہیں، دن چڑھے چاشت کی نماز پڑھ کر اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پاس سلام کرنے کو جاتے ہیں، پھر گھر سے ہو کر مسجد چلے آتے ہیں۔ مکہ مکرمہ کے زمانہ قیام میں معمول تھا کہ عصر کی نماز خانہ کعبہ میں ادا کرتے تھے اور پھر طواف میں مشغول ہو جاتے۔

صدقہ و خیرات اور فیاضی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاندانی وصف تھا، لیکن جس فیاضی سے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی دولت خرچ کرتے تھے اس کی مثالیں کم کم ملیں گی۔ تین مرتبہ اپنے کل مال کا آدھا حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ ایک مرتبہ ایک شخص بیٹھا ہوا دس ہزار درہم کے لیے دعا کر رہا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن لیا، گھر جا کر اس کے پاس دس ہزار نقد بھجوا دیے۔ آپ کی اس فیاضی سے دوست و دشمن یکساں فائدہ اٹھاتے تھے۔

**خدمتِ خلق:** حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا کام چھوڑ کر دوسروں کی حاجت پوری فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنی کوئی ضرورت لے کر گیا، آپ معتکف تھے، مگر اعتکاف سے نکل کر اس کی حاجت پوری کر دی، لوگوں نے اعتکاف یاد دلایا تو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "کسی بھائی کی حاجت پوری کر دینا میرے نزدیک ایک مہینے کے (نفلی) اعتکاف سے بہتر ہے۔"

## معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding, & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 حضرت امام حسن مجتبیٰ ؓ کس مہینے میں پیدا ہوئے؟
**(a)** رمضان المبارک (b) محرم الحرام (c) رجب المرجب (d) شعبان المعظم

-2 حضرت امام حسن مجتبیٰ ؓ کی والدہ کا نام ہے:
(a) حضرت ام کلثوم ؓ (b) حضرت زینب ؓ
(c) حضرت رقیہ ؓ **(d)** حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ

-3 ایک رات نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دروازے پر دستک دی:
(a) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے (b) حضرت ابو ہریرہ ؓ نے
**(c)** حضرت اُسامہ بن زید ؓ نے (d) حضرت عثمان ؓ نے

-4 مکہ مکرمہ کے زمانہ قیام میں حضرت امام حسن ؓ خانہ کعبہ میں نماز ادا کرتے تھے:
(a) فجر کی (b) ظہر کی **(c)** عصر کی (d) مغرب کی

-5 حضرت امام حسن ؓ کا خاندانی وصف تھا:
(a) صدقہ و خیرات (b) فیاضی (c) شجاعت **(d)** c,b,a تینوں

-6 حضرت امام حسن ؓ نے اپنے کل مال کا آدھا حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا:
(a) ایک مرتبہ (b) دو مرتبہ **(c)** تین مرتبہ (d) چار مرتبہ

-7 حضرت امام حسن ؓ نے ایک شخص کو نقد درہم بھجوا دیے:
(a) دو ہزار (b) چار ہزار (c) سات ہزار **(d)** دس ہزار

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) حضرت امام حسن مجتبیٰ ؓ کو گھٹی کس نے دی؟
جواب: حضرت امام حسن مجتبیٰ ؓ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے گھٹی دی۔

(b) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سجدے سے کیوں اٹھنا پسند نہ کیا؟ حدیث مبارک لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
"میرے بیٹے نے مجھے سواری بنا لیا تھا، میں نے اس کی خواہش پوری ہونے تک سجدے سے اٹھنا پسند نہ کیا۔" (سنن نسائی: 1141)

(c) حضرت امام حسن ؓ نے خلافت کس کے سپرد کی؟
جواب: حضرت امام حسن ؓ نے خلافت حضرت امیر معاویہ ؓ کے سپرد کی۔

2-(a) حضرت امام حسن ؓ وقت کا بڑا حصہ کس میں صرف کرتے تھے؟
جواب: حضرت امام حسن ؓ وقت کا بڑا حصہ عبادتِ الٰہی میں صرف کرتے تھے۔

(b) حضرت امام حسن ؓ کس طرح دوسروں کی حاجت پوری فرماتے تھے؟
جواب: حضرت امام حسن ؓ اپنا کام چھوڑ کر دوسروں کی حاجت پوری فرماتے تھے۔

(c) حضرت امام حسن ؓ کا وصال کہاں ہوا؟
جواب: حضرت امام حسن ؓ کا وصال مدینہ منورہ میں ہوا۔

3-(a) حضرت امام حسن ؓ کو کس کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا؟
جواب: حضرت امام حسن ؓ کو حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

(b) کس کی رحلت معمولی واقعہ نہ تھا؟
جواب: حضرت امام حسن ؓ کی رحلت معمولی واقعہ نہ تھا۔

4-(a) حضرت امام حسن ؓ کی وفات پر مدینہ منورہ کے کیا حالات تھے؟
جواب: حضرت امام حسن ؓ کی وفات پر مدینہ منورہ میں گھر گھر صفِ ماتم بچھ گئی۔ بازار بند ہو گئے اور گلیوں میں سناٹا چھا گیا۔

(b) حضرت امام حسن ؓ کی زندگی میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟
جواب: حضرت امام حسن ؓ کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی محبت میں گزاریں۔ حالات کیسے بھی ہوں دین پر عمل کرنے والا انسان ہی کامیابی پاتا ہے۔

## (ج) حضرت سیّدہ زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

### حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں:
(الف) مکہ مکرمہ میں **(ب)** مدینہ منورہ میں (ج) کوفہ میں (د) دمشق میں

(ii) حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب ہے:
(الف) حمیرا (ب) زہرا (ج) اُمّ المساکین **(د)** اُمّ المصائب

(iii) جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر تھی:
(الف) چھے سال **(ب)** سات سال (ج) آٹھ سال (د) نو سال

(iv) حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت کا اہم ترین پہلو ہے:
(الف) سخاوت (ب) علمی خدمات (ج) خانہ داری **(د)** حق گوئی اور بہادری

(v) حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا:
**(الف)** دمشق میں (ب) کوفہ میں (ج) مدینہ منورہ میں (د) مکہ مکرمہ میں

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والدین کریمین کے نام تحریر کریں۔
جواب: حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والدین کریمین حضرت علی و حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

(ii) حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کس سے ہوا؟
جواب: حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

(iii) سانحہ کربلا کے بعد حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خطبات کا کیا اثر ہوا؟
جواب: سانحہ کربلا کے بعد آپ نے جو خطبے دیے، انھوں نے اُمتِ مسلمہ میں ایک نئی روح بیدار کی۔

(iv) حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟
جواب: حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پندرہ (15) رجب باسٹھ (62) ہجری کو شام کے شہر دمشق میں ہوئی۔

(v) اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر قسم کی) ناپاکی دُور کر دے، اَے (نبی خاتم النبیین ﷺ کے) اہل بیت! اور تمھیں خوب اچھی طرح پاکیزگی عطا فرمائے۔ (سورۃ الاحزاب: 33)



-3 تفصیلی جواب دیجیے۔

(I) حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت اور اخلاق پر نوٹ لکھیں۔
جواب: حضرت سیدہ زینب بنت علی ؓ پانچ جمادی الاولیٰ پانچ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ ؓ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نواسی، حضرت علی و فاطمہ ؓ کی بڑی بیٹی اور جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ کی سگی بہن ہیں۔ آپ ؓ بہت عقل مند، دانا اور سخی تھیں۔ اعلیٰ درجے کی گفت گو آپ ؓ کی امتیازی خصوصیت ہے۔

حضرت سیدہ زینب ؓ کا لقب زینب الکبریٰ ہے۔

حضرت زینب ؓ اپنے والد ماجد علی المرتضیٰ ؓ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے کوفہ تشریف لے گئیں۔ وہاں حضرت علی ؓ کی شہادت کے بعد مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئیں۔

حضرت زینب ؓ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زیارت کرنے اور آپ خاتم النبیین ﷺ سے دین سیکھنے کا موقع ملا۔ جب سات سال کی تھیں تو آپ ؓ کے نانا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا وصال ہو گیا۔ ابھی یہ زخم تازہ ہی تھا کہ چند ماہ بعد آپ ؓ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا ؓ بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

**نکاح و اولاد:** حضرت زینب ؓ کے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے اپنے بھتیجے حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ سے آپ ؓ کا نکاح کیا۔ ان سے آپ کے ہاں چار بیٹوں حضرت علی، حضرت عون، حضرت عباس، حضرت محمد اور ایک بیٹی اُمِ کلثوم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی ولادت ہوئی۔

**صبر اور استقامت:** حضرت زینب ؓ نے کربلا کے قیامت نما سانحہ میں اپنے بیٹے، بھتیجے حتیٰ کہ جان سے عزیز بھائی امام حسین ؓ کو شہید ہوتے دیکھا، لیکن اس کے باوجود ایک لمحے کے لیے بھی بے صبری کا مظاہرہ نہیں کیا اور آپ ؓ کی استقامت میں ذرّہ برابر بھی لرزش نہیں آئی۔

ایک مرتبہ ایک شامی نے کربلا کی ظاہری برتری کو اپنی فتح کی دلیل بناتے ہوئے طنز کا زہریلا تیر چلایا تو حضرت زینب ؓ نے اسے منہ توڑ جواب دیا، پھر اللہ تعالیٰ کے انعامات پر یوں حمد بجا لائیں:

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ذریعے سے ہمیں عزت بخشی اور ہمیں خوب پاکیزہ بنایا۔"
(الکامل فی التاریخ: ج 3، ص: 435)

اس فرمان میں حضرت زینب بنت علی ؓ نے قرآنِ مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا جس میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾ (سورۃ الاحزاب: 33)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر قسم کی) ناپاکی دُور کر دے، اَے (نبی خاتم النبیین ﷺ کے) اہل بیت اور تمھیں خوب اچھی طرح پاکیزگی عطا فرمائے۔"

**حق گوئی:** حضرت زینب ؓ کی شخصیت کا اہم ترین پہلو آپ کی حق گوئی اور بہادری ہے۔ واقعہ کربلا کے بعد آپ نے جو خطبے دیے، انھوں نے اُمتِ مسلمہ میں ایک نئی روح بیدار کی۔ یزید کے دربار میں ان کے ایک خطبے نے شہرہ آفاق حیثیت حاصل کی۔ اس خطبے میں فرماتی ہیں:
"تو (یزید) جتنا چاہے مکر و فریب کر لے اور بھرپور کوشش کر کے دیکھ لے مگر تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ تو نہ تو ہماری یاد لوگوں کے دلوں سے مٹا سکتا ہے اور نہ ہی وحی الٰہی کے پاکیزہ آثار ختم کر سکتا ہے۔ تو یہ خیال اپنے دل سے نکال دے کہ ظاہر سازی کے ذریعے سے ہماری شان و منزلت کو پا لے گا۔ تو نے جس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کیا ہے اس کا بدنما داغ اپنے دامن سے نہیں دھو پائے گا۔ تیرا نظریہ نہایت کمزور اور گھٹیا ہے۔ تیری حکومت میں گنتی کے چند دن باقی ہیں۔ تیرے سب ساتھی تیرا ساتھ چھوڑ جائیں گے تیرے پاس اس دن کی حسرت و پریشانی کے سوا کچھ نہیں بچے گا، جب اعلان ہو گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔"

حضرت زینب بنت علی ؓ کا انتقال پندرہ (15) رجب باسٹھ (62) ہجری کو شام کے شہر دمشق میں ہُوا اور وہیں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مبارک زندگی میں ہمارے لیے یہ درس ہے کہ ہم ہمیشہ حق کا ساتھ دیں۔ جو لوگ حق کے راستے میں تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی شان کو دنیا اور آخرت میں بلند فرماتا ہے۔ ان کی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ باطل اگر وقتی طور پر جیت بھی جائے، ہمیشہ کی شکست اس کا مقدر بن جاتی ہے، لیکن حق پر ثابت قدم رہنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خواتین کو قوم و ملت کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

## معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding, & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 حضرت سیدہ زینب بنت علی ؓ کب پیدا ہوئیں؟
**(a)** پانچ ہجری کو (b) چھے ہجری کو (c) سات ہجری کو (d) آٹھ ہجری کو

-2 حضرت سیدہ زینب بنت علی ؓ تھیں:
(a) عقل مند (b) دانا (c) سخی **(d)** مذکورہ تمام

-3 حضرت زینب ؓ اپنے والد کے ساتھ تشریف لے گئیں:
(a) عراق (b) ایران **(c)** کوفہ (d) دمشق

-4 حضرت زینب ؓ کے بیٹے تھے:
(a) دو (b) تین **(c)** چار (d) چھے

-5 حضرت زینب ؓ کے خطبے نے شہرہ آفاق حیثیت حاصل کی:
**(a)** یزید کے دربار میں (b) امیر معاویہ ؓ کے دربار میں
(c) میدانِ کربلا میں (d) شام کے بازار میں

-6 حضرت زینب ؓ کا انتقال ہوا:
(a) 10 رجب کو (b) 12 رجب کو (c) 16 رجب کو **(d)** 15 رجب کو

-7 حضرت زینب ؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خواتین کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے:
(a) گھر کے کاموں میں **(b)** قوم و ملت کی تعمیر و ترقی میں
(c) خاندان کی خوش حالی میں (d) خدمتِ خلق میں

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) حضرت سیدہ زینب ؓ کس کی سگی بہن ہیں؟
جواب: حضرت سیدہ زینب ؓ حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ کی سگی بہن ہیں۔

(b) حضرت سیدہ زینب ؓ کی امتیازی خصوصیات کیا ہے؟
جواب: اعلیٰ درجے کی گفت گو حضرت سیدہ زینب ؓ کی امتیازی خصوصیت ہے۔

(c) حضرت زینب ؓ کب مدینہ منورہ واپس آئیں؟
جواب: کوفہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد حضرت زینب ؓ مدینہ منورہ واپس آئیں۔

2-(a) حضرت زینب ؓ کی اولاد کے نام لکھیں۔

جواب: حضرت زینب ؓ کے بیٹوں کے نام حضرت علی، حضرت عون اکبر، حضرت عباس، حضرت محمد اور بیٹی کا نام حضرت اُم کلثوم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہے۔

(b) حضرت زینب ؓ نے کربلا میں کن کو شہید ہوتے دیکھا؟

جواب: حضرت زینب ؓ نے کربلا میں اپنے بیٹے، بھتیجے اور جان سے عزیز بھائی امام حسین ؓ کو شہید ہوتے دیکھا۔

(c) حضرت زینب ؓ کی مبارک زندگی میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

جواب: حضرت زینب ؓ کی مبارک زندگی میں ہمارے لیے یہ درس ہے کہ ہم ہمیشہ حق کا ساتھ دیں۔ جو لوگ حق کے راستے میں تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی شان کو دنیا اور آخرت میں بلند فرماتا ہے۔

## (د) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت أبي بن کعب، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

(ا) ترجمان القرآن (ب) سلطان الحدیث (ج) امین الامۃ (د) صادق

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قرآن مجید سیکھنے کا حکم دیا:

(ا) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ج) حضرت أبي بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(iii) کتابتِ قرآن، جمعِ قرآن اور نشرِ قرآن تینوں میں اہم کردار ادا کیا:

(ا) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت أبي بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(iv) سلطان الحدیث کہا جاتا ہے:

(ا) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ج) حضرت أبي بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(v) عبادات اور عادات میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت پر عمل خاص وصف تھا:

(ا) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

(ب) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

(ج) حضرت أبي بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

(د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اعْطِ ابْنَ عَبَّاسٍ الْحِكْمَةَ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ (مسند احمد 1791)

ترجمہ: اے اللہ، ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو حکمت اور تفسیر کا علم عطا فرما۔

(ii) حضرت أبي بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خوبی تحریر کریں۔

جواب: جن خوش نصیب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے دورِ مبارک میں قرآن مجید کو جمع کیا، حضرت أبي بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان میں سرفہرست ہیں۔

(iii) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خصوصیت تحریر کریں۔

جواب: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے دور میں کاتبِ وحی رہے۔

(iv) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام "عبدالرحمٰن" تھا۔

(v) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتباعِ سنت کی ایک مثال پیش کریں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت عبادت گزار تھے، اوقات کا بیشتر حصہ عبادتِ الٰہی میں صرف ہوتا۔ رات بھر نمازیں پڑھتے تھے۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو سعید ہے۔ جب حضور خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو اس وقت حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر گیارہ سال تھی۔ (اسد الغابہ 185/2)

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور خاتم النبیین ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ مجھے آپ کی خدمت میں لے گئے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو بتایا کہ قبیلۂ بنی نجار کے اس لڑکے کو قرآن مجید کی سترہ (17) سورتیں یاد ہیں، میں نے وہ سورتیں حضور خاتم النبیین ﷺ کو سنائیں تو آپ بہت خوش ہوئے۔ (الاصابہ 642/1)

آپ کی ذہانت، قوتِ حافظہ اور دینی علوم کے شوق کو دیکھتے ہوئے حضور خاتم النبیین ﷺ نے حکم فرمایا تم یہودی زبان سیکھو، مجھے اپنے خطوط میں ان پر بھروسا نہیں۔ (الاصابہ 642/1)

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے حکم کو مانتے ہوئے خوب محنت کر کے صرف دو ہفتوں میں یہودی زبان سیکھ لی، اس کے بعد آپ ؓ حضور خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے خطوط لکھتے اور آنے والے خطوط پڑھ کر حضور خاتم النبیین ﷺ کو سناتے۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے دور میں کاتبِ وحی رہے حضور خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد عہدِ صدیقی میں جمعِ قرآن کا مرحلہ پیش آیا، تب بھی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید جمع کرنے پر مامور ہوئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جب قرآن کو ایک لغت پر جمع کر کے اطراف عالم میں پھیلایا گیا تو اس کام کے لیے بھی ایک نمایاں نام حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا تھا۔ گویا کتابتِ قرآن، جمعِ قرآن اور نشرِ قرآن تینوں میں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کردار اہم رہا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال پینتالیس (45) ہجری میں ہوا۔ ان کے انتقال پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "آج اس امت کا بہت بڑا عالم دنیا سے چلا گیا۔ امید ہے اللہ تعالیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کا جانشین بنا دیں گے۔" (اسد الغابہ 187/1)

(ii) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کا اتباعِ سنت کے حوالے سے جائزہ پیش کریں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت عبادت گزار تھے، اوقات کا بیشتر حصہ



عبادتِ الٰہی میں صرف ہوتا۔ رات بھر نمازیں پڑھتے تھے، روزانہ کا معمول تھا کہ مسجد نبوی سے دن چڑھے نکلتے اور بازار کی ضروریات پوری کرتے۔

اتباعِ سنت کا اہتمام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاص وصف ہے۔ آپ کی زندگی حیاتِ نبوی ﷺ کا عکس تھی۔ صرف عبادات ہی میں نہیں، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اتفاقی اور بشری عادات کی بھی وہ پوری پیروی کرتے تھے، یہاں تک کہ جب وہ حج کے لیے سفر میں نکلتے تھے تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس سفر میں جن جن مقامات پر ٹھہرے تھے وہاں وہ بھی ٹھہرتے، جن مقامات پر حضور خاتم النبیین ﷺ نے نمازیں پڑھی تھیں، وہاں یہ بھی پڑھتے تھے۔ حج کے سفر میں وہی راستہ اختیار کرتے جن راستوں سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ گزرا کرتے تھے۔

### معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حق میں دعا فرمائی:

(a) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے (b) حضرت أبي بن کعب ؓ کے
(c) حضرت زید بن ثابت ؓ کے (d) حضرت ابو ہریرہ ؓ کے

2- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے حج کے موقع پر خطبے میں تفسیر بیان کی:

(a) سورۃ البقرۃ کی (b) سورۃ المائدۃ کی (c) سورۃ النور کی (d) سورۃ الناس کی

3- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کا وصال ہوا:

(a) 65 ہجری میں (b) 66 ہجری میں (c) 67 ہجری میں (d) 68 ہجری میں

4- حدیث کے مطابق قرآن مجید کے سب سے بڑے قاری ہیں:

(a) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ (b) حضرت أبي بن کعب ؓ
(c) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ (d) حضرت ابو ہریرہ ؓ

5- حضرت زید بن ثابت ؓ نے یہودی زبان سیکھی:

(a) دو دن میں (b) ایک ہفتے میں (c) دو ہفتوں میں (d) ایک مہینے میں

6- حضرت زید بن ثابت ؓ کا کردار اہم رہا:

(a) کتابتِ قرآن میں (b) جمعِ قرآن میں (c) نشرِ قرآن میں (d) مذکورہ تمام

7- حضرت ابو ہریرہ ؓ کا تعلق تھا:

(a) عراق سے (b) فارس سے (c) یمن سے (d) شام سے

8- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے منقول کل روایات ہیں:

(a) تقریباً 5370 (b) تقریباً 5371 (c) تقریباً 5372 (d) تقریباً 5374

9- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے وفات پائی:

(a) 72 ہجری میں (b) 73 ہجری میں (c) 74 ہجری میں (d) 76 ہجری میں

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

(b) حضرت أبي بن کعب ؓ کی وفات پر حضرت عمر ؓ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت أبي بن کعب ؓ کی وفات پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: آج مسلمانوں کا سردار دنیا سے رخصت ہو گیا۔ (تذکرۃ الحفاظ 18/1)

2-(a) حضرت زید بن ثابت ؓ کی کنیت کیا ہے؟

جواب: حضرت زید بن ثابت ؓ کی کنیت ابو سعید ہے۔

(b) ہجرتِ مدینہ کے وقت حضرت زید بن ثابت ؓ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: ہجرتِ مدینہ کے وقت حضرت زید بن ثابت ؓ کی عمر گیارہ سال تھی۔

(c) حضرت زید بن ثابت ؓ کا انتقال کب ہوا؟

جواب: حضرت زید بن ثابت ؓ کا انتقال پینتالیس (45) ہجری میں ہوا۔

3-(a) حضرت ابو ہریرہ ؓ کو دوسی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ ؓ کا تعلق یمن کے قبیلہ دوس سے تھا۔ اس لیے آپ ؓ کو دوسی کہا جاتا ہے۔

(b) کس صحابی کی فقہی آراء سے آج بھی عالمِ اسلام فائدہ اٹھا رہا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی فقہی آراء سے آج بھی عالمِ اسلام فائدہ اٹھا رہا ہے۔

(c) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی زندگی کس کا عکس تھی؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی زندگی حیاتِ نبوی ﷺ کا عکس تھی۔

## (ہ) صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

(حضرت سیّد بہاء الدّین نقشبند بخاری، حضرت شہاب الدّین سہروردی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمَا)

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) تصوف کا ہم معنی لفظ ہے:

(ا) تزکیہ نفس (ب) عبادت گزاری (ج) تدبر و تفکر (د) تخلیہ و تحلیہ

(ii) حضرت بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب ہے:

(ا) سید الطائفہ (ب) حق باہو (ج) خواجہ خواجگان (د) شیخ الشیوخ

(iii) حضرت بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ وفات ہے:

(ا) 791 ہجری (ب) 792 ہجری (ج) 793 ہجری (د) 794 ہجری

(iv) حضرت شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:

(ا) دمشق میں (ب) بغداد میں (ج) سہرورد میں (د) زنجان میں

(v) شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نمایاں مقام پایا:

(ا) فقہ مالکی میں (ب) فقہ حنبلی میں (ج) فقہ حنفی میں (د) فقہ شافعی میں

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) تصوف سے کیا مراد ہے؟

جواب: تصوف، تزکیہ نفس کا ہم معنی لفظ ہے۔ تزکیہ نفس کا معنی ہے: انسانی نفس کو بُری عادات سے پاک کر کے اچھی عادات کا خوگر بنانا۔

(ii) حضرت بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تصوف کے کس سلسلے کے بانی ہیں؟

جواب: حضرت بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلم صوفی سلسلہ "نقشبندیہ" کے بانی ہیں۔

(iii) حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور کتاب کا کیا نام ہے؟

جواب: حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور کتاب کا نام "عوارف المعارف" ہے۔

(iv) حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات یکم محرم الحرام

بجے سو بتیس (632) ہجری کو ہوئی۔

(v) حضرت بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابتدائی تربیت کس نے کی؟

جواب: حضرت بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابتدائی تربیت بابا سماسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

جواب: حضرت بہاء الدین نقشبند بخاری مسلم صوفی سلسلہ "نقشبندیہ" کے بانی ہیں۔ یہ سلسلہ پوری دنیا میں مقبول اور بڑا سلسلہ مانا جاتا ہے۔ نقشبندی سلسلہ آپ کی طرف منسوب ہے۔ آپ کا لقب "خواجہ خواجگان" ہے۔

آپ کا نام محمد اور والد کا نام بھی محمد ہے۔ آپ کا تعلق سادات خاندان سے ہے۔ آپ بخارا شہر سے تین میل کے فاصلے پر "قصر عارفاں" نامی قصبہ میں چودہ (14) محرم الحرام سات سو اٹھارہ (718) ہجری میں پیدا ہوئے۔

بچپن ہی سے آپ کی پیشانی پر آثارِ ولایت و ہدایت نمایاں تھے۔ آپ کی ولادت سے پہلے وہاں سے گزرتے ہوئے محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا "مجھے یہاں سے ایک مردِ حق کی خوشبو آتی ہے۔" ایک اور مرتبہ فرمایا "اب وہ خوشبو زیادہ ہو گئی ہے" اور جب آپ پیدا ہوئے اور دعا کے لیے آپ کے پاس لائے گئے تو انھیں اپنی شاگردی میں قبول فرمایا اور فرزندی سے نوازا۔ اس طرح شاہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابتدائی روحانی تربیت بابا سماسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی اور بعد میں آپ کو سید امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد فرمایا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ظاہری طور پر طریقت کی تعلیم و تربیت سید امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی۔ لیکن روحانی طور پر آپ کی تربیت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں اوائل احوال میں جذبات و بے قراری کے عالم میں راتوں کو اطراف بخارا میں پھرا کرتا تھا۔ ایک رات میں تین مزارات پر گیا۔ آخر میں جس شیخ کے مزار پر گیا وہاں حالت بے خودی میں میں نے دیکھا کہ قبلہ کی جانب ایک بزرگ تشریف فرما تھے۔ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ یہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ میں نے ان کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور مجھے ارشاد فرمایا

"استقامت سے شریعت کی شاہراہ پر چلنا۔ کبھی اس سے قدم باہر نہ نکالنا۔ عزیمت اور سنت پر عمل کرنا اور بدعت سے دور رہنا۔"

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال بروز پیر تین (3) ربیع الاول سات سو اکیانوے (791) ہجری کو بہتر (73) برس کی عمر میں آبائی گاؤں قصر عارفاں میں ہوا۔ ان کی قبر پر ایک مزار تعمیر کیا گیا اور یہ بخارا کے قابلِ ذکر مقامات میں شامل ہے۔

(ii) حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: شیخ شہاب الدین عمر شعبان پانچ سو انتالیس (539) ہجری میں آذربائیجان کے دارالحکومت زنجان کے ایک قصبہ سہرورد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوحفص ہے۔ آپ کا لقب شیخ الاسلام اور شیخ الشیوخ ہے۔ آپ سلسلہ سہروردیہ کے مایہ ناز بزرگ ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جوانی میں اپنے چچا کے پاس بغداد تشریف لائے اور ان سے فقہ، حدیث اور تصوف کا علم حاصل کیا۔ انھوں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں بھی کچھ وقت گزارا اور ان سے اکتساب فیض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ شافعی میں نمایاں مقام پایا۔ ابن نجار فرماتے ہیں: شہاب الدین اپنے زمانے میں علم حقیقت کے سب سے بڑے شیخ تھے۔ مریدین کی تربیت، مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے اور تصانیف میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک کتاب "عوارف المعارف" مرتب کی جس میں تصوف کے نظام کے بارے میں پوری تفصیلات درج ہیں۔ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات یکم محرم الحرام چھ سو بتیس (632) ہجری کو ہوئی۔ آپ کا مزار بغداد میں ہے۔ ہندوستان میں انھوں نے اپنے سارے مرید بھیجے تھے۔ ان میں سے ایک شیخ بہاء الدین زکریا ہیں، جو شیخ سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بغداد میں خلافت حاصل کر کے ہندوستان آئے اور ملتان میں اوچ شریف اور پنجاب کے دوسرے مقامات پر سہروردیہ سلسلہ کی خانقاہیں قائم کیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختلف فنون پر کئی کتب تالیف فرمائیں۔ مشہور مستشرق بروکلمان نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیفات کی تعداد چالیس (40) تک بیان کی ہے۔

## معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- حضرت سید بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ہے:
**(a) محمد** (b) احمد (c) حامد (d) محمود

2- حضرت سید بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:
(a) 717 ہجری میں **(b) 718 ہجری میں**
(c) 719 ہجری میں (d) 720 ہجری میں

3- حضرت سید بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک رات کتنے مزارات پر گئے؟
(a) دو **(b) تین** (c) چار (d) پانچ

4- حضرت سید بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا:
**(a) بروز پیر** (b) بروز منگل (c) بروز بدھ (d) بروز ہفتہ

5- حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کب پیدا ہوئے؟
(a) 538 ہجری میں **(b) 539 ہجری میں** (c) 540 ہجری میں (d) 541 ہجری میں

6- حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت ہے:
(a) ابو احمد (b) ابو محمد **(c) ابو حفص** (d) ابو جنید

7- حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے چچا سے علم حاصل کیا:
(a) فقہ (b) وعظ (c) تصوف **(d) مذکورہ تمام**

8- حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہے:
**(a) بغداد میں** (b) دمشق میں (c) شام میں (d) ایران میں

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) قرآن مجید میں کس شخص کے لیے کامیابی کا وعدہ کیا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں نفس کا تزکیہ کرنے والے یعنی اپنے نفس کو بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے پاک کرنے والے شخص کے لیے کامیابی کا وعدہ کیا گیا ہے۔

(b) صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کن کو کہا جاتا ہے؟

جواب: صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ان نیک بندوں کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کے احکام اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک طریقوں پر عمل کرتے ہیں۔

(c) صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کن کے طریقے پر چلتے ہیں؟

جواب: صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم انبیائے کرام علیہم السلام کے طریقے پر چلتے ہیں۔

2-(a) حضرت سید بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابتدائی روحانی تربیت کس نے کی؟

جواب: حضرت سید بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابتدائی روحانی تربیت بابا سماسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی۔



(b) حضرت سید بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کس گاؤں میں ہوا؟

جواب: حضرت سید بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال قصر عارفاں میں ہوا۔

(c) حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیفات کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیفات کی تعداد چالیس (40) ہے۔

# (و) علماء و مفکرین

(حضرت امام بخاری، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ)

## حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ہے:
(الف) محمد بن ادریس **(ب) محمد بن اسماعیل** (ج) احمد بن حنبل (د) نعمان بن ثابت

(ii) قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح کتاب کہا جاتا ہے:
**(الف) صحیح بخاری کو** (ب) صحیح مسلم کو (ج) سنن ترمذی کو (د) سنن ابی داؤد کو

(iii) امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ہے:
**(الف) محمد بن ادریس** (ب) محمد بن اسماعیل
(ج) مالک بن انس (د) نعمان بن ثابت

(iv) امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف ہے:
(الف) صحیح بخاری (ب) مؤطا مالک **(ج) کتاب الأُم** (د) مسند احمد

(v) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سب سے مشہور کتاب کا نام ہے:
**(الف) مسند احمد** (ب) مؤطا مالک (ج) عوارف المعارف (د) مسند امام اعظم

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟

جواب: امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سب سے بڑا کارنامہ "صحیح بخاری" کی تالیف ہے۔

(ii) امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تیرہ (13) شوال ایک سو چورانوے (194) ہجری کو بخارا میں پیدا ہوئے۔

(iii) امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شافعی کیوں کہتے ہیں؟

جواب: امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نسب میں ایک صحابی حضرت شافع بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے ہیں، جن کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو "شافعی" کہا جاتا ہے۔

(iv) امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور کتاب کا کیا نام ہے؟

جواب: امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور کتاب کا نام "کتاب الاُم" ہے۔

(v) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کس شہر میں پیدا ہوئے؟

جواب: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد میں پیدا ہوئے۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔

جواب: امام بخاری کا نام محمد بن اسماعیل ہے۔ آپ تیرہ (13) شوال ایک سو چورانوے (194) ہجری کو بخارا میں پیدا ہوئے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور محدث اور حدیث کی سب سے معروف کتاب صحیح بخاری کے مؤلف ہیں۔ ان کے والد بھی محدث تھے اور امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد تھے۔ والد ماجد نے اپنے ہونہار فرزند کا علمی زمانہ نہیں دیکھا اور آپ کو بچپن ہی میں داغِ مفارقت دے گئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پوری ذمہ داری والدہ محترمہ پر آگئی جو بہت نیک خاتون تھی۔ انھوں نے اس فریضے کو بخوبی نبھایا اور اپنے بیٹے محمد بن اسماعیل کو حدیث کا امام بنایا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جن اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا ان کی تعداد ایک ہزار اسی (1080) بتائی جاتی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سب سے بڑا کارنامہ "صحیح بخاری" کی تالیف ہے۔ اس بارے میں خود امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی حدیث اس کتاب میں اس وقت تک شامل نہیں کی جب تک غسل کر کے دو رکعت نماز ادا نہ کر لی ہو۔ بیت اللہ شریف میں اسے میں نے تالیف کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر ہر حدیث کے لیے استخارہ کیا۔ مجھے جب ہر طرح اس حدیث کی صحت کا یقین ہو جاتا تب میں نے اس کے اندراج کے لیے قلم اٹھایا۔ اس کو میں نے اپنی نجات کے لیے ذریعہ بنایا ہے اور چھے لاکھ حدیثوں سے چھان پھٹک کر میں نے اس کتاب کو جمع کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صحیح بخاری کے علاوہ اور کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں "الادب المفرد" اور "التاریخ الکبیر" زیادہ مشہور ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باسٹھ (61) سال کی عمر میں یکم شوال دو سو چھپن (256) ہجری کو بعد نمازِ عشاء "خرتنگ" نامی علاقے میں وفات پائی، جو سمرقند شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔

(ii) امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔

جواب: امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام محمد بن ادریس اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کے نسب میں ایک صحابی حضرت شافع بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے ہیں، جن کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو "شافعی" کہا جاتا ہے۔ آپ کا لقب "ناصر الحدیث" ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکہ مکرمہ میں مکتب سے تعلیم کی ابتدا فرمائی۔ بعد ازاں مدینہ منورہ میں تحصیل علم کیا۔ مکہ مکرمہ میں ہی آپ نے تیر اندازی، شہسواری کے ساتھ ساتھ کتبی تعلیم حاصل کی، اس کے بعد ہو ہذیل میں رہتے ہوئے عربی زبان اور اشعار عرب میں خوب مہارت حاصل کر لی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور جب "موطا امام مالک" حفظ کی تب میں دس سال کا تھا۔

امام شافعی تاریخ اسلام کے مایہ ناز محدثین اور فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُصول فقہ کے موضوع پر سب سے پہلی کتاب لکھی، جس کا نام "کتاب الاُم" ہے۔ آپ بہت بڑے محدث، فقیہ اور مجتہد ہونے کے ساتھ ساتھ عربی زبان کے ایک بہترین شاعر بھی تھے، آپ کی شاعری کا دیوان بھی موجود ہے۔ بہت سے بڑے علماء، فقہا اور محدثین فقہی آرا میں شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیروی کرتے رہے ہیں۔ آج بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیروکار پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عمر کے آخری حصے میں ایک شدید بیماری لاحق ہو گئی تھی اسی مرض کی شدت سے چون (54) سال کی عمر میں بروز جمعرات انتیس (29) رجب دو سو چار (204) ہجری کو مصر کے شہر فسطاط میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی تدفین قرافہ صغریٰ میں کی گئی۔ امیر مصر نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور عبداللہ بن الحکم کے بیٹوں نے تجہیز و تکفین کی سعادت پائی۔

## معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:
**(a) بخارا میں** (b) بغداد میں (c) خراسان میں (d) مدینہ منورہ میں

2- امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اساتذہ کرام کی تعداد ہے:
(a) 1080 (b) 1082 (c) 1083 (d) 1084

3- امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور کتابیں ہیں:
(a) صحیح بخاری (b) الادب المفرد (c) التاریخ الکبیر (d) مذکورہ تمام

4- امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآنِ مجید حفظ کیا:
(a) سات سال کی عمر میں (b) آٹھ سال کی عمر میں
(c) نو سال کی عمر میں (d) دس سال کی عمر میں

5- امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوئی:
(a) 201 ہجری کو (b) 202 ہجری کو (c) 203 ہجری کو (d) 204 ہجری کو

6- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:
(a) 164 ہجری میں (b) 165 ہجری میں (c) 166 ہجری میں (d) 167 ہجری میں

7- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث کی تعلیم شروع کی:
(a) پندرہ برس کی عمر میں (b) سولہ برس کی عمر میں
(c) سترہ برس کی عمر میں (d) اٹھارہ برس کی عمر میں

8- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وفات پائی:
(a) 240 ہجری میں (b) 241 ہجری میں (c) 242 ہجری میں (d) 243 ہجری میں

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) علماء و مفکرین سے کون مراد ہیں؟
جواب: علماء و مفکرین ان مایہ ناز شخصیات کو کہا جاتا ہے جنھوں نے اسلامی علوم کی بے مثال خدمت کی۔ ان علوم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور اسے حفاظت کے ساتھ آنے والی نسلوں تک پہنچایا۔

(b) امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہاں وفات پائی؟
جواب: امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "خرتنگ" نامی علاقے میں وفات پائی۔

2-(a) امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب کیا ہے؟
جواب: امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب "ناصر الحدیث" ہے۔

(b) امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کہاں ہوئی؟
جواب: امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات مصر کے شہر فسطاط میں ہوئی۔

3-(a) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طریق درس کیا تھا؟
جواب: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طریق درس یہ تھا کہ روایات کو حدیث کی کتاب سے دیکھ کر پڑھتے اور اس قدر احتیاط کرتے کہ زبانی روایات بیان نہیں کرتے تھے۔ حالاں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تمام روایات حفظ تھیں۔

(b) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت کتنے دن خراب رہی؟
جواب: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت نو دن خراب رہی۔

## (ز) فاتحین

### (موسیٰ بن نُصیر اور طارق بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) موسیٰ بن نُصیر کے خاندان کا مذہب تھا:
(ا) یہودیت (ب) مسیحیت (ج) ہندومت (د) سکھ مت

(ii) عبدالعزیز بن مروان نے موسیٰ بن نُصیر کو گورنر مقرر کیا:
(ا) فلسطین کا (ب) اردن کا (ج) مصر کا (د) افریقہ کا

(iii) موسیٰ بن نُصیر کا سب سے بڑا کارنامہ ہے:
(ا) ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ (ب) بربر قبائل کی فوجی تربیت
(ج) مصر کی تاریخی فتح (د) عراق کی فتح

(iv) طارق بن زیاد کا سب سے بڑا کارنامہ ہے:
(ا) فتحِ مصر (ب) فتحِ عراق (ج) فتحِ اندلس (د) فتحِ شام

(v) طارق بن زیاد گورنر مقرر ہوئے:
(ا) ہسپانیہ کے (ب) افریقہ کے (ج) شام کے (د) عراق کے

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) موسیٰ بن نُصیر کا خاندان کس مذہب سے تعلق رکھتا تھا؟
جواب: موسیٰ بن نُصیر کا خاندان مسیحیت سے تعلق رکھتا تھا۔

(ii) موسیٰ بن نُصیر نے افریقی قبائل کو کیسے قریب کیا؟
جواب: موسیٰ بن نُصیر افریقہ پہنچے تو انھوں نے قبائل میں گھل مل کر انھیں یقین دلایا کہ مسلمان کی حیثیت سے ان میں اور موسیٰ میں کوئی فرق نہیں اور وہ انھی میں سے ہیں۔ اس نئے انداز پر بربر قبائل کو خوش گوار حیرت ہوئی۔

(iii) موسیٰ بن نُصیر کا انتقال کب ہوا؟
جواب: موسیٰ بن نصیر کا انتقال اٹھہتر (78) سال کی عمر میں ستانوے (97) ہجری میں ہوا۔

(iv) طارق بن زیاد کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟
جواب: طارق بن زیاد کا سب سے بڑا کارنامہ فتحِ اندلس ہے۔

(v) طارق بن زیاد کو کس علاقے کا گورنر بنایا گیا؟
جواب: طارق بن زیاد کو ہسپانیہ کا گورنر بنایا گیا۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) موسیٰ بن نُصیر کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔
جواب: موسیٰ بن نُصیر افریقہ کے عظیم اموی گورنر اور سپہ سالار تھے۔ اندلس کی فتح آپ کے بڑے کارناموں میں سے ایک ہے۔ موسیٰ بن نُصیر کی پیدائش عہد فاروقی میں انیس (19) ہجری میں ہوئی۔ آپ کی تعلیم و تربیت اسی ماحول میں ہوئی جس میں مشہور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پرورش پا رہے تھے۔

موسیٰ بن نُصیر کا آبائی خاندان مسیحی تھا اور "عین التمر" میں مقیم تھا۔ شام و ایران کی سرحد پر واقع یہ شہر اہم تجارتی مرکز تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب عین التمر فتح کیا تو موسیٰ بن نُصیر کے والد نُصیر کو گرفتار کر کے مدینہ بھیج دیا، دستور کے مطابق وہ غلام تھے، لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد اُن کے مالک عبدالعزیز بن مروان نے اُنھیں آزاد کر دیا۔

جب موسیٰ بن نُصیر جوان ہوئے تو عبدالملک بن مروان نے انھیں بصرہ میں خراج وصول کرنے کا افسر مقرر کیا۔ بعد میں عبدالعزیز نے انھیں اپنے پاس مصر میں بلایا، وہ موسیٰ کی دیانت و ذہانت سے آگاہ تھے اور جانتے تھے کہ انھیں عظیم کام سونپے جا سکتے ہیں۔ چناں چہ انھیں افریقہ کے گورنر کا منصب سونپا گیا۔

موسیٰ بن نُصیر بہت اچھے جرنیل ہی نہیں بلکہ بہت اچھے منتظم بھی تھے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ مبلغ اور مصلح تھے۔ بربر قبائل کو جو مسلسل بغاوتوں کے عادی تھے اور سخت گورنروں کے مظالم برداشت کرنے کے سبب مسلمانوں سے متنفر ہو رہے تھے۔ انھیں ایک ایسے ہی مصلح کی ضرورت تھی جو ان کے نظریات کو درست کر سکے اور اسلامی اقدار کو ان کے دلوں میں بٹھا سکے۔

موسیٰ بن نُصیر افریقہ پہنچے تو انھوں نے قبائل میں گھل مل کر انھیں یقین دلایا کہ مسلمان کی حیثیت سے ان میں اور موسیٰ میں کوئی فرق نہیں اور وہ انھی میں سے ہیں۔ اس نئے انداز پر بربر قبائل کو خوش گوار حیرت ہوئی۔



موسیٰ بن نُصیر کے فوجی کمانڈر طارق بن زیاد خود بربر تھے اور قوت ایمانی اور جذبہ جہاد سے معمور دل رکھتے تھے۔ طارق بن زیاد نے سات ہزار بربر فوج کی دینی و فوجی تربیت کر کے اُسے کسی بھی بڑی مہم کے لیے تیار کیا۔ غرض بربر قبائل کو اعتماد میں لے کر انھیں متحد کر کے، ان کی تربیت کر کے اور ان میں جذبہ جہاد پیدا کر کے فتح اندلس کا پہلا مرحلہ مکمل کیا گیا۔

افریقہ کے بربر قبائل کو ایک منظم فوج میں ڈھالنا موسیٰ بن نُصیر کا بہت بڑا کارنامہ شمار کیا جاتا ہے۔

موسیٰ بن نصیر کا انتقال اٹھہتر (78) سال کی عمر میں ستانوے (97) ہجری میں ہوا۔

(ii) طارق بن زیاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔
جواب: طارق بن زیاد بربر نسل سے تعلق رکھنے والے مسلم سپہ سالار اور بنو اُمیّہ کے جرنیل تھے، جنھوں نے سات سو گیارہ (711) عیسوی میں ہسپانیہ (اسپین) میں عیسائی حکومت کا خاتمہ کر کے یورپ میں مسلم اقتدار کا آغاز کیا۔ انھیں اسپین کی تاریخ کی اہم ترین عسکری رہنماؤں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔

شروع میں وہ اُموی صوبے کے گورنر موسیٰ بن نُصیر کے نائب تھے، جنھوں نے ہسپانیہ میں وزیگوتھ بادشاہ کے مظالم سے تنگ عوام کے مطالبے پر طارق کو ہسپانیہ پر چڑھائی کا حکم دیا۔ طارق بن زیاد نے مختصر فوج کے ساتھ یورپ کے عظیم علاقے اسپین کو فتح کیا اور یہاں دینِ اسلام کا علم بلند کیا۔ اسپین کی فتح اور یہاں پر اسلامی حکومت کا قیام ایک ایسا تاریخی واقعہ ہے، جس نے یورپ کو سیاسی، معاشی اور ثقافتی پسماندگی سے نکال کر ایک نئی بصیرت عطا کی اور اس پر ناقابلِ فراموش اثرات مرتب کیے تھے۔

طارق بن زیاد کی تعلیم و تربیت موسیٰ بن نُصیر کے زیرِ نگرانی ہوئی تھی، جو ایک ماہر حرب اور عظیم سپہ سالار تھے۔ اسی لیے طارق بن زیاد نے فن سپہ گری میں جلد ہی شہرت حاصل کر لی۔ ہر طرف اُن کی بہادری اور عسکری مہارتوں کے چرچے ہونے لگے۔ طارق بن زیاد نہ صرف دُنیا کے بہترین سپہ سالاروں میں سے ایک تھے بلکہ وہ متقی، فرض شناس اور بلند ہمت انسان بھی تھے۔ اُن کے حسنِ اَخلاق کی وجہ سے عوام اور سپاہی انھیں احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔

افریقہ کی اسلامی سلطنت کو اندلس کی بحری قوت سے خطرہ لاحق تھا، جب کہ اندلس کے عوام کا مطالبہ بھی تھا کہ انھیں بادشاہ کے ظلم سے آزاد کیا جائے، اسی لیے گورنر موسیٰ بن نُصیر نے دشمن کی طاقت اور دفاعی استحکام کا جائزہ لے کر طارق بن زیاد کی کمان میں سات ہزار (بعض مؤرخین کے نزدیک بارہ ہزار) فوج دے کر ہسپانیہ کی فتح کے لیے روانہ کیا۔

اندلس کے بادشاہ راڈرک کا ظلم واضح ہو چکا تھا۔ اس کی بدکرداری سامنے آ گئی تھی۔ اندلس کا معاشرہ ہر لحاظ سے گل سڑ گیا تھا اور ایک نئے انقلاب کا تقاضا کر رہا تھا۔ طارق بن زیاد نے اپنے ابتدائی خطاب میں ہی مظلوم کی حمایت اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لیے کیے جانے والے جہاد کی اہمیت بیان کی، جس پر مجاہدین سر دھڑ کی بازی لگانے پر آمادہ ہو گئے۔

تیس (30) اپریل سات سو گیارہ (711) عیسوی کو اسلامی لشکر ہسپانیہ کے ساحل پر اُترا اور ایک پہاڑ کے نزدیک اپنے قدم جما لیے، جو بعد میں طارق بن زیاد کے نام سے "جَبَلُ الطَّارِق" کہلایا۔ طارق بن زیاد نے جنگ کے لیے محفوظ جگہ منتخب کی۔ اس موقع پر اپنی فوج سے نہایت ولولہ انگیز خطاب کیا اور کہا کہ ہمارے سامنے دشمن اور پیچھے سمندر ہے۔ جنگ سے قبل اُنھوں نے اپنے تمام بحری جہازوں کو جلا دینے کا حکم دیا تاکہ دشمن کی کثیر تعداد کے باعث اسلامی لشکر بددل ہو کر اگر پسپائی کا خیال لائے تو واپسی کا راستہ نہ ہو۔ اس صورت میں اسلامی فوج کے پاس صرف ایک ہی راستہ باقی تھا کہ یا تو دشمن کو شکست دے دیں یا شہادت قبول کر لیں۔

سات ہزار کے اسلامی لشکر نے پیش قدمی کی اور عیسائی حاکم کے ایک لاکھ کے لشکر کا سامنا کیا، گھمسان کا رَن پڑا، آخر کار دشمن فوج کو شکست ہوئی اور شہنشاہ راڈرک مارا گیا۔ بعض روایتوں کے مطابق وہ بھاگ نکلا تھا، جس کے انجام کا پتا نہ چل سکا۔ اس اعتبار سے یہ جنگ فیصلہ کن تھی کہ اس کے بعد ہسپانوی فوج کبھی متحد ہو کر نہ لڑ سکی۔ فتح کے بعد طارق بن زیاد نے بغیر کسی مزاحمت کے دارالحکومت طلیطلہ پر بھی قبضہ کر لیا۔

طارق بن زیاد کو ہسپانیہ کا گورنر بنا دیا گیا۔ طارق بن زیاد کی کامیابی کی خبر سن کر موسیٰ بن نُصیر نے حکومت اپنے بیٹے عبداللہ کے سپرد کی اور خود طارق بن زیاد سے آ ملے۔ دونوں نے مل کر مزید کئی علاقے فتح کیے۔

اسی دوران میں خلیفہ ولید بن عبدالملک نے اپنے قاصد بھیج کر دونوں کو دمشق بلوا لیا اور یوں طارق بن زیاد کی عسکری زندگی کا اختتام ہوا، اسلامی دُنیا کے اس عظیم فاتح نے سات سو بیس (720) عیسوی میں وفات پائی۔

### معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- موسیٰ بن نصیر کی پیدائش ہوئی:
(a) 19 ہجری میں (b) 20 ہجری میں (c) 21 ہجری میں (d) 22 ہجری میں

2- موسیٰ بن نُصیر کے فوجی کمانڈر تھے؟
(a) طارق بن زیاد (b) محمد فاتح (c) سلطان احمد (d) سلمان بن زیاد

3- طارق بن زیاد نے کتنی بربر فوج کی دینی و فوجی تربیت کی؟
(a) چار ہزار (b) پانچ ہزار (c) سات ہزار (d) آٹھ ہزار

4- موسیٰ بن نُصیر کا انتقال ہوا:
(a) 95 ہجری میں (b) 96 ہجری میں (c) 97 ہجری میں (d) 99 ہجری میں

5- طارق بن زیاد نے ہسپانیہ میں حکومت کا خاتمہ کیا:
(a) یہودی (b) عیسائی (c) جین مت (d) بدھ مت

6- اسلامی لشکر ہسپانیہ کے ساحل پر اُترا:
(a) 28 اپریل کو (b) 29 اپریل کو (c) 30 اپریل کو (d) 5 مئی کو

7- اسلامی لشکر نے عیسائی حاکم کے لشکر کا سامنا کیا:
(a) بیس ہزار (b) پچاس ہزار (c) ایک لاکھ (d) دو لاکھ

8- طارق بن زیاد نے وفات پائی:
(a) 720 عیسوی میں (b) 721 عیسوی میں
(c) 722 عیسوی میں (d) 723 عیسوی میں

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) موسیٰ بن نُصیر کا آبائی خاندان کہاں مقیم تھا؟
جواب: موسیٰ بن نُصیر کا آبائی خاندان "عین التمر" میں مقیم تھا۔

(b) موسیٰ بن نُصیر کے والد کو کس نے گرفتار کر کے مدینہ بھیج دیا؟
جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے موسیٰ بن نُصیر کے والد کو گرفتار کر کے مدینہ بھیج دیا۔

(c) کون سے قبائل مسلسل بغاوتوں کے عادی تھے؟
جواب: بربر قبائل مسلسل بغاوتوں کے عادی تھے۔

2-(a) بنو اُمیّہ کے جرنیل کون تھے؟
جواب: طارق بن زیاد بنو اُمیّہ کے جرنیل تھے۔

(b) طارق بن زیاد کی تعلیم و تربیت کس کی زیرِ نگرانی ہوئی تھی؟
جواب: طارق بن زیاد کی تعلیم و تربیت موسیٰ بن نُصیر کے زیرِ نگرانی ہوئی تھی۔

(c) افریقہ کی اسلامی سلطنت کو کس سے خطرہ لاحق تھا؟
جواب: افریقہ کی اسلامی سلطنت کو اندلس کی بحری قوت سے خطرہ لاحق تھا۔
3-(a) طارق بن زیاد نے بحری جہازوں کو کیوں جلا دینے کا حکم دیا؟
جواب: طارق بن زیاد نے بحری جہازوں کو جلا دینے کا حکم اس لیے دیا تاکہ دشمن کی کثیر تعداد کے باعث اسلامی لشکر بددل ہو کر اگر پسپائی کا خیال لائے تو واپسی کا راستہ نہ ہو۔
(b) طارق بن زیاد نے بغیر کسی مزاحمت کے کس دارالحکومت پر قبضہ کرلیا؟
جواب: طارق بن زیاد نے بغیر کسی مزاحمت کے دارالحکومت طلیطلہ پر قبضہ کرلیا۔

# باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

## (الف) اسلام میں علم کی اہمیت

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔
(i) پہلی وحی میں نازل ہونے والے لفظ اِقْرَاْ کا معنی ہے:
(ا) غور کر (ب) یاد کر **(ج)** پڑھ (د) لکھ
(ii) علم حاصل کرنا فرض ہے:
(ا) مردوں پر (ب) عورتوں پر (ج) مال داروں پر **(د)** ہر مسلمان پر
(iii) اسلامی نظام تعلیم وہ ہے جس میں پڑھائے جائیں:
(ا) مادی علوم (ب) روحانی علوم **(ج)** روحانی اور مادی علوم (د) قدیم علوم
(iv) مشہور سائنسی کتاب القانون کے مصنف ہیں:
**(ا)** ابن سینا (ب) فارابی (ج) البیرونی (د) ابن الہیثم
(v) طبعیات کے ماہر تھے:
(ا) البیرونی (ب) ابوالقاسم زہراوی (ج) محمد بن زکریا رازی **(د)** ابن الہیثم

2- مختصر جواب دیجیے۔
(i) علم کی اہمیت کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:
آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ (سورۃ العلق: 1)
(ii) علم کی اہمیت کے بارے میں ایک حدیث نبوی کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔
(سنن ابن ماجہ: 244، بحار الانوار، ج 67، ص 68)
(iii) درس گاہ صُفّہ میں پڑھائے جانے والے علوم میں سے دو کے نام لکھیں۔
جواب: صُفّہ کی درس گاہ میں درج ذیل دو مضامین پڑھائے جاتے تھے:
1- حفظ قرآن 2- فن قراءت و تجوید قرآن
(iv) علم نافع کسے کہتے ہیں؟
جواب: علم نافع ہر وہ علم ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے۔ اس میں سائنس کا علم بھی شامل ہے۔
(v) علم طب کے میدان میں محمد بن زکریا رازی کا کیا کارنامہ ہے؟
جواب: محمد بن زکریا رازی دنیا کے پہلے طبیب ہیں جنھوں نے تپ دق (ٹی بی) کا علاج اور چیچک کا علاج ایجاد کیا۔

3- تفصیلی جواب دیجیے۔
(i) اسلام میں علم کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی، اس کا آغاز لفظ اِقْرَاْ سے ہوا تھا جس کا معنی ہے پڑھ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝1 (سورۃ العلق: 1)
آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔
حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"مجھے تو معلّم بنا کر بھیجا گیا ہے۔" (سنن ابن ماجہ: 44، بحار الانوار، ج 68، ص 382)
نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ
(سنن ابن ماجہ: 244، بحار الانوار، ج 67، ص 68)
ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔
ایک اسلامی معاشرے کے لیے صحیح نظام تعلیم وہ ہو سکتا ہے جس میں روحانی علوم کے ساتھ مادی علوم پڑھنے اور پڑھانے کا بھی پورا انتظام ہو، چناں چہ جو نظام تعلیم محض روحانی علوم پر مشتمل ہو یا محض مادی علوم پر مشتمل ہو مکمل طور پر اسلامی نظام تعلیم نہیں کہلا سکتا۔ مکمل طور پر اسلامی نظام تعلیم وہ ہوگا جس میں انسانوں کی روحانی اور جسمانی ضرورت سے متعلق وہ تمام علوم پڑھائے جائیں، جو انسان کے لیے فائدہ مند ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم نافع یعنی فائدہ مند علم کے حصول کی دعا مانگی اور فرمایا:
اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَیِّبًا
(سنن ابن ماجہ: 925)
ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔
(ii) مسلمان سائنس دانوں کی خدمات پر روشنی ڈالیں۔
جواب: بہت سے مسلمانوں نے سائنس کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔ ابن سینا کی کتاب القانون، بصری کی کتاب الحیوان اور ابوالقاسم کی التصریف، سترہویں صدی عیسوی تک یورپ میں نصابی کتب کے طور پر پڑھائی جاتی رہیں۔
کاغذ کی صنعت کو کمال پر پہنچانے والے اہل شاطبہ ہیں۔ (شاطبہ، اندلس کے ایک شہر کا نام ہے) چھپائی کی مشین کے موجد مسلمان سائنسدان ہیں۔ ابوالقاسم زہراوی نے مثانہ کی پتھری نکالنے کے لیے جسم کا جو مقام آپریشن کے لیے تجویز کیا تھا آج تک اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ محمد بن زکریا رازی دنیا کے پہلے طبیب ہیں جنھوں نے تپ دق (ٹی بی) کا علاج اور چیچک کا علاج ایجاد کیا۔ عمر خیام نے کیلنڈر مرتب کیا۔ سورج اور چاند کی گردش، سورج گرہن اور بہت سے سیاروں کے بارے میں غیر معمولی سائنسی معلومات البیرونی جیسے نامور مسلم سائنسدان نے فراہم کیں اور انھیں تحریری شکل دی۔ حساب، الجبرا اور جیومیٹری کے میدان میں الخوارزمی نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی کتاب (الجبر و المقابلہ) سولہویں صدی عیسوی تک یورپ کی یونیورسٹیوں میں بنیادی نصاب کے طور پر پڑھائی جاتی رہی۔
ابن سینا، الکندی، نصیر الدین طوسی اور ملا صدرا کی طبعیات کی خدمات ابتدائی طور پر بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ ابن الہیثم نے طبعیات کے دامن کو علم سے بھر دیا۔ وہ طبعیات، ریاضی، ہندسیات، فلکیات اور علم الادویات کے مایہ ناز محقق تھے۔ مسلمانوں کی دیگر صنعتی ایجادات میں قطب نما، زیتون کا تیل، عرق گلاب، خوش بوئیں، عطر سازی، ادویہ سازی، معدنی وسائل میں ترقی، چمڑے کی صنعت، صابن سازی، شیشہ سازی اور جنگی ساز و سامان شامل ہیں۔



### معروضی سوالات

**محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس, Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات**

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔
1- پہلی وحی کا آغاز ہوا لفظ:
(a) ھُوَ سے **(b)** اِقْرَاْ سے (c) عَلٰی سے (d) مِنْ سے
2- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے مُعلّم تھے:
**(a)** پہلے (b) دوسرے (c) آخری (d) تیسرے
3- صُفّہ پہلا باقاعدہ اسلامی تھا:
(a) مدرسہ **(b)** دارالعلوم (c) دفتر (d) کتب خانہ
4- صُفّہ میں نصاب تعلیم کا مرکز تھا:
**(a)** قرآن مجید (b) ستاروں کا علم (c) علم ہندسہ (d) طبعیات
5- قرآن و حدیث کی زبان ہے:
(a) فارسی (b) عبرانی (c) اُردو **(d)** عربی
6- عسکری و جنگی فنون ہیں:
(a) نشانہ بازی (b) تیر اندازی (c) تیراکی **(d)** یہ تمام
7- شاطبہ ایک شہر کا نام ہے:
**(a)** اندلس کے (b) شام کے (c) مصر کے (d) عراق کے
8- اہل شاطبہ نے کمال پر پہنچایا:
(a) لوہے کی صنعت کو **(b)** کاغذ کی صنعت کو
(c) لکڑی کی صنعت کو (d) ربڑ کی صنعت کو
9- اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ بھی ہے اور بہت بڑی عبادت بھی:
**(a)** اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور و فکر کرنا (b) عزت و احترام کرنا
(c) تعمیرات کرنا (d) مطالعہ کرنا

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔
1- (a) دورِ عباسیہ میں نصاب تعلیم میں شامل علوم کو کتنی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے؟
جواب: دورِ عباسیہ میں مروّج نصاب تعلیم میں شامل علوم کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا گیا۔
(b) دورِ عباسیہ میں مروّج نصاب تعلیم میں شامل علوم کی پہلی قسم میں کون سے علوم شامل ہیں؟
جواب: دورِ عباسیہ میں مروّج نصاب تعلیم میں شامل علوم کی پہلی قسم میں وہ علوم شامل ہیں جن کا تعلق قرآن فہمی سے ہے۔ ان میں قراءات و تفسیر، فقہ، کلام، صرف و نحو، زبان و ادب اور لغت و بیان جیسے علوم شامل ہیں۔
2- (a) اسلامی تعلیمات کا کیا نتیجہ نکلا؟
جواب: اسلامی تعلیمات کی وجہ سے بہت سے مسلمانوں نے سائنس کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔
(b) مسلمانوں کی کون سی کتب سترھویں صدی تک یورپ میں پڑھائی جاتی تھیں؟
جواب: ابن سینا کی کتاب القانون، بصری کی کتاب الحیوان اور ابوالقاسم کی التصریف، سترھویں صدی عیسوی تک یورپ میں پڑھائی جاتی تھیں۔
(c) عمر خیام نے کون سا کارنامہ سرانجام دیا؟
جواب: عمر خیام نے کیلنڈر مرتب کیا۔

3- (a) مسلمان سائنس دان الخوارزمی کی کتاب کا کیا نام ہے؟
جواب: مسلمان سائنس دان الخوارزمی کی کتاب کا نام "الجبر و المقابلہ" ہے۔
(b) چھپائی کی مشین کے موجد کون ہیں؟
جواب: چھپائی کی مشین کے موجد مسلمان سائنسدان ہیں۔
(c) مثانہ کی پتھری نکالنے کے لیے آپریشن کا مقام کس نے تجویز کیا؟
جواب: ابوالقاسم زہراوی نے مثانے کی پتھری نکالنے کے لیے جسم کا جو مقام تجویز کیا تھا آج تک اسی پر عمل ہو رہا ہے۔

## (ب) اسلام اور امن عامہ

### حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔
(i) اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا:
**(ا)** فساد مچانے والوں کو (ب) تجارتی سفر کرنے والوں کو
(ج) مال و دولت خرچ کرنے والوں کو (د) مالی حساب و کتاب کرنے والوں کو
(ii) سلام دراصل دعا ہے:
(ا) لمبی زندگی کی **(ب)** سلامتی کی (ج) تن درستی کی (د) مغفرت کی
(iii) قرآن مجید میں شب قدر کو قرار دیا گیا ہے:
(ا) لمبی رات (ب) روشن رات
(ج) غیر معمولی رات **(د)** سلامتی والی رات
(iv) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمان کے خلاف فیصلہ فرمایا:
**(ا)** یہودی کے حق میں (ب) مشرک کے حق میں
(ج) مسیحی کے حق میں (د) منافق کے حق میں
(v) اُمتِ مسلمہ کو انتشار سے بچانے کے لیے خلافت سے دست بردار ہوئے:
(ا) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
**(ج)** حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

2- مختصر جواب دیجیے۔
(i) امن عامہ سے کیا مراد ہے؟
جواب: امن عامہ سے مراد یہ ہے کہ معاشرے میں بسنے والے ہر انسان کی جان، مال اور عزت محفوظ ہو۔
(ii) امن عامہ کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ (سورۃ البقرہ: 60)
(iii) امن عامہ کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
ترجمہ: سچا مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے مال اور جانیں محفوظ ہوں۔
(سنن ابن ماجہ: 3934)
(iv) معاشرے میں امن کے قیام کی پہلی شرط کیا ہے؟
جواب: معاشرے میں امن کے قیام کی پہلی شرط انصاف کی بروقت فراہمی ہے۔
(v) قرآن مجید کو کس رات میں اتارا گیا؟
جواب: قرآن مجید کو شب قدر میں اُتارا گیا۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں امن عامہ کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: امن عامہ سے مراد یہ ہے کہ معاشرے میں بسنے والے ہر انسان کی جان، مال اور عزت محفوظ ہو۔ دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو امن اور سلامتی کی ضمانت دیتا ہے جو ہر سطح پر فساد، دہشت گردی اور تخریب کاری کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ آج بھی اسلام کی آفاقی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ قرآن مجید میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی جو امن عامہ میں خلل ڈالتے ہیں اور فساد پھیلاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ (سورۃ البقرہ 60)

ترجمہ: اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔

معاشرتی جرائم، سرکشی، نظم وضبط کا درہم برہم ہونا، فساد اور بے امنی سب گناہ کے کام ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا، جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا فساد کے پھیلنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ (سورۃ القصص 77)

ترجمہ: بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سچے مومن کی یہ نشانی بیان فرمائی:

ترجمہ: "سچا مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے مال اور جانیں محفوظ ہوں۔"

(سنن ابن ماجہ 3934)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اسلامی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں کے بے شمار حقوق بیان فرمائے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کی جان، مال اور عزت آبرو کی حفاظت تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ قرار دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے اسلامی ریاست میں بسنے والے کسی غیر مسلم پر ظلم کیا یا اس کا حق مارا یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر اس کی کوئی چیز لی تو میں قیامت کے دن اس مسلمان کے خلاف غیر مسلم کے حق میں وکیل بنوں گا۔" (سنن ابی داؤد 3052)

(ii) امن عامہ کے لیے مشاہیر اسلام کے کردار پر روشنی ڈالیں۔

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عدالت میں ایک مسلمان اور ایک یہودی مقدمہ لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ یہودی حق پر ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے بلا تردد مسلمان کے خلاف اور یہودی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ (مؤطا امام مالک 1206)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عالم اسلام کو خون ریزی سے بچانے کے لیے اپنی جان نچھاور کر دی، لیکن کسی مسلمان کے خلاف تلوار اٹھانے کی اجازت نہ دی۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ میرا یہ بیٹا مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ چناں چہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ایک ایسا موقع آیا کہ انھوں نے امت مسلمہ کو انتشار اور جھگڑے سے بچانے کے لیے خلافت سے دست بردار ہونے کا اعلان کر دیا۔ ان کا یہ عمل معاشرے میں امن وسلامتی کے فروغ کی بہترین مثال ہے۔

## معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- امن اور سلامتی کی ضمانت دیتا ہے:
(a) اسلام (b) یہودیت (c) مسیحیت (d) ہندومت

2- غیر مسلموں کی جان، مال اور عزت وآبرو کی حفاظت تمام مسلمانوں کا ہے:
(a) عقیدہ (b) مذہبی فریضہ (c) کام (d) حق

3- ایک مسلمان دوسرے سے ملے تو اسے کرے:
(a) آداب (b) سلام (c) نظرانداز (d) شرمسار

4- سلامتی اور امن والی رات ہے:
(a) شب برات (b) شب معراج (c) شب قدر (d) شب جمعہ

5- امن وامان قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ سب کو دیا جائے:
(a) حق (b) سکون (c) مال (d) عہدہ

6- قانون کی نظر میں سب ہیں:
(a) مجرم (b) برابر (c) حق دار (d) محسن

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1- (a) غیر مسلموں سے کیا مراد ہے؟

جواب: غیر مسلموں سے مراد دوسرے مذاہب کے لوگ ہیں۔

(b) غیر مسلموں کے کون سے حقوق ہیں؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اسلامی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں کے بے شمار حقوق بیان فرمائے ہیں:

آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کی جان، مال اور عزت وآبرو کی حفاظت تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ قرار دیا ہے۔

(c) اسلامی ریاست میں بسنے والوں کے متعلق حدیث بیان کریں۔

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اسلامی ریاست میں بسنے والے کسی غیر مسلم پر ظلم کیا، اس کا حق مارا یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر اس کی کوئی چیز لی تو میں قیامت کے دن اس مسلمان کے خلاف غیر مسلم کے حق میں وکیل بنوں گا۔ (سنن ابی داؤد 3052)

2- (a) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مسلمانوں کو کس رشتے میں پرو دیا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مسلمانوں کو اخوت کے رشتے میں پرو دیا ہے۔

(b) حدیث کے مطابق ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی سے کس طرح کا سلوک کرتا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو اس پر ظلم کرے اور نہ اسے ظالم کے حوالے کرے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات پوری کرتا ہے۔

(c) حدیث کے مطابق کسی مسلمان پر سے مصیبت دور کرنے کا کیا اجر وثواب ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبت دور کرے گا۔

3- (a) قرآن مجید میں اولاد آدم کو کیا بشارت دی گئی ہے؟

جواب: قرآن مجید میں اولاد آدم کو امن اور سلامتی کی بشارت دی گئی ہے۔

(b) امن وامان قائم رکھنے کے لیے سب سے ضروری بات کیا ہے؟

جواب: امن وامان قائم رکھنے کے لیے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہر انسان کو اس کا حق دیا جائے۔ جب ہر انسان اپنا فرض پورا کرتا ہے، دوسروں کا حق ادا کرتا ہے تو معاشرہ امن وسلامتی کا گہوارا بن جاتا ہے۔

(c) ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں معاشرے میں کس چیز کو فروغ دینا چاہیے؟

جواب: ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ معاشرے میں امن وسلامتی کو فروغ دیں۔ ہر ایسی چیز کا انکار کریں جو فساد، انتشار اور بدامنی کا سبب بن سکتی ہے۔ ☆☆☆

# ترجمۃ القرآن المجید

جماعت ہفتم

## فہرست


| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ | 56 |
| 2 | تلاوتِ قرآن مجید کے آداب | 56 |
| 3 | سُوْرَةُ النَّبَا | 57 |
| 4 | سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ | 58 |
| 5 | سُوْرَةُ عَبَسَ | 59 |
| 6 | سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ | 60 |
| 7 | سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ | 61 |
| 8 | سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ | 62 |
| 9 | سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ | 63 |
| 10 | سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ | 64 |
| 11 | سُوْرَةُ الطَّارِقِ | 65 |
| 12 | سُوْرَةُ الْاَعْلٰى | 66 |
| 13 | سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ | 67 |
| 14 | سُوْرَةُ الْفَجْرِ | 68 |
| 15 | سُوْرَةُ الْبَلَدِ | 69 |
| 16 | سُوْرَةُ الشَّمْسِ | 70 |
| 17 | سُوْرَةُ الَّيْلِ | 72 |
| 18 | سُوْرَةُ الضُّحٰى | 73 |
| 19 | سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ | 74 |
| 20 | سُوْرَةُ التِّيْنِ | 75 |
| 21 | سُوْرَةُ الْعَلَقِ | 76 |
| 22 | سُوْرَةُ الْقَدْرِ | 77 |
| 23 | سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ | 78 |
| 24 | سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ | 79 |
| 25 | سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ | 80 |
| 26 | سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ | 81 |
| 27 | سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ | 82 |
| 28 | سُوْرَةُ الْعَصْرِ | 83 |
| 29 | سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ | 85 |
| 30 | حضرت ابراہیم علیہ السلام | 86 |
| 31 | حضرت موسیٰ علیہ السلام | 87 |
| 32 | حضرت داؤد علیہ السلام | 88 |


☆☆☆